واللہ علیم بذات الصدور

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں ایام میمنت فرجام القبتل قدسیہ الحسینی

آیۂ تطہیر ۱۳۰۹ھ

باہتمام اول الکونین احقر دارین بندہ علی حسین عفی اللہ عنہ

بمطبع یوسفی دہلی در فن انطباع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۵

یعنی نہین چاہتا ہی اللہ مگر یہ کہ لیجاوے تمسے نجاست یعنی ہر طرحکے گناہ اور غصہ اور سختی
کو اے اہلبیت اور پاک رکھے تمکو پاک رکھنا۔ واضح ہو کہ مفسّرین اور محدثین شیعہ
اور سنی کے سب بتواتر لکھتے ہین کہ یہ آیت شان مین آلِ عبا کے نازل ہوئی ہی
اور وہ پنجتن ہین محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور جس کسی مفسر نے کوئی روایت
خلاف اُسکے لکھی ہی وہ خوارج کی بنائی ہوئی ہی چنانچہ عکرمہ ایک غلام تہا ابن عباسؓ
کا اللہ حفظہ رکھے ہر مسلمانکو وہ خارجی ہوگیا تہا سو اُسنے ابن جریر اور ابن ابی حاتم
سنت جماعت کے دو عالمون نے یہ بھی لکھا ہی کہ امہات مومنین یعنی پیغمبر صاحب
کی بیبیونکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہی سو بعد تحقیق کے اُسکا خروج علمائے سنت
جماعت کو بھی معلوم ہوا اُسکا قول قابل اعتبار نہ رہا چنانچہ تہذیب الکمال اور تقریب
اور لسان المیزان کتابہائے معتمد رجال اور شیخ عبد الحق دہلوی کے ترجمہ مشکوٰۃ شریف

اور ابن خلکان وغیرہما کی تصنیفات اور تاریخ مین مفصل نہایت صحت غنی ہویدا ہے
کہ یہ خارجی ہوگیا تہا اور خوارج کی رائے بموجب حدیثین بیان کرتا تہا یہ غلام تہا ابن
عباسؓ کا انکی صاحبزادہ نے اسی لیئے اسے بیچڈالا تہا اور حدیثین جو خاص امہات مومنین سے
اور اہلبیت اور اصحابون بلکہ اکثر اُن لوگونسے جو آل عباسے مخالفت بہی کرتے ہین
روایتین کی گئی ہین کہ بے شک اس آیت مین سوا آلِ عبا کے دوسرا کوئی شخص
مرد یا عورت ہرگز داخل نہین چنانچہ صحیح ترمذی اور صحیح موطا اور صحیح ابی داؤد اور
صحیح مسلم اور جامع الاصول اور مشکوۃ شریف اور مسند احمد حنبل اور معجم کبیر طبرانی
اور وسیط واحدی اور جمع بین الصحاح الستہ رزین العبدری اور جمع بین الصحیحین
حمیدی اور صحیح نسائی اور مفتاح النجا اور نزل الابرار مرزا محمد معتمد خان بدخشی
اور مودات سید علی ہمدانی شافعی اور مناقب ابن مغازلی شافعی وغیرہم مین اہلبیت
اور راویان معتمد و متواتر انس بن مالک اور ابن عباسؓ اور سعد وقاص اور ابی سعید
خدری اور واثلہ بن اصقع اور ام المومنین جناب عایشہ اور حضرت ام سلمہ وغیرہا
اکثر راویان معتمد سے ثابت اور متحقق ہے کہ پیغمبر صاحب ایک چادر اوڑہے ہوئے تھے
بلکہ ام المومنین حضرت عائشہ سے صحیح مسلم مین رنگ تک اُس چادر کا لکہا ہے کہ
منقش سیاہ بالونکی تہی جو جناب مولائے مومنین علیؑ ابن ابیطالب اور سیدہ
نساء العالمین حضرت فاطمہ زہراؑ اور دو نوشاہزادون یعنی حسنینؑ کو اُس چادر
کے اندر لیکر یہ آیت پڑہی قریب ظاہر ہوگا کہ یہ آیت بہی کئی بار نازل ہوئی اور اسبات
مین احادیثین بہی طریقہ ہائے گوناگون سے ہین یعنی بارہا انواع واقسام سے آنحضرت
فرماتے رہے ہین اور یہ آیت پڑہتے رہے ہین اور غرض اس نزول اور ارشاد بار بار

مین اظہار عظمت وجلالت آل عبا کی تہی تاکہ لوگونکو نکا اسسے زیادہ تر ملحوظ اور
بہ پیش نگار رہے کیونکہ بیان آیہ مودۃ فی القربی مین بخوبی ظاہر ہو چکا ہے کہ بے محبت
اور بے پاس ادائی حقوق اور اتباع انکی ایمان ہی نہین ہوتا چنانچہ صحیح ترمذی اور صحیح موطا
اور صحیح ابو داؤد اور جامع الاصول مین انس بن مالک سے مروی ہے کہ بعد نزول
اس آیت تطہیر کے چھہ مہینے تک پیغمبر صاحب ہر صبح کو جناب سیدہ دوجہان کے
دروازہ پر جب گذرتے تھے تو فرماتے تھے الصلوٰۃ الصلوٰۃ اہل بیت انما یرید اللہ
لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یعنی نماز پڑہو نماز پڑہو یعنی درود اور رحمت
درود اور رحمت تم پر ہو جو اے اہل بیت تا آخر ترجمہ آیہ۔ پہلے سنہ ہجری مین قریب
زمان ولادت جناب سیدہ دوجہان جناب فاطمہ زہرا اور ایکدفعہ روز مباہلہ
کو اور ایکدفعہ حضرت ام سلمہ کے گھر مین غرض کئی بار نزول اسکا ظاہر ہے ایکدفعہ
جو یہ آیت نازل ہوئی تو اسوقت پیغمبر صاحب ام المومنین حضرت ام سلمہ کے دولتسرا
مین تہے ام المومنین فرماتی ہین کہ مین اسوقت دروازہ پر بیٹھی تہی اور گھر مین حضرت
آنحضرت اور علی و فاطمہ اور حسنین تہے کہ یہ آیت نازل ہوئی حضرت نے علی و فاطمہ
و حسنین کو چادر اوڑہائی اور کہا کہ اللہم ہولاء اہل بیتی فاذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا
یعنی بارخدایا یہ مین اہل بیت میری لیجا تو انسے گناہ اور طاہر کر تو انہین طاہر کرنا
مین نے عرض کی کہ یا حضرت کیا مین نہین اہلبیت مین فرمایا کہ تو بھی طرف نیکی کی ہے
اور بی بی نیکی کی کذا فی صحیح ابی داؤد وہو کتاب السنن۔ اور بھی یہ ام المومنین فرماتی
ہین کہ مین نے اس چادر کا کونہ اٹھایا تاکہ مین بھی داخل ہون اور عرض کی کہ یا حضرت
مین بھی داخل ہون سو پیغمبر خدا نے چادر کو انکی ہاتھہ سے کھینچ لیا اور فرمایا کہ تم بھی

نیکی پر ہو کذا فی مسند احمد حنبل یعنی نیکی پر ہو تم اگرچہ اہل بیت مین نہین ہو کیونکہ پنجتن
پخصوصیت آیہ تطہیر کی ہم پانچون نوری جسمونکو واسطے مخصوص ہی کذا فی اصول
وجامع البرکات اور اسی روایت مین بیچ مسند احمد حنبل کے ہی کہ ام سلمہ فرماتی ہین
کہ پیغمبر خدا نے چادر اُن چارون صاحبونکو اوڑہا کے ہاتہہ اوپر انکے رکھا اور یہ لفظ ارشاد
کیئے کہ اللھم ان ھولاء آل محمد فاجعل صلواتک وبرکاتک علی محمد وآل محمد انک حمید مجید
یعنی یا خدا یہ ہین آل میری پس کر دان تو درود اور برکات اپنی اوپر محمد اور آل محمد
کے تحقیق تو شکر کیا گیا بزرگ ہی تفسیر مدارک مین ہی کہ پیغمبر خدا نے چادر مین لپیٹا علی و
فاطمہ و حسنین کو اور خود بہی اُس چادر کے اندر ہوئی اور فرمایا کہ یہ ہین اہلبیت میری
یا خدا تو طاہر رکھہ انہین پس حضرت جبرئیل یہ آیت خدا تعالےٰ کی طرف سے لیکر آئی اور
تیمنا اور تبرکا چادر مین داخل ہوئی اور صاحب مدارک بہی لکھتا ہی کہ عکرمہ کہتا ہی
کہ مراد ازواج ہین بموجب ظاہر تفسیر کے کہ گھر مین جورو ین رہتی ہین لیکن خدری
اور انس اور ام المومنین ام سلمہ اور عائشہ سب کہتی ہین کہ یہ آیت بیچ حق علی
وفاطمہ وحسنین کی ہی اور اگر ازواج مراد ہوتی بہ سبب سکونت نبی کے گھر کی تو
البتہ خدا تعالےٰ فرماتا لیذہب عنکن یعنی ضمیر مونث سے فرماتا یہ ہی بعینہ ترجمہ تفسیر
مدارک کا۔ واضح ہو کہ یہ عکرمہ وہی غلام ابن عباس کا ہی جسکا ذکر اوپر لکھا گیا
کہ بموجب رائے خوارج کے روایت کرتا تہا اور سوا اسکے یزید کے باپ کے وقت مین
بہت لوگ اس قسم کے بطمع زر اور مال دنیاوی کے ایسے تہے معاذ اللہ کہ خلاف
مین اہلبیت کے روایتین بناتے تہے۔ کتاب استیعاب ابن عبد البر وغیرہ کتب
معتبر سنت جماعت اور اکثر کتب شیعہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ معاویہ باپ یزید کا

بہت دشمنی اہلبیت سی رکہتا تہا چنانچہ صحیح مسلم اور استیعاب وغیرہ اکثر کتابون
مین ہی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کو ممبر پر تبرا
کرتا تہا اور لوگونکو کہتا تہا کہ تو بہ تو بہ یہ بات کرو چنانچہ صحیح مسلم اور سنن ابن
ماجہ مین سعد وقاص سی روایت ہی سو اس قسم کی حدیثین جسمین اہلبیت کی کچہہ
عظمت شان تہی ویسیہ ظاہر رہی اور مثل اور سب لوگونکی شمار کیجاوین اکثر
اسکے وقت مین بنائی گئی ہین۔ اور خود ابن عباس اس عکرمہ کے آقا سی روایت
ہی کہ یہ آیت خاص نبیؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کی شان مین نازل ہی چنانچہ شیخ شہاب الدین
دولت آبادی کتاب دہ باب مین بعد نقل عبارات اکثر تفاسیر اور تفسیر مدارک کے
لکہتے ہین ... سبکا یہ ہی کہ لفظ اہلبیت مشترک المعانی تہا یعنی شامل تہا سب عیال
واطفال جورو بیٹے کو اور خاص لوگونکو مگر بسبب تصریح کرنے مصطفےؐ کے سب معانی
اس آیت سی قطع ہو گئی اور خاص حق مصطفےؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ مین یہ آیت ہو گئی
اور آل حقیقۃً اور شرعیۃً اور عرف مین اسکو کہتے ہین کہ جسکی نسبت رجوع کرے
طرف صاحب آل کے اور یہ جو آل اہل ملت اور متابعت کو کہتے ہین یہ مجازاً بولتے ہین
جیسے کہ آنحضرت نے فرمایا امتی ابنائی اور یہ جگر گوشہ ہین اور یہ سبب ہی کہ آل عبا
انہین کو کہتے ہین بلکہ یہ فضیلت اولاد علیؑ و فاطمہؑ کے لئے ہی کہ یہ اولاد رسول مقبول
بموجب احادیث کثیرہ کے ہین جیسا کہ مطولات مین ہمنے ذکر کیا اور یہ حاصل ہی
وجہ ... اور ... اور تشریح کا اور اسپر اجماع اور اتفاق عرف ہی چنانچہ یہ آل یٰسین
کہلاتے ہین انتہٰی ترجمہ دہ باب صحیح مسلم اور جامع الاصول اور صواعق محرقہ مین
بہت معتبر طریقون سی بتفصیل ہے کہ حصین نے زید بن ارقم صحابی رسول مقبولؐ سی

پوچھا کہ آیا ازواج اہلبیت ہین انہون نے کہا کہ نہین بی بی کبھی خاوند کے گھر مین
ہوتی ہے کبھی مان باپ کے ہان اور نسبت اسکی مان باپ سے ہوتی ہے بلکہ اگر طلاق
ہو جاتی ہے تو خاوند سے تعلق بھی نہین رہتا اصل اور عصبہ یہ اہلبیت ہین کہ صدقہ انپر
حرام ہے یعنی علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ بالجملہ مسند احمد حنبل وغیرہ اکثر کتب صحاح سے بعد
نزول اس آیت کے واضح ہے کہ اکثر آنحضرتؐ نے حسنینؑ کو زانو پر اور جناب شاہ ولایت
کو اور جناب سیدہ کو بغل مین داہنے بائین طرف بٹھلایا اور آیت پڑھی اور دعا پڑھی
تاکہ لوگونکو عظمت دل نشین ہو بلکہ صحیح مسلم سے مشکواۃ مین جو بموجب روایت ام المؤمنین
حضرت عائشہ کی ہے جو اوپر مذکور ہے وہ روز مباہلہ کا ذکر ہے کہ اسدن بھی انہین
چارون صاحبونکو چادر اوڑہا کے یہ آیت پڑہی اور بھی صحیح مسلم مین سعد وقاص
سے ہے کہ جب آیۂ مباہلہ نازل ہوئی تو پیغمبر خدا نے انہین چارون صاحبونکو ساتھ
لیکر فرمایا کہ اللھم ھولاء اہل بیتی یعنی یا خدا یہ ہین اہلبیت میری اور اور روایات
متعددہ مسند احمد حنبل اور صحیح بخاری اور صحیح نسائی وغیرہا سے واضح ہے کہ اکثر
جب یہ آیت پیغمبر صاحب کی زبان پر گذری ہے یا لفظ اہلبیت ارشاد فرمایا ہے یا دعا
بارشاد لفظ اہلبیت کی ہے تو انہین چارون نوری جسم کو چادر مین لیا یا پاس بٹھلایا
اور ہاتھ اپنا رکھا ہے شیخ شہاب الدین دولت آبادی رسالہ مناقب مین
بہت مفصل لکھتا ہے بلکہ شیخ مذکور اور علما سے لکھتا ہے کہ یہی وجہ ہے انکی تسمیہ
آل عبا کی وہ لکھتا ہے آل یہی ہین جو آل عبا ہین اور مرزا محمد معتمد خان نزل الابرار
مین بتفصیل لکھتا ہے کہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کا اجماع ہے کہ آیت تطہیر
مخصوص ہے پانچ تنونکے واسطے یعنی محمدؐ و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ابن عزیز ظاہر

کہ جناب شاہِ ولایت اور تمام اولاد امجاد انکے سب بنی ہاشم مین ہین اور شرح حدیثِ ثقلین
مقبولہ فریقین سے واضح ہی کہ علیؑ اور حسنینؑ احد الثقلین ہین تو جو شخص عالم یا جاہل کسی
فرقہ کا خلاف انکی بیان کرے یا عقیدہ رکھے بے شک وہ مخالف حضرت علیؑ
اور انکی اولاد امجاد کا ہے سنی اور شیعہ سب کے طریقہ سے واضح ہی کہ وہ مخالفت
اکرنیوالا ثقلین کا ہی یعنی نافرمانی کرنیوالا احد ارسول کا بعضے علمائے ظواہر جو انہین
چون و چرا اور قضیہ دلالی اور لیت و لعل کو کام فرماتی ہین ناحق تنازع اور جھگڑے
نفسانی ہین عبث کا غذ روشنائی اور وقتِ عزیز کو اغواے شیطانی سے مفت
گنواتے ہین دیکھنا قیامت کو کیسا پچتاتے ہین اہل حق کے نزدیک اسباب مین
استبداد و اصرار اور وجوہات واحتمالات کیکے دور انکار ظاہر کرنے کمال کوشش
اور سعی کرتی ہے مخالف ہین جناب رسول کردگار کے غرض شیعہ صاحب اور سنی صاحب
کی اس آیت مین بھی بہت تحریر طوالت کو پہنچی ہی اور متاخرین سنت جماعت نے
باتباع علماے زمان بنی امیہ بحوالہ روایتِ خوارج عجب عجب ما فی الضمیر ظاہر کئی ہین
اور ناحق مقدمہ اس طوالت کو پہنچایا ہے اور سرِ دست انکی سر ہپڑول کا محض نفسانیت
اور پیروِ رشی سخن آبا و اجداد اور ظاہر مین بیت کو ایک گھر ٹہرا ئے مٹی کی سمجھا ہے
جیسا کہ ظاہر مین ہوتا ہے جسپر آپسمین سر پہوڑتی ہین اور صاف نتیجہ اس سر ہپڑول
کا یہہ ہی کہ معاذ اللہ بی بی فاطمہؑ اور حضرت علیؑ اور صاحبزادہ انکی مثل سائر الناس
سمجھے جاوین اور بیبیان پیغمبر صاحب کی ان سے بہتر اور شیعہ صاحب کہ ہمہ
دوستی آلِ طاہر رسول مین ظاہر ہے کہ کیسی کچھ مشہور و معروف ہین زبان درازی
مین قصور نہین فرماتی چونکہ فقیر کو غرض صرف بیان فضائل اہلبیتِ رسولِ مقبول

اور ہدایت ہر ایک جہول و ضلول کے بے شائبہ نفسانیت مقصود ہے فقیر کو کسی کی
عیب جوئی اور زبان درازی سے غرض نہیں سو فقیر ایسا لکھتا ہے جو اہل انصاف
و ایمان و جان نثار اور دوست قلبی رسولؐ مقبول اور انکی اہلبیتؑ کی ہونگی خواہ سنی
ہون خواہ شیعہ وہ البتہ حظ اس سے اٹھا وین گے اور ہدایت پاوین گی لیکن یہ شرط
ہے کہ محبت رسم و آئین جہالت اور عقیدہ اور عادت ضلالت پیشین کو کنارہ رکھین
اور نظر انصاف و ایمان سے غور فرماوین تو تمام جھگڑے لاشی محض اور نسیاً منسیا معلوم
ہووین اول تو لفظی ترجمہ باعتبار لغت کو دیکھیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا غور کرین کہ صراح اللغۃ وغیرہ کتب لغات مین
صاف ہے انما کلمہ حصر کا ہے بمعنی الا یرید صیغہ مضارع باب افعال سے الارادہ بمعنی
یعنی چاہنا یذہب صیغہ مضارع باب افعال سے اذہاب بمعنی بردن یعنی لیجانا رجس بکسر
را پلیدی و خشم و عقاب یعنی ہر طرح کا گناہ اور غصہ اور سختی قولہ تعالیٰ ویجعل الرجس
علی الذین لا یعقلون قال الفراء انہ العقاب و الغضب اہل بمعنی شخص اور صاحب
اور لائق اور مالک اور آل اور عیال کے مستعمل ہوتا ہے بیت بمعنی گھر کے یطہرکم یطہر
صیغہ مضارع باب تفعیل سے کم ضمیر جمع مذکر مخاطب کے تطہیر مصدر ہے تطہیر کا
اسکے معنی ہین پاک کرنا نجاست سے اور حیض سے اور اور چیزون سے اور
عیبون سے اصل ماخذ اسکا طہر ہے بضم طا جسکے اصل معنی ہین پاک ہونا
حیض سے اور نجاست سے فی الصراح امراۃ طاہر من الحیض طاہرہ من النجاسات
والعیوب چنانچہ صاحب مجمل اللغۃ احمد بن فارس النحوی لکھتا ہے التطہیر التنزہ
عن الاثم یعنی تطہیر کے معنی ہین دور رکھنا یعنی پاک رکھنا گناہ سے تو مفسرین نے

اذہاب رجس کو نظر بمعانی مرقومہ مصرحہ ارباب لغت نفی گناہ اور عقاب اور خشم
کو تفسیر کیا ہے اور تطہیر کو تفسیر کیا ہے اسے تنزہ عن الاثم تو اذہاب رجس
اور تطہیر قریب اور یکسان ہے تو چون کہ بعد اذہاب رجس کے خدا نے تعالے
یطہرکم فرماتا ہے تو گویا تاکید اً مکرر فرماتا ہے اور پھر اُسکے بعد تطہیرا فرماتا ہے
تو کمال مبالغہ اور تاکید ظاہر ہے اور ارادہ جناب باری کا ان قراین موکدہ سے
صاف ظاہر ہے کہ متحتم ہے نہ معلق اور کلمہ حصر کا صدر مین زیادہ مفید اور موید
تحتم ارادہ باری تعالے تو معنی اب صاف دوام اور تجدد اور استمرار طہارت کے
بے شک ثابت اور ظاہر ہین یعنی یہ اہلبیت ہمیشہ طاہر و مطہر رہین گے چنانچہ
احادیث کثیرہ مفسرا ور موید اسکے ہین اور فریقین کے ہان بلا خلاف موجود ہین
کہ قریب انشاءاللہ فقیر بھی ذکر کرتا ہے منصف خبیر قطع نظر تمام اور روایات
اور تحاریر اور تقاریر اہل ظواہر و اہل حقایق و معانی کے اگر صرف لفظی ترجمہ سے
از روئے انصاف غور کرے تو تطبیق اس آیت کی سوا ان پانچ نوری جسمون کے
کسی اور پر نہین ہو سکتی اور اہل ظواہر بھی اگر ایک ذرا انصاف کو کام فرمادین
تو اس مقام مین بجز مہر سکوت ہونٹو ن سے کوئی حرف آشنا نکرین ماہر فطن سوچے
اسمین عجیب پاکیزہ اور لطیف فصاحت و بلاغت کی باریک رعایتین جناب
باری نے رکھین ہین جو شخص کچھہ بھی علم ظاہر و باطن اور ذہن سلیم اور طبع مستقیم
رکھتا ہے وہ ان رعایتو نکا اور لطافتو نکا لحاظ رکھے تو کس کس طرحکی کیفیت اُٹھا
سکتا ہے غور سے خیال کیا چاہئے اور گوش دلسے سُنا چاہئے کہ تطہیر کے معنے
دیکھہ چکے ہو کہ نجاست سے پاک اور طاہر کرنیکے بھی ہین لیکن پر ظاہر ہے کہ یہ

وہان لئے جاتے ہین کہ جہان صرف نجاستِ ظاہر مراد ہو مثلاً مقام غسل یا وضو وغیرہ
اور یہان طاہر کرنا گناہون سے اور تمام عیبون سے مراد ہے کیونکہ اوپر اِسکے اذہاب
رجس فرمایا ہے اور باتفاق اِس سے مراد لیجانا ہر قسم کے عیوب اور گناہونکا
ہے لیکن واسطے صفرا شکنی اہل ظواہر اور حظ اوٹہانے اہل حقائق و معانی کے
سب قسم کے معانی کی تطبیق کلام معجز نظام مین واسطے انہین پانچون نوری
جسمون کے ہویدا ہے تفصیل اِس اجمال کی یہ ہے کہ چونکہ تطہیر کا اصل ماخذ
طُہر ہے تو اگرچہ تطہیر کے معنی بالاتفاق یہان پاک رکھنے کے گناہ سے ہین
لیکن اصل ماخذ کی رعایت معنی بھی بطمانیت اہل ظواہر مراد و ملحوظ رکھے
تو بھی نہایت کیفیت تطبیق انہین پانچون نوری جسمون کے واسطے حاصل
ہے کیونکہ اِن پانچون تنون مین چار تو اجسام نوری خود صاف مرد ہین کہ
انکا ہر حال مین طاہر ہونا قریب ظاہر ہوتا ہے حدیث سدّ الابواب سے لیکن پانچون
جسم نوری جو ظاہر ہے کہ عورت ہے وہ بھی حیض سے طاہر ہین یعنی وہ سیدۃ النساء
دو جہان ہین کہ جسکا لقب بتول ہے قاموس وغیرہ کتب لغۃ اور تمام کتب
حدیث و سیر سے بالاجماع ہویدا ہے کہ یہ مثل اور عورتون کے نہین تہین یعنی
حضرت مریم تک کہ جنہون نے شوہر نہین دیکہا یہ رتبہ اور خاصیت نہین
رکہتی تہین جو کہ اُنکو حق تعالے نے عطا کیا تہا یعنی یہ ہمیشہ علی الدوام بی نقصان
ایام معمولی زنان جہان اور بعد تولد فرزندون کے بھی پاک و پاکیزہ نماز و روزہ
کر سکتی تہین یعنی یہ عطاے خدا تعالے سے بموجب اصل پیدائش کی طاہر تہین
حیض سے جو بات کسی پیغمبرؑ بلکہ ہمارے پیغمبرؐ صاحب کے بھی کسی بی بی تک یا کسی اور

صاحبزادیکو بہی حاصل نہ تہی چنانچہ بتول کی وجہ تسمیہ مین علماء لغت اور حدیث نے
بالاتفاق لکھا ہے کہ یہ لغت ہے سیدہ دو جہان کی کیونکہ اسکی اصل معنی ہین
جدا کرنا اور لغت اُنکی یہ اسیواسطے ہے کہ یہ دنیا سے جدا کی گئی تہین طرف خدا کی
اور مثل اور عورتون کے نہ تہین یعنی حیض و نفاس سے منقطع اور پاک تہین تو تطبیق
اس آیت کی قطع نظر نقل روایت ہائے شان نزول بموجب لفظی ترجمہ اور لغت کے
بہی اور درحقیقت بہی انہین پانچ تنون کے لیئے ہے اور سوائے اُنکی کسی عورت
مرد کے لیئے نہین ہے الحق کلام الملوک ملوک الکلام جل جلالہ تعالی شانہ ماہر فطن
اور خبردار حقیقت و معرفت لطافت اور رعایات اصلی اور حقیقی کو کلام جناب
باریکی غور اور خیال کرے سوا اسکے آگے چون وچرا اور توجیہات رکیکہ دبازدہ علمای
ظواہر کے قابل کان دہرنے کے نہین اصل اصل ہے اور بناوٹ بناوٹ ہے
رتبہ شناس اہلبیت کو بیخوف ملامت ملامت کرنیوالونکے اقوال پر غور و تامل چاہیئے
خیال کرے کہ آیت مذکور مین حق سبحانہ تعالے بیت کو بغیر اضافت اور تقید کے
طرف مضاف الیہ کے فرمایا یعنی یون نہین ہے کہ اہلبیت رسول یا اہلبیت
نبی یا اہلبیت محمد جیسا کہ اسی آیت سے پہلی کی آیت مین جو خطاب تہا امہات
مومنین یعنی ازواج معظمات پیغمبر خدا کی طرف تو فرمایا یا نساء النبی یعنی اے
بیبیو نبی کی اور اس آیہ مین صرف اہلبیت فرمایا یعنی اسے اہلبیت اور تفاسیر
و یقین سے کہ اوپر بہی دیکہہ چکے ہو یہ بات ظاہر ہے کہ چہہ مہینے بلکہ بعضون نے
لکہا ہے دس مہینے تک پیغمبر صاحب دروازہ پر جناب سیدہ دوجہان کی صبح کی
وقت فرمایا کئے کہ الصلواۃ الصلواۃ یا اہل بیت النبوۃ چنانچہ اوپر مفصل لکہا گیا

اور بھی جامع بین الصحاح الستہ ابو الحسن مین بتفصیل ہے اور عبد اللہ بن عمر نے بھی
ابو الحمرا سے بہت مفصل اس خبر کو لکھا ہے تو معلوم ہوا کہ بیت سے مراد بیت
بنوۃ ہے کیونکہ اہل کے معنی ہین شخص اور صاحب اور مالک خانہ و مکان اور مالک
اور لائق کے معنون مین بھی مستعمل ہوتا ہے اور بیت کے معنی ہین گھر کے تو
اصل اہل یعنی مالک اور صاحب اور لائق خانہ نبوت کا نبی ہوگا اور آل اُسکی جو
گوشت پوست لہو استخوان اُسکے ہین حقیقۃً بھی اور حکماً بھی چنانچہ آیہ مباہلہ
وغیرہ سے مفصل ہویدا ہے کہ وہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ ہین تو اہل بیت سوا
ان پانچ تنون کے اور کوئی نہین ہو سکتا یعنی نبی تو خود مالک نبوت اور باقی یہ
چارون نوری جسم ہین بموجب تفصیل و تفسیر خود ہمارے پیغمبر صاحب کی کہ حسب معتبر صدرہ
ظاہر ہے کہ اہل بیت نبوت کر کے چھ مہینے بلکہ دس مہینے تک انکو ارشاد فرمایا کیے
اور جب دعا جناب باری مین کی تو اللھم ہولاء اہل بیتی انہین چارون نوری جسمون کے
لئے کہا گیا - اور اہل تحقیق اور صاحب باطن بیت سے مراد بیت خدا یعنی خانہ خدا
یعنی مسجد کو کہتے ہین اور نفس الامر مین یہ بھی معنی متفرع اور چسپان ہین بیت
نبوت سے کما لا یخفی علی العارف الفطن ماہر فطن شرح حدیث قدسی کنت کنزاً مخفیاً
کو دیکھیے جو فقیر نے بشرح و بسط پہلی ہدایت مین لکھی ہے تو کیفیت اس رمز کی
اشہاد ہے اور فی الواقع یہ معنی یعنی بیت سے مراد بیت خدا ہے نہایت مطابقت
کھاتی ہین حدیث سدّ الابواب سے کہ فریقین کے ہان بروایات متواترہ ثابت ہے
فضائل خاص مولائے مومنین ہین فقیر نے بھی اُسکو شرح لکھا ہے مختصراً یہ کہ سب
لوگون کے دروازہ مسجد مین سے جسے خانہ خدا کہتے ہین بموجب فرمان خود

خدا سبحان کی مسدود و موقوف کیئے گئے الا دروازہ جناب شاہ ولایت کا یعنی
پیغمبر صاحب اور جناب شاہ اولیا اور جناب حسنینؑ کے لیئے حکم تہا کہ جنب او غیر
جنب یعنی نہانے کی حاجت اور غیر نہانے کی حاجت ظاہری سے مسجد مین بہی
آوین جاوین چنانچہ حضرت موسیٰ اور انکے نایب حضرت ہارون اور اُنکی صاحبزادون
کے لیے اسیطرح مسجد مین رہنے کا حکم تہا اور سوا انکے اور کسیکے لیئے یہ حکم نہ تہا کما صرح
فی مناقب ابن مغازلی شافعی وغیرہا اور جناب سیدہ دوجہان کا حال کتب احادیث
وسیر فریقین سے ازبس ہویدا ہے کہ جناب ممدوحہ ہمیشہ باوصف کتخدائی مثل
معصوم ناکتخدا صاحبزادیون کے تہین اور وجہ تسمیہ بتول مین حال طہارت ظاہری
چنانچہ سابق مین مفصل ذکر کیا گیا تو یہ لائق خانہ خدا ہین یعنی اُس ہر حالت مین بہی
خانہ خدا کے اہل یعنی لائق ہین جس حالت مین کہ اور لوگ ممنوع ہین تو یہ اہل خانہ
خدا ہین اور اہل یعنی صاحب گہر کا ہر حالتین گہر مین رہ سکتا ہی تو اطلاق حقیقۃً اہلبیت
کا سوا ان پانچ تنون کے کسی کے لیئے نہین ہو سکتا مگر جسکے لیئے یہ فرمادین۔
مسند احمد حنبل اور مناقب ابن مغازلی شافعی اور مودۃ ذات سید علی ہمدانی اور
مستدرک حاکم اور جمع بین الصحاح الستہ وغیرہا کتب کثیرہ معتبرہ سنت جماعت
اور بہی کتب شیعان اہلبیت غرض فریقین کے ہانسے واضح ہے کہ فرمایا ہماری
پیغمبر صاحب نے انا و علیؑ من نور واحد والحسنؑ والحسینؑ نوران من نور رب العالمین
والفاطمۃ بضعۃ منی یعنی مین اور علیؑ ایک نور سے ہین اور حسنؑ وحسینؑ دونو نور ہین
پروردگار سے اور فاطمہؑ ٹکڑا میرے جگر کا ہے اگر ان احادیث کی توثیق اور شرح
و تفصیل طالب حق کو منظور ہو تو پہلے ہدایت اور ہدایات فضائل خاص ہر ایک

اِن نوری جسمونمین دیکھو۔ اے عزیز نفس الامر مین جو انسان غور کرے تو کوئی بشر انکے رتبہ کو نہین پا سکتا اور انکی کنہہ حقیقت کو نہین پہنچ سکتا صرف اتنا نکتہ باخبر کو بس ہے وہ غور کرے کہ اگر یہ مثل اور بشرون کے ہوتے تو کیا معنی کہ انکی نجاست ظاہری یعنی حالت نہانے کی حاجت کی بھی اور غیر اس کے بھی یکسان ہو اور کیا معنی کہ ایک ظاہر مین عورت عورتونکی صورت تولد تناسل سب عورتونکا سا اور حیض و نفاس اور ازالہ بکارت معدوم۔ اور حال اخلاق انکا اور غصہ اور سختی کا کام نفرمانا پہلی ہدایت سے واضح ہے تو اے عزیز یہ محض نور کبریا اور ظہور قدرت الٰہی ہین اذہاب رجس یعنی لیجانا خشم اور عقاب اور قسم کی پلیدی اور گناہ کا اور پاک رکھنا ہر گناہ سے غور کر جو انکے لئے صادق ہو سوا اِن کے کسکے اوپر صادق آتا ہی کون بشر ہے سوا اِن کے جنسے ابتدائے تولد تا کوچ کرنیکے اس جہان سے کوئی حرکت خلاف حکم الٰہی نہین سرزد ہوئی یا کوئی آیت کبھی عتاب الٰہی کی نہین نازل ہوئی ہو ابتدائے تولد سی تا خاتمہ کلمہ غیر دین مصطفوی ہی لب ظاہری بھی نہ آشنا ہوئی اور وقت تولد مریم و حوا اور حور ان بہشتی ملائک مقرب غسل دین کون بشر ہے سوا انکی اور کسکی لئے یہ طہارت ہی کہ فریقین کے ہانسی یہ سب ہویدا ہی تو انسے یا اِن جیسا طاہر اور افضل کسی بشر کو جاننا حقیقت مین کتاب خدا اور فرمان رسول مجتبےٰ سے مخالفت کرنی ہے مطابق فریقین کے کتب احادیث کی۔ اور بیت سے مراد خاص بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ کہتے تو بھی نہایت لطافتین اور حقیقت ہائے اصل معانی ہویدا ہین اور یہ بھی جسپا کہ نے مراد بیت نبوت ہے اور مناسبت رکھتی ہین بشروع آیات سورہ توبہ سے

جنسے ہویدا ہی کہ جو کوئی ایمان نہ لاوے یعنی شہادت توحید خدا اور پیغمبری محمد مصطفےٰ نہ ادا کرے تو خانہ کعبہ مین بجاوی بالجملہ جو کوئی دین محمدی مین نہ داخل ہو اجازت دخول خانہ کعبہ کی نہین اور دین محمدؐ اقرار یگانگت خدا اور پیغمبری محمدؐ مصطفےٰ اور مودۃ قربےٰ یعنی اِن اہلبیتؑ کی اور اداے صوم وصلواۃ حج و زکواۃ اور جہاد اور درود پیغمبر خدا پر ہے اور جو حکم حضرت نے فرمایا سچ ہے اور درود ظاہر ہے کہ بغیر آل کے ناتمام ہے یعنی علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ اُس مین شامل ہین چنانچہ تفسیر آیہ ان اللہ وملائکتہ سے بخوبی واضح ہے غرض دخول کعبہ اوپر اختیار دین پیغمبر خدا کے یعنی ماننے پر اور اطاعت پر اُن کی ہے اور جب تک دین محمدی کوئی شخص نہ اختیار کرے تو حج خانہ خدا سے ممنوع ہے تو دخول خانہ خدا منحصر ہے اجازت مصطفوی پر یعنی جناب مصطفویؐ اہل یعنی مالک اور صاحب خانہ کعبہ ہوئے اور بموجب احادیث انا و علی من نور واحد اور من شجرۃ واحدۃ اور الفاطمۃ بضعۃ منی اور الحسن والحسین ریحانتاے فی الدنیا والاخرۃ اور یا علی انت وارثی اور جسمک جسمی روحک روحی لحمک لحمی اور انی حرب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم وغیرہ احادیث کثیرہ ومتواترہ متفق علیہا کی کہ اپنی اپنی جگہہ ہر ایک حدیث باسناد صحیحہ بشرح کی گئی ہے یہ چارون تن نفس اور جسم اور روح اور جان اور جگر اور فرزند وارث جناب مصطفوی ہین تو جیسے کہ اہل خانہ کعبہ کے ذات پاک مصطفویؐ ہین ویسے ہی یہ ہوے کیونکہ یہ نسبت اور خصوصیتین اور کسی بشر کیو اسطے ساتھہ پیغمبر خدا کے ظاہر و باطن مین نہین جو کہ ان اجسام طاہرہ کو ہین تو یہ

پانچوین تن خانہ خدا کی اہل پکارے گئی اور بعد نزول آیات توبہ کے ایک امر جو پیش آیا اسمین عجیب نکتہ اور لطافت اور باریکی ہے تاریخ مرات الجنان یافعی اور تاریخ طبری اور روضتہ الاحباب جمال الدین محدث اور مدارج النبوت شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہا اکثر کتب تواریخ معتبر سنت جماعت اور کتب شیعہ سے صاف ہویدا ہے کہ جسوقت آیات توبہ نازل ہوئین تو جناب ابوبکر معہ چند اور اصحابون کے واسطے پہنچانے مضمون آیات مذکورہ کے بیت اللہ کو روانہ کئی گئے یہ ابہی تشریف لیگئے تہے کہ پروردگار عالم نے حضرت جبرئیل کو اپنے حبیب کے پاس بہیجا وہ فرمان رب العزت لائے کہ یا محمدؐ اس پیغام کو چاہئے کہ تم خود لوگونکو پہنچاؤ یا کوئی شخص تم مین سے ہو اور تم جیسا چنانچہ کتب مذکورہ سے ہویدا ہے کہ جناب شاہ ولایت فوراً خاص ناقہ سواری حضرت مصطفوی پر بیت اللہ کو روانہ کئی گئے اور وہ آیتین حضرت ابوبکر سے لیکر آپنے ابلاغ رسالت کیا کتب مبسوط مین فریقین کے ہان اگرچہ یہ مضمون بہت طمطراق سے ہین لیکن فقیر کو غرض اظہار اصل کنہہ حقیقت ہے نہ جہگڑہ منازعت نفسانی کے اور لطیفہ باریک تر اسمین یہ ہے کہ آیات مسطورہ مین یہ بہی مضمون ہے کہ بیت اللہ مین کوئی کافر نہ داخل ہو تو عقیل باخبر اس نکتہ کو دریافت کرے کہ منع دخول بیت سے اہل یعنی مالک و مختار بیت کو سزاوار ہے چنانچہ وہی لطیفہ ظہور مین آیا اور اسی جگہہ سے ہی کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ کو چادر مین آنحضرت نے نہ لیا بلکہ چادر گہسیٹ لی جیسا کہ حدیث صحیح مسلم وغیرہ سے بیان کیا گیا اور قطع نظر از مراتب مصرحہ اور چادر اور عبا کے یہان اطلاق اہلبیت مین خاص جناب شاہ ولایت پر ایک اور لطیفہ اور نکتہ ہے یعنی تولد بہی

آپ کا خاص خانہ کعبہ مین ہے اور نام بہی خدا تعالے نے اپنا آپ انکو دیا چنانچہ
دلائل النبوت اور شرف النبوت مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ کتب معتبرہ
سنت جماعت اور شیعہ سے جداگانہ بہ تشریح لکہا گیا ہے تو اہلبیت خاص بیت اللہ
اس طرح بیواسطہ بہی انکے لئے ہے چنانچہ تفصیل اسکی بحوالہ اسناد کتب فریقین انشاءاللہ
ہدایت فضیلت علیؑ مین بیان ہوگی کہ حضرت عیسیٰ پیغمبر کی والدہ معظمہ تک کو
خانہ کعبہ مین جنے کا حکم نہوا اور انکا تولد وہین ہوا تو اسلئے زیادہ اہلبیت کا اطلاق
واسطے بیت اللہ کے اور کیا ہوگا کہ اُنکا تولد خاص اندرون بیت اللہ ہے یعنی
انکا نال بہی وہین گڑا ہے یہ مثل ازبس عموماً اور خصوصاً نہایت مشہور ہے
کہ جس شخص کو کسی جگہہ کی ملکیت و اہلیت کی نسبت دیتے ہین تو کہتے ہین
کیا تمہارا نال یہان گڑا ہے نفس الامر مین جو غور کرو تو اہل بیت اللہ ہونا مولائے
مومنین علیؑ ابن ابیطالب کا ہم بواسطے پیغمبرؐ صاحب کے نفسیت اور اخوت اور
دامادی وغیرہ جمیع مراتب اور ہم بجہت تولد بالذات کس خوبی سے عیان ہے
کہ انکا نال بہی وہان گڑا ہے اس سے زیادہ بالاتر نکتہ یہ ہے کہ شہادت بہی انکی
خاص خانہ خدا مین ہے جو صاحبزادون کے باپ اور بی بی صاحب کے شوہر ہین غرض
ان پانچون نوری جسمون کے لئے اہلبیت بیت اللہ کس کس لطافت سے واضح
ہے کہ سبحان اللہ وبحمدہ اب عارف جنیر اور ماہر فطن نظر بر تمامی مراتب حصر صدر
بموجب مذاق اور فہمیدہ اہل ظواہر کے بہی یہ نکتہ خیال کرے کہ اہل خانہ خدا یعنی
بلاشک اور مالک اولا اور بالذات تو ذات بابرکات مصطفوی اور مرتضوی ہین
اور ثانیاً اور بالطبع وہ آل مصطفوی جنکی مودت بموجب نص حضرت رب العزت

کے واجب ہے یعنی فاطمہ اور حسنؑ اور حسینؑ جنکو چادر اور عبا مین آنحضرت نے لیا
اور ہولاء اہلبیتی فرمایا ف واضح ہو کہ بعد استنباط مضامین کتب احادیث و
تفاسیر فریقین کے ایسا ہویدا ہے کہ جب اطلاق مطلق لفظ اہلبیت کا یا
لفظ اہلبیت مضاف طرف نبوت کے ہوتا ہے یعنی مثلاً کہا جاے اہلبیت
جیسے کہ اس آیت مین ہے یا کہا جائے اہلبیت نبوت اور قائل اسکے خود
پیغمبر صاحب نہون تو یہ پانچون نوری جسم مراد ہوتی ہین اور جب لفظ اہلبیت
مضاف طرف نام نامی خود پیغمبر صاحب کے ہوتا ہے یا پیغمبر صاحب خود ساتھہ
اضافت کے طرف یای متکلم کے یا بے اضافت ارشاد فرماوین تو یہ چار دن
تن مراد ہوتے ہین جیسا کہ بموجب تصریحات جامع بین الصحاح الستہ وغیرہ
مفصل اوپر لکھا گیا کہ چھہ مہینے بلکہ دس مہینے تک ہر روز صبح کو آپ دروازہ
پر جناب سیدہ دوجہان کے فرمایا کئے تھے الصلواۃ الصلواۃ یا اہلبیت النبوۃ
اور ان پر عبا ڈالکے اور روز مباہلہ ساتھہ لیجاتے ہوئے فرمایا ہولاء اہلبیتی
اور جہان آنحضرت بضمیر جمع متکلم ارشاد فرماتے ہین یعنی مثلاً فرماتے ہین انا
اہل البیت اذہب اللہ عنا الفواحش کما فی المودات لسید علی ہمدانی شافعی اور
فرماتے ہین نحن اہل البیت لا یقاس بنا احد کما فی کتاب انیس المتعبدین عن انس
بن مالک تو اسوقت پانچون طاہر اجسام مراد ہوتے ہین اور بیت وہی بیت النبوۃ
یا بیت اللہ یا بیت خدا۔ کتب تفاسیر اور احادیث فریقین سے واضح ہے
کہ جسوقت تک یہ آیت وافی الہدایتہ نازل ہوئی تو صرف حسنینؑ متولد ہو چکے
تھے یعنی جسکے بعد پھر نہین نازل ہوئی تو انکی اولاد مین جنکا کہ شامل ہونا اہلبیت

مین کتب احادیث فریقین سے ہویدا ہے اُسوقت تک کوئی اور صاحبزادہ انکا
نہی تولد نہین ہوچکا تہا شرح حدیث اثنا عشر خلیفہ مین فریقین کی تفاسیر و احادیث
کی کتابو نسی فقیر نے مشرح اور مفصل جداگانہ لکہا ہے کیونکہ حضرت مالک ہین
اس بیت کی اور مالک اپنی چیز کو خواہ حقیقۃً ہو خواہ حکماً بے شک اپنی طرف نسبت
کر سکتا ہے چنانچہ شیخ شہاب الدین دولت ابادی نے وہ باب مناقب مین لکہا ہے
فی الدرر لما نزلت انما یرید اللہ الایۃ قال صلعم نزل ہذا الایۃ فیّ و علیؑ و فاطمہؑ و الحسنؑ
و الحسینؑ یعنی تفسیر دُرر مین ہے کہ جب آیہ مذکور نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا
کہ یہ آیت نازل ہوئی بیچ حق میرے اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کے و فی شرف النبوۃ
قال بقیع الحارث خادم رسول اللہ کان رسول اللہ یجیئی عند کل صلوٰۃ الفجر بعصادۃ
باب فاطمہ ثم قال الصلوٰۃ رحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و
یطہرکم تطہیرا و قالت العایشۃ و ام سلمہ قال رسول بعلیؑ و فاطمہؑ و الحسنؑ و الحسینؑ
ہٰولاء اہل بیتی انتہٰے خلاصہ معنی یہ کہ شرف النبوۃ مین ہے کہ بقیع حارث خادم
پیغمبر صاحب کا کہتا ہے کہ پیغمبر صاحب ہر صبح کی نماز کے وقت تشریف لاتے
تہے اور پردہ دروازہ جناب سیدہ دوجہان کا پکڑتے تہے اور فرماتے تہے نماز
کو اٹہو یا درود پڑہو رحمت بہیجے خدا تمکو جز این نیست کہ ارادہ کرتا ہے خدا تا کہ
لیجاوے تمسے ہر قسم کی پلیدی اے اہلبیت اور حضرت عائیشہ اور ام سلمہ
فرماتی ہین کہ آنحضرت نے فرمایا واسطے علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ کے یہ ہین اہلبیت
میری اور ہمدانی سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ سے پہلی ہدایت مین وہ حدیث
مذکور ہوئی ہے کہ فرمایا پیغمبر صاحب نے انا اہل البیت اذہب السد عنا الفواحش

تفصیل سی آیت کی ہی اور تفسیر ہے یرید اللہ لیذہب کی۔ ای عزیز قرآن مجمل ہے
اور قول رسول مفصل ہے یعنی مراد اذہاب رجس اور تطہیر سے یہ ہے کہ خدا تعالے نے
رجس اور فحش کو انسے لیگیا اور پاک کیا انکو اور ہویدا ہے اس جگہہ کہ جہان آنحضرت
ہم اہلبیت بصیغہ جمع فرماتے ہین اور وہان ذکر اذہاب گناہ وغیرہ ہر قسم کی قبایح
کا ہوتا ہے تو یہی نوری اجسام ساتھہ پیغمبر کے مراد ہوتی ہین اور ہویدا ہے کہ بیت
وہی بیت مرقومہ مصرحہ صدر ہی اور باقی چون وچرا اور لیت ولعل محض نفسانی و
ظن شعیر ہین اور جو حدیث کوئی خلاف اُسکے ہو وہ زمان بنی امیہ کی موضوع جاننا
چاہیئے کسواسطے کہ فریقین کی کتب معتبرہ سے باتفاق یہ حدیث ثابت ہے کہ پیغمبر
صاحب خود فرماتے ہین کہ جو حدیث ہماری نام سے سنو اُسی تطبیق کتاب خدا سے کرو
اگر مضمون اُسکا مطابق اُسکے پاؤ تو جانو کہ بےشک ہمارا قول ہے نہین تو اُسی
صحیح مت جانو بلکہ موضوع جانو اور یہی فرمایا ہے کہ قرآن کلام صامت ہی اور ہم یعنی
اہلبیت کلام ناطق ہین یعنی جو اجمال و ابہام اور متشابہات اور اطلاق اور تقیید
اور عموم اور خصوص اور ناسخ و منسوخ اور مجاز اور مشترک اور مشکک اور مانند
اسکے اسمین ہین قول اہلبیت مفسر اُسکا ہے ای عزیز اسی جگہہ سی ہے کہ اہل البیت
ابصر بما فی البیت یعنی صاحب خانہ بہتر بصیرت رکھتا ہے اور بہتر جانتا ہے اس
چیز کو کہ گہر مین ہے یعنی گہر والا گہر کی بات چیت سب چیز کو خوب جانتا ہی یہی نیز فاضل
عارف قطب الدین انصاری بشیرازی شافعی اپنی مکاتیب بعد مین قصہ طویل کے
فرماتے ہین کہ جناب شاہ ولایت نے فرمایا کہ انا کلام اللہ الناطق وہذا کلام اللہ الصامت
تو ہے عزیز غور کر ابی سعید خدری اور ابی الحمرا وغیرہ صحابی اور راویان معتبر اور موجب

صاحبزادیکو بھی حاصل نہ تھی چنانچہ بتول کی وجہ تسمیہ مین علماء لغت اور حدیث نے
بالاتفاق لکھا ہے کہ یہ لغت ہے سیدہ دوجہان کی کیونکہ اسکی اصل معنی ہین
جدا کرنا اور لغت اُنکی یہ اسیواسطے ہے کہ یہ دنیا سے جدا کی گئی تھین طرف خدا کی
اور مثل اور عورتون کے نہ تھین یعنی حیض و نفاس سے منقطع اور پاک تھین تو تطبیق
اس آیت کی قطع نظر نقل روایت ہائے شان نزول بموجب لفظی ترجمہ اور لغت کے
بھی اور درحقیقت بھی انھین پانچ تنون کے لیئے ہے اور سوائے اُنکے کسی عورت
مرد کے لیئے نہین ہے الحق کلام الملوک ملوک الکلام جل جلالہ تعالیٰ شانہ ماہر فطن
اور خبردار حقیقت و معرفت لطافت اور رعایات اصلی اور حقیقی کو کلام جناب
باریکو غور اور خیال کرے سوا اسکے آگے چون وچرا اور توجیہات رکیکہ دبارۂ علمای
ظواہر کے قابل کان دھرنے کے نہین اصل اصل ہے اور بناوٹ بناوٹ ہے
رتبہ شناس اہلبیت کو بے خوف ملامت کرنیوالونکے اقوال پر غور و تامل چاہیے
خیال کرے کہ آیت مذکور مین حق سبحانہ تعالیٰ نے بیت کو بغیر اضافت اور تقید کے
طرف مضاف الیہ کے فرمایا یعنی یون نہین ہے کہ اہلبیت رسول یا اہلبیت
نبی یا اہلبیت محمدؐ جیسا کہ اسی آیت سے پہلی کی آیت مین جو خطاب تھا امہات
مومنین یعنی ازواج معظمات پیغمبر خدا کی طرف تو فرمایا یا نساء النبی یعنی اے
بیبیو نبی کی اور اس آیہ مین صرف اہلبیت فرمایا یعنی اے اہلبیت اور تفاسیر
فریقین سے کہ اوپر بھی دیکھ چکے ہو یہ بات ظاہر ہے کہ چھ مہینے بلکہ بعضون نے
لکھا ہے دس مہینے تک پیغمبر صاحب دروازہ پر جناب سیدۂ دوجہان کی صبح کی
وقت فرمایا کئے کہ الصلواۃ الصلواۃ یا اہل بیت النبوۃ چنانچہ اوپر مفصل لکھا گیا

کیونکہ صاف مخالفِ قرآن اور خلاف اقوال و افعال رسولِ منان ہی جو بجد تواتر کو پہنچے ہین اکثر علمائے اپنی اپنی طرح اس مقام مین لکھا ہے فقیر اگرچہ اوپر لکھ آیا ہی لیکن چونکہ اس تذکار طاہرہ کو اور تکرار ذکر کو بہترین عبادت بموجب احادیث رسول مقبول جانتا ہے اس لئے اکثرونکی قول کہ ہر ایک مین اپنی طرح کی تازگی اور لذت ہی لکھتا ہے چنانچہ واضح ہو کہ شیخ شہاب الدین دولت آبادی نے باب ششم بہ باب مین جو لکھا ہے ترجمہ اسکا یہ ہے انما کلمہ واسطے حصر کے ہی اور ثابت کرنے مابعد اور نفی ماسوا اسکے اور یرید ارادہ سے ہی مراد اسکی یہ ہی کہ بے شک ارادہ ہونیوالا ہے اللہ اسم ذات ہی جو مستجمع ہے جمیع صفات کمال کو لیذہب لام بمعنی کے ہی اور وہ واسطے حکمتہ کے ہی اور وہ حکمتہ ہے ہونیوالی اس لئے کہ افعال جناب باری معلل باغراض نہین اور یذہب اذہاب سی ہی اور واسطے مبالغہ کے اور اسی سے مذہوب بہی ہے اور یہ ذکر کیا جاتا ہے محل عدم مین اور عن واسطے دوری اور تجاوز کے ہی اور کم واسطے خطاب کے جسوقت کہ بیچ حق مومنو کے ہو تو واسطے کمال لطف کے ہے اور جسوقت بیچ حق کافرون کے ہو تو واسطے کمال قہر کے اور رجس عذاب اور پلیدی اور گندگی اور جو شئے کہ نجس ہو اور اہل البیت اہتی علی و فاطمہ و ابناہما اور تخصیص ذکر کی قرآن مین مقتضے سے تعظیم کی کہ قول ہے اللہ تعالے کا اربعۃ حرم یعنی چار بزرگ ہین یطہرکم تطہیرا تاکید ہے اولی کیونکہ جب رجس لیگیا تو پاک ہوئے پہر جو تطہیر مکرر ہے تو تاکید ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ پاکی آدمیونکی ایمان سے ہی اور یہی ہے زاہدیہ مین یہان تمام ہوا ترجمہ بعینہا

مقام مقصود کا۔ الحق صدق اللہ جل جلالہ لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین کلام ایزد منان ہر قسم کے لوگونکی تشفی اور تسکین دینے والا ہے یعنی اگر اہل حقیقت بمقتضاے صفائی طینت اور حقیقت کے بموجب اپنی عقول کے سمجہین تب بہی کلام ایزد منان سے اصل حقیقت ظاہر ہوتی ہے اور جو اہل ظواہر بموجب اپنی عقول کے سمجہہ سکین تب بہی اصل حقیقت کہلجاتی ہے وللہ در القائل در خانہ اگر کس ست ایک حرف بس ست عنایت الہی شرط ہے اگر منصف باخبر غور کرے تو بموجب مذاق اور فہمید اہل ظواہر کے بہی یعنی بیت سے اگر مراد چار دیواری اور مکانات خشت و گل اور چوب کڑی وغیرہ کہے جاوے تو بہی اصل حقیقت پوشیدہ نہین رہتی اور حقیت خاص اہلبیت طاہرہ خاصان حضرت باریمین کسیطرح کا خلل اور خدشہ نہین آسکتا ہے اور منصف باخبر حق تلفی اہلبیت مین کسیطرح نہین خیال کرسکتا کسواسطے کہ حدیث ام المومنین حضرت ام سلمہ اور واثلہ بن اصقع روایات متواترہ متکاثرہ موجودہ کتب فریقین سے یہ بات ہویدا ہے کہ یہ آیت اسدن نازل ہوئی جسدن کہ پیغمبر صاحب جناب ام المومنین معظمہ منظورہ کے گہر مین تشریف رکہتے تہے اگرچہ حدیث مسطور بہت طویل ہے فقیر حرزا للطوالت لطریق اختصار اور خلاصہ لکہتا ہے المختصر یہ کہ ام المومنین حضرت ام سلمہ فرماتی ہین کہ علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ کہ دونو صاحبزادہ صغیرسن تہے دروازہ پہ تہے سو اسوقت آنحضرت نے مجکو حکم دیا کہ تم کہڑے ہو دروازہ پر جاؤ اور میری اہلبیت کو میری پاس بہیجد و لمسند احمد حنبل مین یہ بہی روایت ہے کہ ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہین کہ مین دروازہ پر نماز پڑہتی تہی

الغرض دونو صاحبزادہ اور جناب شاہ ولایت اور جناب سیدہ دوجہان حضور
آنحضرت مین حاضر ہوئے آپ نے صاحبزادونکو بغل مین لے لیا اور چومتے تھے
دونو صاحبزادونکو۔ اور ایک ہاتھہ گلے مین حضرت علیؑ کے ڈالدیا اور ایک ہاتھہ
گلے مین جناب سیدہ دوجہان کے اور چومتے تھے پیشانی جناب سیدہ دوجہان کی
غرض آگے پیچھے بٹھایا ان چارون صاحبونکو اور اپنی عبائے مبارک یا چادر علے
اختلاف الروایات ان چارون نوری جسمون کو اوڑہاکر یہ فرمایا اللھم الیک لا
الی النار انا و اہلبیتی یعنی یا بار خدایا طرف تیری نہ طرف آگ کے اور ہین اہلبیتؑ
میری اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللھم انا ہولاء آل محمدؐ فاجعل صلوٰتک و
برکاتک علےٰ محمدؐ و علےٰ آل محمدؐ انک حمید مجید یعنی اے بار خدایا یہ ہین آل محمدؐ کی گردان
تو درود اور رحمت اپنی اور برکتین اپنی اوپر محمدؐ اور آل محمدؐ کی تحقیق تو حمد کیا گیا ہی
بزرگ اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللھم ہولاء اہلی اللھم ہولاء احق یعنی یا بار خدایا یہ ہین
اہلبیتؑ میری یا بار خدایا یہ ہین حقدار اور بموجب ایک روایت کے فرمایا اللھم
ہولاء اہلبیتی یعنی اے بار خدایا یہ ہین اہلبیتؑ میری اور بالجملہ معلوم ہوتا ہے کہ
اُس دن اُسی وقت یہ آیت وافی الہدایت نازل ہوئی تھے کہ یہ کلمات آپ
فرماتے تھے اور یہ آیت آپ تلاوت کرتے تھے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس
اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ جناب ام المومنین فرماتے ہین کہ مینی مدد انہ پر سے
انکو چاہا کہ چادر کا کونہ اٹھاکر داخل اس چادر کے ہو ون آپنے فرمایا کہ تم نداخل ہو سہا
ان کے مینے عرض کی کہ یا حضرت کیا مین نہین ہون اہلبیتؑ تمہاری ارشاد
کیا کہ تم بی بی ہو میری البتہ تم بھی نیکی پر ہو اہلبیتؑ میری یہ ہین یعنی داخل اس

اور تفسیرات خود پیغمبر صاحب کی اور اجماع تمام بنی ہاشم اور اہلبیتؑ کا اور گواہیان اُمہات مومنین کی جو کہ مفصل مذکور ہین علاوہ اسکے ۔ غرض فقیر کی معاذ اللہ کسر شان امہات مومنین نہین بلکہ غرض فقیر کی اظہار فضایل اہل بیتؑ حقیقی اور اصلی کا ہے اس آیت مین سوا اِن پانچون نوری جسمون کے غیر کو تصور کرنا کسر شان بلکہ غصب حقیت اُنکی ہے فضائل امہات مومنین علاوہ اسکے اور اپنی جگہہ مذکور ہین مثلاً وہ بموجب حکم پاک پروردگار کے امہات مومنین پکاری گئین کیا طلاق دینے پر پیغمبرؐ صاحب کے کیا بعد وفات حضرت کی ہر حال ہین اور ون پر نکاح بہی اُنسے حرام ہے لیکن اُن نوری جسمون اور حقیقی اہلبیتؑ سے کیا امہات مومنین اور کیا غیر اِن کے کوئی بشر کیا ذات مین اور کیا صفات مین کوئی لگا نہین کہا سکتا چنانچہ حدیث لایقاس بنا احد یعنی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہین قیاس کیا جاتا کوئی شخص اوپر ہمارے چنانچہ مفصل اوپر ذکر کیا گیا کہ یہ کلمہ نسبت انہین پانچون نوری جسمون کے فرمایا شاہدِ عادل قولِ فقیر ہے اور نزول آیات عتاب اور صدور مناکر ومنا ہے انکی اغیار کا تا لبعضی امہات مومنین اور اکثر صحابہ کبار مشہور مقربین تک بہی بسا اوقات از بس ہویدا ہے اے عزیز تو تو مین مین نفسانی اور منازعات وساوس شیطانی مین پڑتا محض خانہ ایمان کو برباد دینا اور اینٹ کا گھر مٹی کرنا ہے غور چاہیئے کہ علم الٰہی مین موجود تہا کہ ہماری مخلوقات مین اس فرقات وصفات کے لوگ بہی پیدا ہونگے کہ وہ ایسے پیارے پیغمبر کی خاص عترت واہلبیتؑ طاہرہ کی حقیت فضائل خاصہ مین امتی اسکی ہو کر قصور نکہین گے تو اُسنے سب قسم کے لوگونکی صفرا شکنی اور تشفی کے واسطے

کوئی دقیقہ اور درجہ باقی نچھوڑا تاکہ کسیکو چون وچرا اور لیت ولعل کی گنجایش نرہے ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فمالہ من نور بالجملہ نظر بر مصرحات صدر اگر کچھہ بھی اینٹ مٹی کا خیال کیا جاوے تو بھی واضح ہوا کہ وہ اسوقت کا گھر خاص ہو گیا جمین یہ پانچون نوری جسم اسوقت تشریف رکھتے تھے اور آیت نازل ہوئی تو آیت نسبت ان خمسہ موجودہ کے نازل ہوئی یعنی یہ معنی ہوئے کہ اے جو لوگ اسوقت اس گھر مین ہو اور وہ یہی پانچون نوری جسم تھے بلکہ حضرت ام سلمہ کہ خاص گھر انکا تھا دروازہ پر تشریف رکھتی تھین وقت تلاوت کرنے آنحضرت کے اس آیت کو حجرہ کے اندر تشریف لیگئین اور چادر کا کونہ اٹھایا۔ اہل ظواہر دیکھہ لین اوپر بھی ذکر ہو چکا ہے کہ اضافت بیت یعنی گھر کی طرف نام نامی نبی کی اسجگہہ نہین ہے کہ وہ اہلبیت ازواج نبی کو تصور کر کے انکی طرف خطاب اہلبیت خیال کر سکین جیسا کہ اسی آیت کے سابق جو آیۃ کہ خاص ازواج مطہرہ کے حق مین ہے صاف اضافت نسا کی طرف نام نامی آنحضرت موجود ہے یعنی خدا تعالے فرماتا ہے یا نساء النبی اور بہت ظاہر بات ہے کہ ضمیر خطاب بھی جمع مذکر کی ہے سب کوئی جانتا ہے کہ ازواج معظمات نبی کی مذکر نہین اور یہ بھی اہل ظواہر نہین کہہ سکتے کہ مخالفین چند اشخاص مذکر ہین چند مونث تاکہ احتمال تغلیب ہے کافی ہو اگر ایک مونث اور چند مذکر ہوتی تو بھی احتمال اہل ظواہر قابل کان دھرنی کے ہوتا اور قطع نظر ان باتون کے اگر کوئی بسبب غباوت طبع اور وساوس طمع وہوا نفس محبت دین ہا قوال اسلاف اپنی کے بالفرض والتقدیر صراحتہ انکار بداہتہ کا کرے اور تحکماً یہان اہلبیت کو اہلبیت نبی اہالی خانہ نبی

ظاہر کرے تو بھی ظاہر ہے کہ معنی نہایت بے ربط بلکہ خبط ہو جاتی ہین کیونکہ اہل خانہ نبی کیطرف خطاب ہوگا تو پھر ظاہر ہے کہ نبی خود پنجو اس خطاب کے داخل نہین ہو سکتے کیونکہ کیا عرب کیا عجم کیا ہندی کیا کسی زبان والا ہو سب کوئی جانتا ہے کہ مثلاً جب کوئی شخص کہے کہ اے نبی کی بیبیو تو خطاب اُن بیبیون کی طرف ہوے گا نہ نبی کی طرف تو چاہیے کہ نبی شامل اس خطاب مین نہون تو اس فضیلت اذہاب رجس اور تطہیر مین بھی نبی معاذ اللہ معاذ اللہ بموجب تجویز رای اہل ظواہر کے داخل نہون اور یہ بات بھی سب مسلمانونکے ہان باطل ہے بلکہ کتب فریقین کی احادیث متواترہ و متکاثرہ سے ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب خود بھی اس آیت مین شامل ہین اور چار نوری جسم علیؑ و فاطمہؑ اور حسنینؑ اور اگر بالفرض و تقدیر اقوال منکرین ہدایت بموجب عقیدہ اور ظن فاسد مکذبینِ احادیث متواترہ خاتم الرسالۃ کے اہلبیت سے تمام رہنیوالے بیت نبی کے مراد لئے جائین تو کچھہ تخصیص صرف ازواج معظمات نبی یا اولاد نبی یا اقربا نبی کی نہین ظاہر ہوتی بلکہ جو رہنے والے نبی کے گھر کے ہون خواہ بی بی خواہ بیٹے خواہ لے پالک خواہ لونڈی خواہ غلام سب شامل ہوتے ہین کیونکہ لفظ اہلبیت اہل ظواہر پر بھی ظاہر ہے کہ عام ہے تو معنی یون ہونگی کہ خدا تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ لیجاوے سب قسم کے گناہ اور عیوب تمسے اے نبی کے گھر کے رہنیوالو یعنی جو لوگ نبی کے گھر مین رہتے ہو یعنی کیا بی بی کیا لونڈی کیا غلام کیا نوکر کیا چاکر غرض جو پیغمبر کے گھر مین رہتے ہون وہ اذہاب رجس اور تطہیر مین سب یکسان ہون یعنی ہر قسم کے گناہ سے طاہر ہون اور یہ بات بالاتفاق کیا سنی کیا شیعہ سب مسلمانونکے نزدیک محض باطل ہے کیونکہ تفسیر زاہدی اور مدارک وغیرہ تفاسیر کثیرہ

اور کتب صحاح احادیث اہل سنت جماعت اور کتب تفاسیر و حدیث شیعہ اور سب کے
ہاتھ سے ہویدا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے خاص بعض بعض اصحاب کبار اور امہات مومنین
سے خاص حالت حیات آنحضرت مین اکثر ایسی باتین خلاف حکم خدا اور رسول کے
اس قسم کی صادر ہوئین کہ آیات عتاب اونکے لئے بارہا نازل ہوئین اور بعد وفات آنحضرت
کے بھی ایسی باتین اکثر ونسے واقع ہوئین کہ وہ بالصراحتہ خلاف حکم خدا اور رسول ہین
چونکہ فقیر کو غرض تفصیل بیان مثالب اور معایب سے نہین اسلئے تشریح اور تصریح
ایسی باتون کی خلاف مقصود و عقیدہ جانتا ہے لیکن حسب ضرورت بطریق بیان
واقع نظر بر ابطال مساوات اہلبیت طاہرہ اور انکی اغیار کی یہ مقصود اظہار فضایل
اہلبیت طاہرہ اصلی اور حقیقی کے مناسب مقام اور ضروری اصل بہام مختصراً
اور مجملاً مجبور لکھدیتا ہے۔ تفسیر زاہدی وغیرہ کتب سنت جماعت سے بیچ تفسیر
آیہ وقد صغت قلوبکما کی ہویدا ہے کہ یہ آیت بیچ حق جناب ام المومنین حضرت
عائشہ اور حضرت حفصہ کے نازل ہوئی جسوقت کہ ان دونو ام المومنین سے
خلاف فرمان رسول منان آنحضرت کے بہید کی باتین افشا کرین تو خدا تعالے
اپنے پیغمبر صاحب کو خبر دی اور اس آیت سے ان دونون بیبیون کے حق مین
خطاب عتاب فرمایا یعنی اے بی بی عایشہ اور اے بی بی حفصہ تحقیق قلب تمہاری
تھوا اور راہ حداحق سے منحرف ہوگئے یعنی پہر گئے اور ابتدا اس قصہ کی جمال الدین
محدث نے دفتر اول روضۃ الاحباب مین اور محقق دہلوی شیخ عبد الحق صاحب
مدارج اور عبد البر صاحب استیعاب وغیرہم نے جو بہت تفصیل سے لکہی ہے خلاصہ
سکا یہ ہے کہ پیغمبر صاحب شہد کو بہت برغبت تناول فرماتے تھے اور ام المومنین

زینب بنت جحش اکثر حضرت کے لیئے واسطے رضا جوئی آنحضرت کے
چھوڑتی تھین تو حضرت کو بسبب اِس کام کے اُن کے پاس زیادہ دیر لگتی تھی
ان دونو ام المومنین سنے آپسمین موافقت کرکے یہ بات بنائی کہ معاذ اللہ معاذ اللہ
ہم دونومین سے جسکے پاس پیغمبر صاحب تشریف لاوین تو ہرایک کہے کہ یا
حضرت آپ کی دہن مبارک سے معافیر کی بو آتی ہے کہ جسکی بو کو کرہ ہنگرہ کی سی ہوتی ہے
چونکہ اُسکی بو بہت مکروہ طبع ہوتی ہے اور پیغمبر صاحب ایسی بو سے پرہیز کرتے تھے
تو آپ انکی پاس کا جانا چھوڑ دینگے غرض انہون نے بموجب اپنے مشورہ کے کام
فرمایا اور انجام کار پیغمبر صاحب نے جو کچھہ بطور راز کی فرمایا اُسے افشا کردیا تب آیت
عتاب نازل ہوئی چنانچہ عبارت جمال الدین محدث دفتر اول روضۃ الاحباب کے
کہ فارسی بہت صاف ہے بعینہ اِس مقام کے لکھی جاتی ہے کہ واقعہ سال نہم
از ہجرت مین ہے عسل براے زینب جحش بہ ہدیہ آوردہ بودند و وے براے
آن سرور نگاہ داشتہ بود چہ عسل را دوست میداشت و چون حضرت بہ نزد
او می رفت شربت عسل براے وی میکرد و بنابر آنکہ عسل دیر آب میشود زیادہ تر بود
در خانہ او توقفی واقع میشد عائشہ گوید من و حفصہ باہم موافقت نمودہ بایکدیگر
گفتیم کہ حضرت بر ہر کدام از ما کہ در آید باید کہ بگوید از تو بوے معافیر می شنویم مگر
معافیر خوردہ و معافیر جمع معفور است و معفور صمغ درخت عرفط است و عرفط درختیست از قسم
کہ رائحہ کریہہ دارد و حال آنکہ حضرت از چیز ہاے کہ بوی بد داشت محترز مے بود کہ چہ با ملایکہ
در گفت و شنید بود و ایشان از روایح خبیثہ متاذی می شوند ہمچنانچہ بنی آدم
متاذی مے شوند القصہ حضرت بر یکے از ایشان در آمد وے آن سخن را چنانکہ

مقرر بود گفت حضرت فرمود معافیر نخورده ام بلکه شربت عسل آشامیده ام پیش زینب بنت حجش آن زن گفت چیست مخلتة العرفط یعنی چریده است زنبول این عسل در درخت عرفط فرمود چون چنین است دیگر هرگز از ان عسل نیاشامم ودر روایتی آنکه فرمود سوگند خوردم که از ان عسل دیگر نیاشامم ولیکن این سخن را با هیچکس مگوئے آن زن قبول نمود فاما لقول خویش وفا نکرده بان دیگرے گفت جبرئیل آمد و آیت آورد انتہے کلامہ - اور احادیث صحیحہ سے بھی ظاہر ہے کہ بسبب ام المومنین ماریہ قبطیہ کی پیغمبر صاحب کی خدمت مین حاضر ہونیکی حضرت حفصہ بہت خفا ہوئین اور آخر خود ہی اور حضرت عایشہ بھی مرتکب خلاف فرمان رسول مقبول اور مورد عتاب الٰہی ہوئین چنانچہ صحیح مسلم وغیرہ کتب احادیث اور تفسیر زاہدی سے ہویدا ہے عبارت دفتر اول روضة الاحباب اس مقام کے بھی حفظا للطوالت لکھی جاتی ہے یہ عبارت بھی عبارت مسطور کے بعد قریب ہی سید عالم در خانہ حفصہ بود وے باذن آن سرور بدیدن پدر از خانہ برون رفت حضرت فرستاد کنیزک سریہ خود را ماریہ قبطیہ بانجا طلبیدہ و با وے صحبت داشت چون حفصہ مراجعت نمود دید کہ در حجرہ وبستہ است لحظہ توقف کرد آن سرور در خانہ را کشاد و بیرون آمد حفصہ گریہ آغاز کردہ با حضرت معاتبہ نمود در روایتے آنکہ گفت یا رسول اللہ در خانہ من در فراش من با کنیز کی صحبت میداری و در روایتی آنکہ گفت از میان ازواج اینکار بہ نسبت با من بجاے آرے پیغمبر گفت راضی نیستی کہ او را بر خود حرام گردانم گفت هستم پس فرمود کہ او را بر خود حرام کردم حفصہ گفت چگونہ حرام می سازی بر خود چیزے کہ خداوند تعالےٰ بر تو حلال گردانیده

فرمود کہ بخدا سوگند کہ بوے نزدیکی نکنم ولیکن این سخن نزد تو امانت باشد باید کہ با
ہیچکس نگوہی حفصہ قبول نمود و چون حضرت برون رفت دیوار یکہ میانہ او و عایشہ
بود بدست خویش بزد تا عایشہ واقف شد و بیامد و حفصہ آن سخن را باوے گفت
و در روایتے آنکہ حفصہ بخانہ عایشہ رفت و گفت بشارت باد ترا کہ حضرت کنیزک قبطیہ
خود را بر خویشتن حرام ساخت واز و خلاص گشتیم و چون عایشہ با آنحضرت ملاقات
نمود بر سبیل تعریض گفت یا رسول اللہ روز نوبت من با کنیزک یعنی ماریہ صحبت داریتا
باقی روزہاے مرزنان ترا سالم ماند جبرئیل آمد و آیات اوایل سورہ تحریم آورد چنانچہ سابقا
مذکور شد آن سرور حفصہ را فرمود نگفتہ بودم کہ ہیچکس را خبردار نکنی روا باشد کہ این
سر را افشا کردی گفت ترا کہ خبردار گردانیدہ فرمود خداوند دانا باریک بین مرا خبر داد
چنانچہ آیت کریمہ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِہٖ
وَاَظْھَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ عَرَّفَ بَعْضَہٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّاَھَا بِہٖ قَالَتْ مَنْ
اَنْبَاَکَ ھٰذَا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا
وَاِنْ تَظٰھَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ
بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ ازان خبر مسید بد تمام ہوا کلام صاحب روضۃ الاحباب کا اور معنی
تمام آیت مذکورہ کے یہ ہین جسوقت بہید کہا ہی نے طرف بعضے بیبیون اپنی سے
یعنی بہید کی طرحسے بات کہی پس ظاہر کر دیا اُس بی بی نے اُسے اور ظاہر کیا خدا نے
اُس بات کو اوپر پیغمبر کے تو جتایا پیغمبر نے بعضے بات کو اور روگردانی کی بعض سے
پس جبکہ خبردار کیا پیغمبر نے اُس بی بی کو ساتہہ اُس افشا کرنے کے تو کہنے لگی کسنے
جتایا ہی تجہہ کو یہ بات پیغمبر صاحب نے کہا جتایا مجھکو جاننے والے خبردار نے یعنی

خدا تعالیٰ نے اگر توبہ کرو تم دونو طرف خدا تعالیٰ کے پس تحقیق خوار اور برگشتہ ہو گئی
قلب تمہارے اور اگر مدد کرو تم دونو اوپر اُسی ارادہ کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ وہ یار و
مددگار ہے اسکا اور جبرئیل اور صالح المومنین اسکے یار و مددگار ہین اور تمام فرشتہ
بعد اسکے مددگار ہین پیغمبر صاحب کے۔ واضح ہو کہ تفسیر کواشی اور کتاب حلیۃ الاولیاء
حافظ ابی نعیم اصفہانی وغیرہ کتب علما سنت جماعت مین اور تمام کتب تفاسیر
شیعہ مین ہے کہ مراد صالح المومنین سے امیر المومنین علی ابن ابیطالب ہین۔ اور تفسیر زاہدی
مین بھی ہے وَاِنْ تَظَاهَرَا ای تتعاونا اے حفصہ و عایشہ فی معصیۃ الرسول و ایذائہ
یعنی اگر آپسمین مددگاری کرین عایشہ اور حفصہ بیچ نافرمانی رسول کی اور اذیت دینے
اُسکے تو تحقیق خدا تعالیٰ حافظ و ناصر اسکا ہے اور جبرئیل اور علی اور ملائکہ اور علی العباس
قصہ ایلا یعنی قسم کہانا پیغمبر صاحب کا کہ ایک مہینے تک کسی ام المومنین کے گھر تشریف
نہ لیجائیے بلکہ ام المومنین جناب حفصہ کو ایک دفعہ طلاق تک دیدی اور جب حضرت عمر باپ
انکے پیغمبر صاحب کے سامنے بہت روئے تب حضرت نے رجوع فرمائی اور آیتہ یا ایہا النبی
قل لازواجک اِن کنتن تردن الحیوۃ الدنیا و زینتہا فتعالین امتعکن و اسرحکن سراحاً
جمیلا نازل ہوئی یعنی اے پیغمبر اپنی بیبیونکو کہو کہ اگر تم چاہتی ہو زندگانی دنیا کی اور
زینت اُسکی یعنی عیش و آرائش دنیا تو آؤ کہ فائدہ دون تمکو اور رخصت کرون مین
تمکو یعنی طلاق دیدون۔ اور علاوہ اسکے یہ آیت عتاب بھی ازواج معظمہ کی شان مین
ہے عسیٰ ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجاً خیراً منکن مسلمات مومنات قانتات
تائبات عابدات سائحات ثیبات و ابکاراً یعنی نزدیک ہے کہ اگر طلاق دے پیغمبر
تمکو تو پروردگار اسکا بدلا دیوے اسکو جورو ین بہتر تم سے مسلمانیان ایمان والیان

فرمان برداری کرنیوالیان توبہ کرنیوالیان عبادت کرنیوالیان اور چلنے والیان
طاعت خدا اور رسول مین بیوائین اور کواریان خلاصہ یہ کہ ان سب سے بہتر بی بیان
خدا تعالےٰ اور اپنی پیغمبرؐ کو دیویگا اور علاوہ اسکے جو آیات عتاب انکی حق مین نازل
ہوئی ہین اور قصص مفصل انکی کتب تفاسیر و تواریخ فریقین مین لکھے ہین بہت طول
طویل ہین فقیر کو تفصیل یہان ایسی باتونکی اور تطویل مقصود نہین مگر خلاصہ مطلب
تمام کتب مذکورۃ الصدر سے ہویدا ہے کہ اصل بنا اسقدر عتاب اور خطاب
کی بیشتر یہ دو نوام المومنین رہی ہین کہ ان کے لئے خطاب خاص بصیغہ تثنیہ یعنی
صرف دونو صاحبہ کیواسطے آیہ وان تتوبا مین ظاہر ہے بالجملہ یہ باتین تو حال
حیات آنحضرت کی ہین اور بعد وفات آنحضرت کے بہی جو کچہہ پیش آیا کتب تفاسیر
و تواریخ فریقین سے ہویدا ہے کہ اسی آیہ تطہیر سے پہلی کی آیت مین خدا تعالیٰ
تمامی ازواج نبی کی حق مین فرماتا ہے وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولیٰ
واقمن الصلواۃ واتین الزکواۃ واطعن اللہ ورسولہ یعنی بیٹہو تم بیچ گھرون اپنی کے
اور نہ آراستہ اور تیار کرو تم اپنے تئین آراستہ اور تیار کرنے جاہلیتہ پہلی کا یعنی جیسا
کہ حضرت ادریسؑ اور حضرت نوحؑ کے درمیان کے وقت مین عورتین کرتی تہین اور
بعضے تفسیرون مین حضرت داودؑ کا بعض مین حضرت ابراہیم کا وقت لکہا ہے اور حضرت
موسیٰ کی بی بی صفورا نام لڑائی پر چڑہکر حضرت یوشع بن نون وصی موسیٰ سے جدال
اور قتال کے ساتہہ پیش آئین یہ ہین جاہلیت اولیٰ کی باتین اور قایم رکہو نماز کو
اور دو تم زکوٰۃ اور فرمان برداری کرو تم خدا کی اور رسول اسکے کی۔ واضح ہو کہ ساری
باتونکی بعد پہر اطاعت خدا اور رسول کی خدا تعالےٰ تاکید فرماتا ہے یعنی جہ صنتی حکم اور

گذرے سب بموجب حکم خداہی کے ہین لیکن ظاہر ہے کہ باوصف اداکرنے اُن
تمام حکمون کے سوا اسکے پہر جو خدا اور رسول اُسکا فرمان دیوے اُسکا بجالانا بہی
واجب ہی اور جو نماز روزہ عبادت بہت کچہہ باتین مرحمتہ الصدر عمل مین آوین با وجود
سوا انکی نافرمانی پیغمبر صاحب کی معاذ اللہ عمل مین آوی تو پہر مرتکب نافرمانی کا وہی
حال ہے جیسے کہ نافرمان کا ہوتا ہے۔ کتب فریقین سے ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ
کی تابعداری اور محبت کو سب یکو پیغمبر صاحب نے بہت تاکید کی ہوئی تہی
خصوص ام المومنین حضرت عائشہ سب سی زیادہ اور بہتر یہ بات جانتی تہین کیونکہ
یہ بہت صغر سن سی پیغمبر صاحب کی پاس تہین اور بہت نزدیکی رکھتی تہین بارہا
پیغمبر صاحب سی سن چکی تہی کہ لڑائی علیؑ کی لڑائی پیغمبر صاحب کی ہے اور آیہ مباہلہ
مین سن چکین تہین دیکہہ چکین تہین کہ علی بموجب حکم خدا تعالےٰ کے نفس رسول
ہین اور وقت مباہلہ انکو ساتہہ پیغمبر کے دیکہا خطاب اہلبیتی مین پیغمبر صاحب کی
زبانی سنا چنانچہ صحیح مسلم اور کشاف مین خود انسے حدیث موجود ہی کہ سابقاً ذکر ہوئی
اور بارہا سنا کہ فرمایا پیغمبر صاحب نے یا علیؑ لا یبغضک الا منافق یعنی یا علیؑ نہین
بغض رکہنے کا تجہسے کوئی شخص مگر منافق چنانچہ مستدرک حاکم اور معجم کبیر طبرانی اور
صواعق محرقہ ابن حجر وغیرہ کتب سنت جماعت مین اور شیعہ سبکے ہان بالاتفاق یہ
سب کچہہ تفصیل ہے چنانچہ خاص فضائل علیؑ مین خاص انہین کے مرویات باسانید
معتبرہ کتب صحاح سے ہدایت فضائل ہولائے مومنین مین انشاء اللہ تعالیٰ قریب
دیکہو گے۔ کتاب تمام النعمت کتاب معتبر سنت جماعت مین ہے کہ جاہلیتہ الاولیٰ
خروج زن موسیٰ کہ نام انکا صفورا ہے واسطے جنگ یوشع بن نون کے ہے بعد وفات

موسیٰ کے اور جاہلیۃ اُخریٰ خروج ام المومنین حضرت عائیشہ کا ہی واسطے جنگ حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب کے بعد انتقال حضرت رسالت پناہ کی۔ عبد اللہ ابن مسعود سے ایک بڑی حدیث وہ لکھتا ہے جس سے ہویدا ہے کہ فرمایا پیغمبر صاحب نے کہ یوشع بن نون حضرت موسیٰ کے وصی نے بعد وفات حضرت موسیٰ کی تیس برس زندگانی کے سو صفورا دختر حضرت شعیب نے کہ بی بی تہی حضرت موسیٰ کی خروج کیا اور یوشع سے کہا کہ مین اولیٰ اور حقدار ہون امر وصایتہ مین اور اسواسطے مقابلہ ہوا اور حضرت یوشع نے فتح پائی اُنکی لشکر کو قتل کیا اور اونکو قید کیا بعد اُسکے پیغمبر صاحب نے فرمایا کہ عائیشہ بی بی بیٹی حضرت ابوبکر کی قریب ہی کہ امیر المومنین علیؑ پر خروج کریگی اور وہ مثل یوشع کی اُسکی لشکر کو قتل اور اونکو قید کرینگے اور بہی استیعاب ابن عبد البر اور مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہا کتب صحاح سنت جماعت اور کتب شیعہ مین بہ تواتر ہے کہ بی بی عائیشہ کو تاکید پیغمبر صاحب فرمایا گئی ہین کہ خبردار پرہیز رکہنا تو نہ ہو وہ بی بی میری جو کہ علیؑ سے لڑے مگر با این ہمہ تاریخ طبری ابن جریر مین کہ عربی ہے لکھتا ہے حال ہین ان بی بی صاحبہ کے لا تقدر علی ان تذکرہ بخیر یعنی قادر نہ تہین بی بی عائیشہ کہ ذکر کرین علیؑ کا ساتھہ نیکی کے اور فتح الباری وغیرہ شرح صحیح بخاری مین ہے کہ لا تطیب نفسًا ان تذکرہ بخیر یعنی خوش نہین ہوتین تہین بی بی عائیشہ کہ ذکر کرین علیؑ کو ساتھہ نیکی کے اور فی الواقع کہ ایسی ہی نوبت ہوتی ہے جب جدال و قتال کو نوبت پہنچتی ہے۔ ای عزیز فقیر کی این التماس کو کچھہ سعایتہً نظر بر اظہار عیوب نہین خیال کیا چاہیے بلکہ بیان وقعیہ ہے کہ خاص ان بی بی صاحبہ سے بعد پیغمبر کے جو کچھہ وقوع

مین آیا ازین ظاہر اور ہویدا ہے کہ کسقدر جدال اور قتال نفس رسول مقبول سے وقوع
مین آیا اور کتنے اصحاب کبار رسول مقبول کے مجروح اور مقتول ہوئے۔ تاریخ ابن عساکر
مین عجب طرح سے اس مضمون ملالت مشحون کو لکھا ہے جسکو دیکھہ کر انسان کے
رونگٹے کھڑے ہوتے ہین یہ مورخ بھی بہت معتبر سنت جماعت کا ہے لکھتا ہے

کہ عروہ نے ایک روز بی بی عائشہ صاحبہ سے کہا کہ من کان احب الناس الی رسول اللہ
یعنی کون شخص تھا محبوب زیادہ محبوب خدا کا بی بی صاحبہ نے جواب دیا کہ علی ابن ابیطالب
پھر اُسنے سوال کیا کہ ای شئی کان سبب خروجک الیہ۔ یعنی کون چیز تھی سبب خروج
کرنے تیرے کا طرف اُسکے یعنی پھر کیونکر لڑائی کی علیؑ ابن ابیطالب سے بی بی عایشہ نے
جواب دیا لم تزوج ابوک امک یعنی کیونکر جورو بنایا تیرے باپ نے تیری مان کو اُسنے
کہا ذالک من قدر اللہ یعنی یہ بات تقدیر خدا تعالے سے ہوئی بی بی صاحبہ نے
جواب دیا کان ذالک من قدر اللہ یعنی یہ لڑائی بھی تقدیر خدا تعالے سے ہوئی
اے عزیز یہ مقام استعاذہ اور رجوع بخدا ہے کون شخص چاہتا ہے کہ پیغمبر صاحب کو مان کر
پھر پیغمبر کا جان بوجھہ کر خلاف کرے اور قرآن کا اعتقاد کرکے کون چاہتا ہے کہ احکام
اور امر نواہی کا سنکر ہو اور تعمیل نکرے غرض مقام دم مارنیکا نہین خیر مقدرین جو
ہونا تھا سو ہوا غیر کو یہان اسقدر مقصود ہے کہ بعد پیغمبر صاحب کے بھی خاص ان
ام المؤمنین محمدوحہ سے جو کچھ کہ صادر ہوا اگر آیہ تطہیر انکی شان مین بھی اہل ظواہر اب
اعتقاد کرین تو ازراہ انصاف کے دیکھہ لین کہ معاذ اللہ معاذ اللہ صاف خدا تعالے
کے فرمان کی تکذیب لازم آتی ہے کیونکہ معنی آیت بالصراحت دیکھہ چکے ہو کہ خدا تعالے
نے ارادہ کیا تطہیر مخاطبین آیت کا اور بچانے ہر قسم کے گناہ کا اُنسے اور یہان بعد

نزولِ آیت پے در پے جو کچھ کہ صادر ہوتا گیا کالشمس فی وسط السماء ظاہر اور ہویدا
ہے من ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہ رمز آگاہ آگاہِ دل اور اہل اللہ فنا فی اللہ فنا فی الرسول
وا اہلبیت کو چاہیئے کہ استعاذہ بجدار کہے اور وساوسِ شیطانی آویں تو لا حول اور درود
پڑہے اور دعا کرے کہ خداوندا اتباع خدا اور رسول و آل رسول پر مستحکم رکھ اور مخالفت
اور مخالفین احکام خدا و رسول سے بری رکھ اے عزیز فقیر کو بیان فضائل اہلبیت
مقصود ہے نہ اظہار مثالب اور معایب کسی اور کی لیکن اگر توثیق و اثبات
فضائل میں اہلبیت کے التزاماً ظہور ایسے امر کا نسبت کسیکے مستنبط ہو تو فقیر
معذور ہے اور بے قصور ہے فقیر التماس کر چکا ہے اور خالصۃً للہ پھر کہتا ہے
کہ فقیر کے التماس کو بے شائبہ تعصب و عناد خالی شر و فساد سے تصور کر کے
بگوشِ دل طرف فضائل اور حقوق اہلبیت کے بدون محبت رسم و اعتقاد
مخالفِ حقیقتِ حقیت اہلبیت کی متوجہ ہو کر سماعت چاہیئے۔ فقیر کی کیا
حقیقت اور کیا ذی ہے کہ کسی بنی نوع انسان کی نسبت کلمہ اہانت اور
طعن و ملامت کا زبان پر لا سکے کیا خوب کہا ہے شاعر نے ہند کے۔
تجکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ خصوص جہات مومنین یاد رہے الہا
سال قریب رہی ہوئے پیغمبر صاحب کے کہ ہزارہا بلکہ بے شمار اعمال حسنہ ہم
تمسے زیادہ اونسے صادر ہوئے ہوں بلکہ فقیر کا یہ رنگ ڈھنگ ہے کہ میاں
شیطان صاحب کہ کبھی مقرب بارگاہ حضرت سبحان تھے بلکہ امام کذابین
وظالمان منصوص تک کا بھی نام بجز اوقات قرأت آیات قرآن خواہ نماز میں
خواہ تلاوت قرآن و احادیث و ادعیہ ماثورہ فریقین میں باتصاف سب و لعن

نزولِ آیت پے در پے جو جو کچھ کہ صادر ہوتا گیا کالشمس فی وسط السمار ظاہر اور ہویدا ہے من البصر فلنفسہ و من عمی فعلیہ رمز آگاہ آگاہِ دل و اہل اللہ فنافی اللہ فنافی الرسول و اہلبیت کو چاہئے کہ استعاذہ بیخدار کہے اور وساوس شیطانی آویں تو لاحول اور درود پڑہے اور دعا کرے کہ خداوندا اتباع خدا و رسول و آل رسول پر مستحکم رکھ اور مخالفت اور مخالفین احکام خدا و رسول سے بری رکھ اے عزیز فقیر کو بیان فضائل اہلبیت مقصود ہے نہ اظہار مثالب اور معایب کسی اور کی لیکن اگر توثیق و اثبات فضائل مین اہلبیت کے التزاماً ظہور ایسے امر کا نسبت کسیکے مستنبط ہو تو فقیر معذور ہے اور بے قصور ہے فقیر التماس کر چکا ہے اور خالصتہً للہ پھر کہتا ہے کہ فقیر کے التماس کو بے شائبہ تعصب و عناد خالی شر و فساد سے تصور کرکے بگوش دل طرف فضائل اور حقوق اہلبیت کے بدون محبت رسم و اعتقاد مخالف حقیقت حقیت اہلبیت کی متوجہ ہو کر سماعت چاہیے۔ فقیر کی کیا حقیقت اور کیا ذی ہے کہ کسی بنی نوع انسان کی نسبت کلمہ اہانت اور طعن و ملامت کا زبان پر لاسکے کیا خوب کہا ہے شاعر نے ہند کے۔

تجکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ خصوص امہات مومنین یا اور سنا لہا سال قریب رہی ہوئے پیغمبر صاحب کے کہ ہزار ہا بلکہ بے شمار اعمال حسنہ ہم تمسے زیادہ اونسے صادر ہوئے ہون بلکہ فقیر کا یہ رنگ ڈہنگ ہے کہ میان شیطان صاحب کہ کبھی مقرب بارگاہ حضرت سبحان تھے بلکہ امام کذابین و ظالمان منصوصی تک کا بھی نام بجز اوقات قرات آیات قرآن خواہ نماز مین خواہ تلاوت قرآن و احادیث و ادعیہ ماثورہ فریقین مین باتصاف سب و لعن

اتباع پھرنی الفت ہی خدا ورسولؐ و اہلبیت رسول کی تفصیل اس اجمال کے رسالہ ہدایۃ العلوم
مین ذیل حدیث صحیح بخاری و مسلم سیجا امتی مین فقیر نے بھی بتشریح لکھی ہے جو
شخص مفصل دیکھنا چاہے وہان دیکھے مختصراً یہان اتنا بس ہے کہ پیغمبر صاحب نے
خود فرمایا کہ روز قیامت کو بعضے اصحاب اولٹے ہاتھہ کی طرف ہی پکڑے آوین گے
یعنی جدہر کو اصحاب نار یعنی مستحق جہنم آوین گے تو مین انہین دیکھکر خدا تعالے
سے عرض کرونگا کہ بار الہا یہ تو میرے اصحاب ہین تب درگاہ الہی سے حکم ہوگا کہ
تم نہین جانتے جو کچھہ تمہارے بعد انہون نے احداث کیا آپ عرض کرین گے کہ
مین گواہی دیتا ہون انکی جب تک کہ مین زندہ رہا یعنی یہ ایمان لاے نماز پڑہتے
تھے روزہ رکھتے تھے زکواۃ دیتے تھے سب ایمان والون کی باتین میری روبرو
تک کرتے تھے تب یہ حکم الہی ہوگا کہ یہ مرتد ہوگئے اور اپنے پچھلے پانون پھر گئے
بفور تمہاری مفارقت کے یعنی تمہاری اطاعت سے باہر نکل گئے بمجرد تمہاری وفات
کے یعنی تمنے ادہر وفات پائی ادہر یہ خلاف حکم کرنے لگے اے عزیز کتب سیر و
حدیث فریقین سے ہویدا ہے کہ اکثر لوگ بعد پیغمبر صاحب کے انکی اہلبیت سے برگشتہ
ہوگئے اور کتب فریقین دیکھنے سے واضح ہوگا بالاتفاق کہ بعضے بعضے انمین بہت
مقرب تھے مگر نفسانیت بد بلا ہے خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے از بس ہویدا ہے کہ
وہ جو باوصف اصحاب ہونے پیغمبر صاحب کے اسطرح جانب شمال سے آوین گے
جنکا ذکر پیغمبر صاحب نے یہ کچھہ فرمایا وہ وہ لوگ ہون گے جو اہلبیت رسول کی اطاعت
سے یعنی رسول مقبول اور خدا تعالے کی اطاعت سے باہر ہوگئے اے عزیز یہ وہ اصحاب
ہونگے جو پیغمبر صاحب سے سن چکے تھے کہ خود فرمایا کہ یہ آیت تطہیر میرے اور علیؑ اور

فاطمہؑ اور حسنینؑ کے حق مین نازل ہوئی اور دس مہینے تک دیکھے چکے تہے کہ خود
دروازہ پر جناب سیدہؑ و دو جہان کے ہر صبح کو الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا اہل بیت النبوۃ فرماتے
تہے اور یہہ آیت تلاوت کرتے تہے اور پہر یہہ صواحب بعد پیغمبر صاحب کے اِس آیت کو ازواج
کی شان کی آیات مین شامل کرنے لگے اور اجماع بنی ہاشم اور اہلبیت کے خلاف رائے
ظاہر کرنے لگے جن اہلبیت کا خلاف بعینہ خلاف رسولؐ خدا ہے کیونکہ احادیث متواترہ
فریقین سے مثل حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ اور حدیث منزلت اور آیات قربیٰ
وغیرہا سب کہ اپنی اپنی جگہہ سب بتشریح لکہی گئی ہین ازبس ہویدا ہے کہ اِن
نوری اجسام اہلبیت طاہرہ یعنی علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کے حق مین کیا کیا کچھہ
فرمایا چنانچہ اوپر بہی تہوڑا سا ذکر کیا گیا یہانتک کہ اِن اہلبیت کے اتباع کو عین
اتباع خدا و رسولؐ فرمایا انکی عظمت اور فرمانبرداری کو برابر تعظیم و فرمانبرداری قرآن
ایزد منان کے ارشاد کیا اِن سے لڑنیکو بعینہ لڑنا اپنا ارشاد کیا انسے صلح رکھنی
بعینہ اپنے سے صلح ارشاد کی بالاجمال اور بالعموم کے علاوہ واسطے ہر ایک اِس
نوری جسم کے جداگانہ جو جو کچھہ ارشاد کیا ہر ایک کی ہدایت فضیلت مین بتفصیل مذکور
ہے المختصر کہ صواعق محرقہ اور معجم طبرانی اور مسند احمد حنبل وغیرہا اکثر کتب سنت جماعت
اور تمام شیعہ سنی سب کے یہان سے ہویدا ہے کہ اگر تمام عمر کوئی شخص عبادت مین گذرانے
اور حج بیشمار کئے ہون اور نماز پڑہتے پڑہتے پاؤن سوج گئے ہون لیکن ایک سر مو
مخالفت علیؑ کی یا کسی اہلبیت کی ان پانچون نوری جسمون مین سے معاذ اللہ اِس
شخص کے دل مین ہو تو خاتمہ اِسکا بخیر نہیں حشر اُسکا منافق اور کفار کا ہوگا مولوی
محمد سالم دہلوی البخاری حنفی اپنی کتاب اصول ایمان مین جو فصل فضیلت مین

محبت مولائے مومنین علیہ السلام ہین اور ذکر آیۂ تطہیر مین لکھتے ہین عبارت
فارسی بہت صاف پُر مذاق ہے فقیر بعینہ نقل اُسکی جو کہ مناسب مقام ہے
لکھتا ہے - حضرت اُویس قرنی کہ کبار اولیاء اللہ و بہترین تابعین بودند بکمال محبت
کہ در جناب اہلبیت داشتند چون در کنارہ آب آواز طبل شنیدند پرسیدند کہ چہ واقعہ است
گفتند کہ میان علیؑ و معاویہ محاربہ است در حال بنصرت علیؑ متوجہ شدند درین اثنا
شہادت یافتند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الہی تو باحق خیر الانام بشیر خدا شاہ عالیمقام
بحق بتولؑ و حسینؑ و حسنؑ بداری مرا با امان و ہمین آنچہ از احادیث و اقوال علما بہ ثبوت
پیوستہ است در ذخایر عقبےٰ از عمر بن وشاس الاسلمی آمدہ کہ فرمود رسول خدا ہر کہ
دوست دارد علیؑ را بدرستیکہ دوست دارد مرا و ہر کہ دشمنی دارد بعلیؑ دشمنی دارد بمن
و ہر کہ رنجانید او را پس بدرستیکہ رنجانید مرا و ہر کہ رنجانید مرا پس بدرستیکہ او
رنجانید خدائے عز وجل را و اَخْرَجَ الدَّیْلَمِی عَنْ عَائِشَۃَ رض اِنَّہَا قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ص حُبُّ عَلِیٍّ عِبَادَۃٌ یعنی دوستی علیؑ عبادت است
قطعہ حب حیدر عبادت حق است - حب حیدر عنایت حق است ✧ ہر کرا حب حیدری
باشد - وایارو بہ بہتری باشد ✧ نیز طبرانی از جابر آوردہ کہ فرمود رسول خدا النَّاسُ
مِنْ شَجَرَۃٍ شَتّٰی وَاَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ شَجَرَۃٍ وَاحِدَۃٍ یعنی مردمان از درخت متفرق اند و من
و علیؑ از یک درخت ہستیم و فرمود رسول خدا اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَعَلِیٌّ سَیِّدُ الْعَرَبِ
رواہ الحاکم عن ابن عباس رض یعنی من سردار اولاد آدم ام و علیؑ سردار عرب است

چون حب مصطفےٰ ہمہ خلق واجب است	حب علیؑ و آل علیؑ نیز واجب است
بین نبیؐ و علیؑ ہیچ تفاوت مبین	جز کہ نبوت بر و ست ہست ولایت برین

پیمبر کہ بُد سرور انبیا علیؑ را بدان سرور اولیا

در تحفہ اثنا عشریہ مذکور است کہ محبت علیؑ فرض است مثل محبت

پیغمبر و دشمنی او حرام است مثل دشمنی پیغمبر بیت جز علیؑ بعد از محمد نیست

پیر او دست در دنیا و عقبےٰ دستگیر + و نیز گفتہ اند بیت حق حب احمد و مرتضےٰ

در ولائے آل شان بودن خدا ہر کہ او شد منحرف از این طریق دایما در جاویہ باشد

حریق + در ذخایر عقبےٰ از عبد المطلب بن عبد اللہ بن حطب آمدہ کہ گفت فرمود

رسولؐ خدا اے مردمان وصیت میکنم شمارا بحب خدا و حب برادر من علی کرم اللہ

وجہہ کہ ابن عم من است بدرستیکہ نہ دوست دارد او را امگر مومن خالص و نہ

دشمن دارد او را مگر منافق و از ابن عباس آمدہ کہ فرمود رسول خدا دوستی علیؑ

میخورد گناہان را چنانچہ میخورد ہیزم را آتش۔ اسد اللہ ساقی کوثر اسد اللہ حامی

محشر + اسد اللہ مظہر اسرار۔ اسد اللہ مظہر انوار + اسد اللہ ہادی رہبر اسد اللہ کاسر خیبر +

اسد اللہ سرور غالب + اسد اللہ رہبر طالب + یا علیؑ یا علیؑ بخوان ہر دم تا رہائی شود

ترا از غم نیستی گر تو با خدا داری حب احمد و مرتضےٰ داری + حب احمد ترا شود شافع

حب حیدر ترا شود نافع + روایت کرد ابی متوکل الباجی از ابی سعید خدری فرمود

رسول خدا فرمود حق تعالےٰ برائے من و علیؑ را داخل کنید در جنت کسی را کہ دوست

دارد شمارا و داخل کنید در نار کسی را کہ دشمن دارد شمارا۔ رسالہ ملا علی قاری در ذخایر

عقبےٰ از انس آمدہ کہ گفت رسول خدا بالا برآمد بر منبر و ذکر کرد کلام بسیار پس فرمود

کجا است علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ پس گفت علی حاضرم یا رسول اللہ پس

ضم کرد وے را بسینہ خود و بوسہ داد میان ہر دو چشم وے و فرمود باواز بلند یا معشر المسلمین

این برادر من است و ابن عم من و ھذا لحمی و دمی و شعرے
چه عجب وصل آنجناب باو ۔ لحمک لحمی است خطاب باو
پس چه فضیلے کنند کسے بمیان ۔ کرد برباد دین خود لعیان ۔ این پدر حسن و
حسین است که سید جوانان اہل بہشت اند این کشاینده در ہاے زمن و
شیر خدا و تیغ وی برزمین بر دشمنان علی لعنت خدا و لعنت کنندگان وحق تعالی
از دشمن وی بری است و من نیز بیزارم پس کسیکه دوست دارد که خدا و رسول خدا
بیزار شو از وے پس بیزار شود از علی پس باید که برسانند جمیع حاضران این خبر را
به غایب و نیز از ابن عباس آمد ہر که دشمن دارد علی را لعنت خدا بر وے و لعنت
لعنت کنندگان تا روز قیامت پس ازین معلوم شد که بغض حضرت علی کرم اللہ
وجہہ موجب کفر و خران آخرۃ است چنانچه گفته اند آنرا که دوستی بعلی نیست کافر است
گو مرشد زمانه و گو شیخ راه باش ۔ کسے را که بغض علی در سر است ۔ بتحقیق دانی که او
کافر است ۔ حب حیدر و ایمان در دل بداشت تا بیابی عیش در دار القرار ۔ حب حیدر ہر کرا
در دل بود ۔ او ز دنیا مومن کامل رود ۔ حب حیدر ہر که باشد در دلش ۔ در جنان
یابد ہمیشه پرورش ۔ حب حیدر کن بهر دم حرز جان ۔ تا ز ہر رنج و بلا یابی امان ۔
پند این مسکین را در گوش کن ۔ جام حب حیدری را نوش کن ۔ و گفت امام احمد
مَا جَاءَ لِاَحَدٍ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا جَاءَ لِعَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ یعنی نیامده کسی را
از فضایل و مراتب آنچه آمده است مر علی را و وجه کثرت ورود اخبار و آثار در فضایل
وی آنکه چون طایفه بنی امیه در شان وی کرم اللہ وجہہ تقصیر کرده و بغض و عداوت
را اراده و بالا آمده بر منابر سب میکردند و باعث سب دیگران می شدند و موافقت

کردند ایشان را خوارج بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ را نسبت بکفر میکردند معاذ اللہ
پس علمائے امیہ در اظہار فضائل وے بقدر رد و زجر کوشیدہ و ہر جاکہ درین باب
حدیثے یافتہ نقل کردند۔ گفت ابن عمر برادرے وار رسول خدا بیکدیگر و عقد مودت
و اخوت بست واین بعد از پنجاہ روز از قدوم مدینہ بود کہ آمد حضرت علی کرم اللہ وجہہ
درحالیکہ اشک میریخت ہر دو چشم او و لپس گفت برادرے وادی میان یاران خود
و برادرے نداری میان یا ہیچ یکے را پس فرمود رسول خدا تو برادر منی در دنیا و
آخرت و نیز وارد ہست کہ فرمود رسول خدا مَنْ لَمْ یَقُلْ عَلِیٌّ خَیْرُ النَّاسِ فَقَدْ کَفَرَ
کَذَا فِی مُخْتَصَرِ تَنْزِیْہِ الشَّرِیْعَۃِ لِلشَّیْخِ رحمہ اللہ چنانچہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
فرمودے علی ز بعد محمد زہر کہ ہست بہ ہست ٭ اگر تو مومن پاکی نظر بغیر مدار ٭ و نیز
گفتہ اند کہ بعد از خدا بزرگ بنی بعد از ان علی ٭ آگاہ شد کسے نہ ازین نکتہ
جز علی ٭ و نیز بو علی قلندر گفتہ اند ذکر علیؓ آل علی ہست خوش گوارہ بر قلب
عارفان خدا نفس استوار ٭ و نیز گفتہ اند ہیچکس از جز علی بہرۂ عرفان نیافت
ہر کہ توسل گرفت حکمت لقمان بیافت ٭ راہ ہمین ست یار گر تو بدانی بحق۔ ہر کہ بدین
راہ رفت روضۂ رضوان بیافت۔ و سند المحدثین عبد الحق دہلوی نور اللہ
مرقدہ در قصاید خود ذکر کردہ اند فرد و بعد نبی عالم اسرار غیب
عین علی ہیچ یکے را مگو۔ حب علی ہر کہ ندارد بشد۔ گرچہ مصلی است
مسلمان مگو۔ یہہ تہی بعینہا عبارت مولوی محمد سالم صاحب کی کتاب
کی اور فاضل عارف شیخ ابوبکر التائبادی کہتا ہے۔ گر منزل افلاک شود
منزل تو۔ وز کوثر اگر سرشتہ گردد گل تو۔ چون مہر علیؑ نباشد اندر دل تو

مسکین تو درنجھائے بے حاصل تو - اے عزیز یہ مضمون سراسر موافق احادیث فریقین اور فرمودہ رب خالقین کے ہے تفصیل اس کی آیتہ مودۃ فی القربیٰ مین بہ تشریح مذکور ہے شاعر ہندبھی مناسب اسی محل کے خوب کہتا ہے - بے حب اہلبیت عبادت حرام ہے - زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے - بالجملہ مقام غور سے منصف خبیر دیکھے یہ اہلبیت طاہرین وہ ہین جو خداتعالےٰ کے طاہر کئے ہوئے ہین اور فریقین کے بیان سے واضح ہے کہ انکے حق مین ایک آیت بلکہ ایک کلمہ تک عتاب کا کبھی نہین نازل ہوا برخلاف اورلوگونکے یہانتک کہ امہات معظمہ مومنین تک کے حق مین آیات عتاب دیکھ لین تو انکی فضیلت طہارت مین شامل کرنا ان کا انکی کسر شان صا اور حق تلفی ظاہر ہے اے عزیز ایمان کا وجود انھین پر منحصر ہے قرآن کے برابر انھین کے حق مین پیغمبر صا فرماتے ہین انکا منکر کہ حدیث ثقلین مین تشریح ہے خدا کا منکر انکا مخالف انکا منکر خدا کا مخالف غرض انکی تطہیر کا خدا وعدہ کرتا ہے تو انھین پاک صاف طیب طاہر جاننا چاہئے اور اس فضیلت عطائے ایزدی اور موعود باری مین ان کے غیر کو ہوائے نفسانی سے شامل کرنا صاف حق تلفی اور کسر شان ان کی ہے یعنی انکو مساوی کردینا ہے انکے کم رتبہ والون سے یعنی صاف انکا رتبہ گھٹا دینا ہے اور احادیث کثیرہ متواترہ مرقومہ صدر وغیرہا مؤلفہ فریقین سے دیکھ لے کہ انکا حق تلفی کرنیوالا خدا اور رسولؐ کا دشمن اور خدا و رسولؐ اسکے دشمن اور مستحق جہنم کا ہے - مولوی محمد سالم بخاری حنفی نے ذیل آیت تطہیر مین ثقات معتبرین اہل حق سے یہ ابیات لکھی ہین ٭

چہ گوئیم توصیف اہل عبا	فزون ہست ز تحریر و تقریر ما

چگفته شود وصفِ شان ایے پسر	کہ انوار حق اند بصورت بشر
گو آنہا بنودے جہان ہم نبود	نہ بودے کسے را ظہور و جود
نبود انس و جن و نبودی ملک	نبودے زمین و نہ بودے فلک
نہ بودے زمان و نہ بودی مکان	برائے ہمین شد ہمہ در عیان

رباعی

مقبولِ الٰہ اہل بیت اند	محبوب الٰہ اہل بیت اند
نورے کہ ازان ظہور عالم	آن نور الٰہ اہل بیت اند

شیخ فرید الدین احمد نیشاپوری گفتہ - قد التعدل باہل البیت خلقا فاہل البیت ہم اہل السعادۃ فبغضہم من الانسان خسر حقیقی وحبہم عبادۃ یعنی برابر مت کر کسی مخلوق کو ساتھہ اہلبیت کے پس اہلبیت وہ اہل سعادت ہین پس عداوت انکی جو انسان کرے وہ زیان کار حقیقی ہے یعنی نقصان دینی ہے اور محبت اُن کی عبادت ہے - ای عزیز جب ترجمہ اور تمام معانی بموجب مذاق اہل بواطن و معانی اور مذاق اہل ظاہر کے اور تصریح و تشریح اذہاب رجس اور تطہیر اور تاکید تطہیر اور سب نکات و لطافت مصرحہ صدر ظاہر ہو چکے تو منصف خبیر بدون تعصب نفسانیت کی بے شک و شایبہ ریب غور کرے کہ صاف اور صریح ظاہر ہے کہ یہ پانچون تن سب قسم کے گناہ کبیرہ اور صغیرہ اور خشم و عقاب اور غیظ و غضب اور غصہ ناحق اور نفسانی سے پاک اور مبرا ہوئے بموجب نص خدا تعالےٰ کے یعنی معصوم اور پاک ہین ان سب باتون سے اور جو کچھہ جس حالت مین ارشاد فرماوین عین صواب

اور مسئلہ کا جواب بموجب رضائے حضرت باری کے ہوا جسکو یہ معصوم کہین وہ معصوم اور جسے
غیر معصوم کہین وہ غیر معصوم یہ جسے مقبول کہین وہ مقبول جسے یہ مردود کہین
وہ مردود مغضوب انکا مغضوب الہی اور مقبول انکا مقبول الہی نافرمان انکا
نافرمان حق جل وعلی اور تابع فرمان انکا تابع فرمان کبریا چنانچہ اسی جگہہ سے ہی
کہ فرمایا رسول خدا نے انا اہل البیت اذہب اللہ عنا الفواحش چنانچہ اشارہ طرف
تشریح اسکے ہدایت اول مین گذرا یعنی فرمایا حضرت نے کہ ہم اہلبیت جو وہ
ہین کہ خدا تعالے سب بیہودہ اور بیفائدہ باتین ہم سے لیگیا اور صدور کسی
قسم کے گناہ کا یا صدور کلمہ لغو کسیطرحکا حالت غیظ و غضب مین بموجب ہوا
نفس اور غلطی نفسانی کی معاذ اللہ النبی ہووے تو فرمان خدا کہ صاف محتوی
اذہاب رجس اور تطہیر ہے اور ارشاد پیغمبر صاحب کہ متضمن اذہاب فواحش
یعنی لیجانا بیہودہ باتونکا ہے معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد خلاف واقع
ہووے نعوذ باللہ من ہذا الوساوس اے عزیز شیطان بڑا دشمن ہے انسان کا
چونکہ اعتقاد فضائل اہلبیت مصطفوی اعظم ترین ذریعہ نجات انسانی ہے تو
اسمین زیادہ تر یہ اغوا اور وسوسہ کوشش سے کرتا ہے جناب ہادی مطلق
اور حافظ حقیقی کے جناب مین رجوع اور الحاج ضرور ہے کہ آلہ العالمین بتصدق
اپنے پیارے محبوب اور اہلبیت کی رجز شیطانی اور وسوسہ نفسانی سے اپنی
حفظ اور حمایت مین سب مسلمانونکو رکھہ فقیر نے اکثر علما کے اقوال دیکھے وسوسہ
شیطانی سے کبھی آدمی کو ایسا بھی خیال آتا ہے اور شیطان دہوکا دیتا ہی
کہ اس آیت سے عصمت معاذ اللہ ثابت نہین کیونکہ خدا تعالے قرآن مین

سب اصحاب بدر کے حق مین بھی فرماتا ہے ولکن یرید لیطہرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون اور ایک جگہہ فرماتا ہے ویذہب عنکم رجز الشیطان تو اگر ایسے کامون سے عصمت ثابت ہووی تو چاہیے ساری اصحاب بدر وغیرہ اور لوگونکو بھی معصوم کہا جاوے اور اکثر دیکھنے مین آیا کہ بعضے لوگ اس قسم کے دہوکے کھاتے ہین اور دہوکے دیتے ہین لیکن نفس الامر مین تائید ایزدی سے اگر انسان لاحول پڑہے تو واضح ہوتا ہے کہ یہ دہوکا محض بے اصل اور صرف وسوسہ شیطانی ہے ای عزیز ان آیتون کو بغیر آیات ماقبل ومابعد ان کے زبان پر لانا مثل اسکے ہے جیسے آدمی صرف لاتقربوا الصلوٰۃ تو کہے اور وانتم سکاریٰ کو نوش کر جاوے۔ آیتہ تطہیر اور ان آیتون مین زمین وآسمان کا فرق اور قیاس مع الفارق ہے محض جہالت اور سفسطہ ہے انسان دیکھے کہ تطہیر کے معنی مین پاکی نجاست ظاہری سے اور عیب سے اور پاکی گناہ سے تو جہان نجاست ظاہری اور عیب کا قرینہ ہو تو وہان یہ مراد ہے جہان گناہ کا ہو تو وہان وہ مراد ہے پہلی آیت ایک ٹکڑا ہے اس آیت کا جو درباب وضو اور غسل اور تیمم کے نازل ہوئی ہے چنانچہ حق تعالیٰ بعد حکم وضو اور غسل اور تیمم کے ارشاد فرماتا ہے۔ مایرید اللہ علیکم من حرج ولکن یرید لیطہرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون یعنی خدا تعالیٰ ان احکام سے ارادہ تمہارے حرج کا نہین رکھتا لکن چاہتا ہے کہ تمکو پاک وپاکیزہ کرے اور تمام کرے نعمتین اپنی تمپر کا شکرکے تم شکر کرو اور اس سے پہلی آیت مین غسل اور وضو اور تیمم کے احکام مین تو صاف ظاہر ہے کہ اس آیت مین وہ طہارت مراد ہے جو وضو اور غسل اور تیمم سے بہم پہنچتی ہے نہ طہارت

گناہ ہونیسے کہ عصمت لازم آئی اور بہی اون احکام کی تنزیلنے ظاہر ہے کہ اتمام نعمت اتمام احکام دین ہے کہ ہر حکم برائے خود نعمت ہے کیونکہ مکلف اوس سے مستحق ثواب کا ہوتا ہے چنانچہ آیتہ اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی سے کہ تمام مسلمانون کے حق مین ہے ہویدا ہے اور دوسری آیت کی حقیقت کتب تفاسیر فریقین دیکھنے سے واضح ہوتی ہے کہ بالاتفاق سفر بدر مین پانی نہین میسر آیا اور اکثر اصحاب کو نہانی کی حاجت ہوگئی اور بسبب احتیاج غسل اور شدت پیاس اور ضرورت استنجا کی بہت حیرانی ہوئی اوسوقت شیطان نے اکثرون کے دل مین وسوسہ ڈالا کہ بہت تعجب کی بات ہی کہ ہم مسلمان ہین اور پیغمبر صاحب کے ساتھہ ہین اور جہاد کو جاتے ہین اور ایسی حالت مین مبتلا ہین سو حق تعالے نے اوس حالت مین نزول باران رحمت کو حکم فرمایا اور سب سیراب ہوئے اور غسل کیا اور وسوسۂ شیطانی رفع ہوا تب خدا تعالے نے آیت نازل کی وینزل من السماء ماء لیطہرکم بہ ویذہب عنکم رجز الشیطان یعنی خدا تعالے نازل کرتا ہے تمپر آسمان سے پانی تا کہ پاک کرے تمکو ساتہہ اوس پانی کے اور لیجاوے تمسے وسوسہ شیطان کو پر ظاہر ہے کہ یہان طہارت نجاست بول وغایت اور جنابت سے صاف مراد ہے کیونکہ صاف پانی کا نام خدا تعالے نے لیا ہی اور پانی سے پاک کرنا معنی عصمت کے نہین دیتا اور اذہاب وسوسہ جو کہ وہان پانی کے نہونے سے اوسوقت عارض ہوا تہا اذہاب عموم گناہ و عیوب نہین وہ وہی وسوسہ تہا جو پانی نہ میسر ہونے سے آگیا تہا۔ پانی میسر ہو گیا وسوسہ رفع ہوگیا۔ اس آیت مین بہی صرف یذہب عنکم رجز الشیطان کو بغیر جملہ سابق کے زبان پر لانا بمنزلہ اوسی کے ہی کہ لا تقربوا الصلوٰۃ کہنا اور وانتم سکاری نہ

کو کہا جانا اے عزیز آیت تطہیر مین غور کر کہ اذہاب رجس بہی کن معنون مین ہے اور تطہیر بہی کن معنون مین اور پہر تطہیر کی تاکید کس طرح پر ہے چنانچہ اوپر بہی ذکر ہوا اور آگی بہی انشاء اللہ ظاہر ہوتا ہے اور آیات مذکور الصدر کی اور اس قسم کے دہوکو محض وساوس شیطانی سے ہین اے عزیز غور کر بہ بین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا آیت تطہیر مین اذہاب رجس اول مذکور ہے اور بعد اسکے لفظ لیطہر اور بعد اسکو پہر تطہیر اور پہر تفسیر کرنا پیغمبر صاحب کا ساتہہ اذہاب فواحش کے اور پہر علاوہ ان سب باتون کے اور روایات و احادیث متفق علیہا فریقین کے وجہ خاص ان اہلبیت کے لئے ہین کب کسیکو نصیب ہین بالجملہ صاحب بصیرت اور منصف صفا طینت پر ان سب مراتب مفسرہ و مصرحہ سے ہویدا ہے کہ ان پانچون نوری جسمون سے حق تعالے نے ہر طرح کی برائی کیا ظاہری کیا باطنی سب قسم کی مذموم باتین معصیت کی اور غصہ اور سختی اور تندی اور تیزی نفسانیت کی غرض گناہ صغیرہ کبیرہ عمداً اور سہواً وغیرہ سب بُری باتین لے لین یہی انکا غضب و غصہ بحسب ظاہر بسبب لحوق و عروض جسمیت ظاہری کے اگر اہل ظاہر کو تغیر اور تبدیل رنگ اور وضع گفتگو سے کسی بات مین ظاہر ہوتا بہی تہا تو وہ بحیثیت نفسانیت نہین تہا بلکہ اوسے غصہ اور غضب الٰہی جاننا چاہیے چنانچہ احادیث متواترہ لیغضب اللہ لغضب الفاطمہ یعنی غضب ہوتا ہے خدا تعالے کے ساتہہ غضب فاطمہؑ کے اور حدیث من اغضبنی فقد اغضب اللہ اور یا علیؑ حربک حربی اور انا و علیؑ من نور واحد اور الحسنؑ و الحسینؑ نوران من نور رب العالمین وغیرہا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور مدارج النبوت شیخ عبد الحق دہلوی اور مصابیح اور مشرف النبوۃ اور مسند احمد حنبل وغیرہا مین کہ جو

سب کتب سنت جماعت کی جو ہان کی ہین اور کتب شیعہ مین بہی بالاتفاق موجود ہین بہت تفصیل و تشریح سے اپنی جگہہ مرقوم ہین تفصیل اسکی اجمال کی ہے اے عزیز قرآن مجمل ہے اور قول رسول اور اہلبیت اُن کی کا اُسکا مفسر اور مفصل ہے ارشاد ان بزرگونکا عین معانی قرآن ہے تفسیر آیہ فاسئلوا اہل الذکر مین مفسرین فریقین کے ماننے واضح ہے کہ اہل ذکر اہلبیت ہین اور فی الحقیقت اگر خدا تعالے ہر قسم کی معصیت اور خشم و عقاب اُنسے نلیجاتا تو کیونکہ اُن کا غضب عین غضب الٰہی ہوتا اے عزیز دیکہہ یغضب اللہ لغضب الفاطمہ مین غضب مقید کسی وقت کا نہین معلوم ہوتا ہے اگر معاذ اللہ کبہی غضب انکا خطائے لبشریت سے غیر حق ہوتا یعنی اُنسے عمداً یا سہواً خطا ممکن الصدور ہوتے تو ہر ظاہر ہے کہ کیونکر پیغمبر صاحب ایسا کلمہ فرماتے اور معاذ اللہ انکا غضب ناحق سے کیونکر خدا غضب ہوتا اسی جگہہ سے واضح ہے کہ مومن راسخ الاعتقاد تابع فرمان خدا و رسول کو کبہی نہین چاہئے کہ انکی غصہ اور غضب کو نفسانیت اور حیثیت بشریت سے خیال کرے بلکہ معاذ اللہ ایسے خیال سے صاف اتباع حکم خدا و رسول سے باہر ہو جاتا ہے معاذ اللہ جسپر یہ غضب ہون اگرچہ بظاہر بیحد و بے انتہا محاسن ظاہری اور زہد اور پرہیزگاری ظاہری رکہتا ہو لیکن بموجب حکم خدا و رسول وہ مغضوب الٰہی ہے دلی اس سے بیزاری واجب اور لازم ہے اور دعا کرنی چاہئے کہ خدا محفوظ رکہے اپنے اور اپنے رسول اور آل رسول کی غضب سے آمین رب العالمین فقیر نے دیکہا ہے بعضے علمائے ظواہر سنت جماعت کو کہ وہ مقابلہ مین علمائے شیعہ کے غضب جناب سیدۂ دوجہان کو غضب نفسانی لبشریت معاذ اللہ تعبیر کرتے ہین بلکہ بعضی کتابون مین بطریق رد و کد دیکہا گیا اے عزیز فقیر کو اس تنازع سنی اور شیعہ اور منازعت لفظی تعصب سے

کچہہ غرض نہین غرض فقیر کی صرف ہدایت ہی خالصتہ للہ منصف کو لازم ہے غور کرے
کہ اہلبیت کی فضیلت کیسکے جاننے سے اور صراط مستقیم اختیار کرنے سے فقیر کو کوئی نفع
دنیاوی کسیطرحکا نہین متصور ہان جو فقیر کی التماس تصریح اور تفصیل سے کہ بوشنا ہم
نفسانیت کرتا ہے اگر کسی بنی نوع الناسکو کہ اشرف مخلوق خالق عالم ہے راہ ہدایت
اور اعتقاد درست باعث ذریعہ نجات اخروی اُسکا ملگیا تو امید ہے کہ فقیر بہی روبرو
حبیب و محبوب پروردگار عالم کے سرخرو ہووے ہر بشر کو لازم ہے کہ بغیر رسم و تلقین
اسلاف کے اصل حقیقت اور ماہیت پر غور کرے جو بات سنی و شیعہ فریقین کی ہانسے
ہویدا ہے پہر خواہ عالم یا جاہل کوئی کسی فرقہ کا مان باپ یا بہائی یا جورو یا خصم غرض کوئی
خویش و اقربا خلاف اِسکے کہے یا برا مانے اُسے ناچیز محض سمجھے شفاعت حشر کو
پیغمبر اور انکی ال اہلبیت نوری اجسام پر منحصر ہے وہان کوئی عالم غیر عالم کنبہ قبیلہ
کام نہین آیگا غور کیا چاہیے سنی و شیعہ سبکے ہانسے جب واضح ہے یغضب اللہ
لغضب الفاطمتہ پہر کیونکر کوئی مسلمان غضب فاطمہ کو غضب نفسانی مثل اور بشر و نکے
خیال کر سکتا ہے مگر یہ کہ درحقیقت منکر ہو خدا اور رسول کا اور حقیقت مین وہ
خود دشمن ہے جناب سیدہ دوجہان کا کیونکہ سوا دشمن کے کسے اور کے مُنہہ سے
ایسا کلمہ نکل نہین سکتا ہان دشمن شدت اور غلبہ غیظ و غضب مین ایسا کلمہ
کفر کا بہی کہہ سکتا ہے غرض جب یہ ہر قسم کی برائی اور عصیان و گناہ نفسانی سے
بری اور پاک طاہر ہوئے تو یہی معنی ہین عصمت کے ۔ اے عزیزا نہین معصوم
طیب طاہر جاننا چاہیے یعنی جیسے کہ بچہ ماکی پیٹ سے پیدا ہوتا ہے اور جمیع گناہ
صغیرہ و کبیرہ سے پاک اور بری ہوتا ہے وہی حال ہے اِن پانچون نوری جسمونکا

کیونکہ جب ذات واجب الوجود ان کے اذہاب رجس اور تطہیر پہ مستقیم ہو تو پھر تو تھم الفاع صدور گناہ صغیرہ وکبیرہ خواہ عمداً خواہ سہواً یعنی چہ بلکہ انسان کو ایسا خیال وسوسہ شیطانی کفرستان مین پہنچاتا ہے کبھی شر شیطان سے بعض بنی نوع انسانکو یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ معاذ اللہ اس آیتہ سے افادہ عصمت اصلاً نہین اور شیطان اپنے استحکام وسوسہ کے لئے انسان کو یہ خطرہ ڈالتا ہے کہ اگر خدا تعالےٰ کو عصمت منظور ہوتی تو بہ صیغہ ماضی فرماتا یعنی یون فرماتا واذہب عنکم الرجس وطہرکم تطہیرا۔ اور آیہ مذکور مین خدائے تعالیٰ بہ صیغہ مضارع فرماتا ہے یعنی بہ صیغہ یذہب اور یطہر۔ اے عزیز خدا محفوظ رکھے وساوس شیطانی اور شامت نفس سے اگر انسانکو تائید ازلی سے ہدایتہ نصیب مین ہے تو غور کر سکتا ہے کہ یہ وسوسہ محض سفسطہ ہے کیا پوچ لچر خطرہ ہے اس مبتلائے اغوائے شیطانیکا کسواسطے کہ عقیل وخبیر تھوڑا سا پڑھا لکھا آدمی بھی ادنیٰ غور وتامل سے جان بوجھ سکتا ہے کہ ارادہ جو زمان ماضی مین بہم پہنچا ہو جبکہ اظہار تھا اور استمرار اسکا زمانہ حال و استقبال مین منظور ہوتا ہے تو اسے بہ صیغہ مضارع لاتے ہین چنانچہ اگر کوئی شخص مثلاً اکیس برس سے ارادہ کسی بات کا رکھتا ہو تو عربی مین کہتا ہے کہ ارید اور فارسی مین کہتا ہے کہ ارادہ دارم اور ہندیمین کہتا ہے کہ ارادہ رکھتا ہون مین اور اسیطرح سے جب کہ افادہ تجدد اور دوام کا مراد ومقصود مین مطلوب ہوتا ہے تو اسکو بھی بہ صیغہ مضارع استعمال کرتے ہین مثلاً قول حق تعالیٰ جل جلالہ۔ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء ویرید الشیطان ان یضلہم اور سوا اسکے بہتیری ایسی مثالین لاتعد ولاتحصےٰ مین پر ظاہر ہے کہ ارادہ شیطان کا

واقع کرنیمین بغض اور عداوت کی اور گمراہ کرنیکی ابتداسی ہی لیکن اس ارشاد کیواسطے
اظہار اور استمرار اس ارادہ کی اور واسطے فائدہ دینے اس بات کی کہ ارادہ اوسکا اسطرح
کا ہیکہ مجددا ایقاع عداوت اور ضلال کرتا ہوے ارادہ اور مراد اُسکے دونو بہ صیغہ
مضارع استعمال فرمائی اے عزیز غور کر تو صاف واضح ہے کہ یہان نکتہ از بس لطیف
ہے از بسکہ بلکہ عصیان جب تک کہ موجود ہے صدور معاصی ہر صورت انسانی
سے ممکن معلوم ہوتا ہی اسیواسطے واسطے اظہار امتناع اسکے آیہ کریمہ تطہیر مین حق
جل علے نے ارادہ اور مراد دونو بصیغہ مضارع استعمال فرمائے تاکہ دلالت اوپر تجدد
اور دوام کے کرے یعنی ای اہلبیت جسوقت کوئی رجس چاہے کہ تم تک پہنچے حق تعالیٰ
مجددا اذہاب مین اُسکے ارادہ رکھتا ہے اور رکھیگا اور پاکیزہ رکھتا ہے اور رکھیگا
پاکیزہ رکھنا اور بالاتفاق ملکہ عصیان معصوم سے معدوم نہین کہ انتفا اُسکا موجب
انتفا ترتیب خبر اکا ہو ہر عاقل لطافت مین ان معنونکی غور کرے تو کیفیت اُٹھا
سکتا ہی کہ آیہ تطہیر اس طرح دلالت اوپر افادہ معنی عصمت کے رکھتا ہے کہ بہتر اس سے
کوئی معنی نہین اطفال میزان خوان تک جانتے ہین کہ صیغہ مضارع حال اور استقبال
دونو کیواسطے بہی ہے کبہی شر شیطان سے ایسا وسوسہ بعض انسان کو ہوتا ہی
کہ خیر بعد نزول اس آیت کے یہ سب باتین درست لیکن قبل از ورود اس آیتہ
کے وقت تولد سے تا حین نزول آیہ مذکور معاذ اللہ صدور گناہ انسے ہوا ہو اور
معاذ اللہ وسوسہ شیطانی سے ایسا خدشہ ایسے انسان ڈالتے ہین کہ توبہ توبہ اگر پہلے
سے بہی یہ نورانی جسم طاہر اور پاک سب طرحکی رجس سے ہوتی تو معاذ اللہ فرمان
حضرت سبحان کیچہ معنی نرکہے کیونکہ پاک کو کوئی نہین کہتا کہ مین چاہتا ہون کہ پاک

کرون اے عزیز یہ خدشہ بہی محض وسوسہ شیطانی سے ہی خبردار ہو شیار ہو شان رسول وآل رسول وہ شان ہے کہ ایک ذرا اسو رعقیدگی سے انکی جناب ہین آدمی کا مطلق ٹہکانا نہین نرا کافر ہوجاتا ہے اوّل توجاننا چاہیئے کہ جب ارادہ ماضی یانیکا یعنی قدیمی ارادہ بصیغہ مضارع لاتے ہین تو یہ وسوسہ بہی مردود ہے دوسرے جاننا چاہیے کہ صرف اور اذہاب کا جیساکہ ازالہ امر موجود مین استعمال کرتے ہین ایساہی منع طریان مین بہی استعمال کرتے ہین جیسے کہ قول عرب مین کہتے ہین

صرف اللہ عنک کل سوء یعنی پہیر دیوے خدا تعالیٰ تجہسے ہر بدیکو۔ اور اذہب اللہ عنک کل محذور یعنی لیجاوے تجہسے خدا ہر محذور کو تو مقصود اس دعا مین یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کوئی بدی اور کوئی محذور تجہے نہ پہنچاوے کسواسطے کہ اس دعا کو خاص واسطے صاحب سوء اور محذور کے مخصص نہین کیا ہے یعنی جو کہ بدی اور محذور مین مبتلا ہین اسکو بہی یہ دعا کہتے ہین اور جو کہ مبتلا نہین ہین انکے لیئے بہی کہتے ہین اور پر ظاہر ہے کہ مفسرین اور محدثین فریقین خاصتہً فخر رازی اور امام زاہدی وغیرہ جیسے ذی علم وذی رتبہ مشہور مفسر سنت جماعت کے اور تمام مفسرین شیعہ کے لکہتے ہین کہ مراد رجس سے جمیع گناہ ہین تو ظاہر ہے کہ اذہاب رجس یہان منع طریان مین مستعمل ہے تو معنی تطہیر طاہر رکہنے کے ہین یعنی خدا تعالےٰ ارادہ رکہتا ہے کہ طاہر رکہے تم کو طاہر رکہنا چنانچہ فقیر نے ابتدا ترجمہ مین بسط و تفصیل سے لکہا ہے اور گواہی اسکی خود پیغمبر صاحب کی زبان مبارک کی دعا ہے جو جامع الاصول مین بیچ حرف دال کے لکہی ہوئی ہے اور یہ کتاب بہت معتمد سنت جماعت کے ہان کی ہے وہ یہ ہے کہ آپ دعا کرتے تہے

اللھم طہرنی من الذنوب یعنی اے بارخدایا طاہر رکھہ تو مجھکو گناہوں سے۔ اے عزیز اگر کوئی مبتلائے اغوائے شیطان دہوکا دیوے تو اُسکو یہ دعا خاص زبان مبارک کی جو بعد مشرف ہونے خلعت پیغمبری کی بارگاہ حضرت باری مین از راہ عجز و نیاز کے اکثر کرتے تھے پڑہکر سنا پر ظاہر ہے کہ پیغمبر صاحب بعد مشرف ہونے پیغمبری کے تو اُس مبتلائے اغوائے شیطانی کے نزدیک بھی معصوم تھے جو قبل بعثت پیغمبری اغوائے شیطان سے اپنی طیب طاہر پیغمبر کو معصوم نہ سمجھے اب وہ غور کرے کہ پیغمبر صاحب جبکہ حالت پیغمبری مین طاہر تھے تو اِس دعا کی کیا معنی ہونگی اُس مبتلائے وسوسہ اور غضب الٰہی کے عقیدہ مین ارشاد پیغمبر صاحب کو ایسی حالت مین کیا تصور کیا چاہئے بموجب اسکے قول کے تو پاکیزہ کو نہین چاہئے کہنا کہ الٰہی مجھے پاک کر۔ اے عزیز دیکھہ لے تو معنے یہان بھی یہی ہین کہ بارخدایا پاک رکھہ تو مجھے گناہوں سے یعنی پاک تو کیا ہے تونے ہمیشہ پاک رکھہ اسیطرح جیسے خدا تعالیٰ کے ارشاد مین مراد ہے کہ اہلبیت کو جمیع گناہون سے ابتدا ہی سے پاک کیا ہے اور آیندہ بھی پاک رکھیگا اور دعا کرنے پیغمبر صاحب کے واسطے اظہار عجز و انکسار عبدیت اور تعلیم تہذیب اخلاق امت کی ہے چنانچہ اکثر دعائین اہل بیت کی اِس اِس مضمون عجز و انکسار کی ہین کہ انسان کی رونگٹے کہڑے ہو جاوین۔ اے عزیز اِس قسم کی مضامین محض واسطے اظہار عجز و انکسار لوازمہ عبدیتہ کی جناب معبود حقیقی ہین اور واسطے عبرت اپنی امتی اور پیرودن کے اور اُنکی تعلیم کے لئے ہین ورنہ وہ نوری جسم طاہر ہے آیات قرآنی اور خود اُن کے احادیث سے کہ سب قسم کی گناہوں سے پاک اور مبرا ہین جیسے کہ اوپر تفصیل سے

لکہا گیا صدق اللہ وصدق رسولہ بالجملہ یہ پاک اور طاہر ہین وقتِ تولد سے وقت وفات تک غور کرکر سنی شیعہ سبکی ہاں سے واضح ہوچکا کہ اجماع ہے تمام اہلبیتؑ اور بنی ہاشم کا اور امہات مومنین اور اصحاب رسول امین کی مرویات سے بہی واضح ہوچکا کہ یہ آیتہ پانچون نوری جسمون کے حق مین ہے جن مین خود پیغمبر صاحب بہی شامل ہین اب اگر معاذ اللہ ایسا خیال کیا جاوے کہ قبل از ورود آیتہ یہ جناب معصوم نہین تہے تو دیکہہ ہوشیار رہو ایسا خیال کرنیوالا ہرگز دائرہ ایمان مین داخل نہین رہ سکتا غور کرکہ پیغمبر بہیجا ہوا خدا تعالیٰ کا ایمان انسانکو تب نصیب ہی جب پیغمبر کو ویسے سچا پیغامبر جانے یعنی پیغمبرؐ صاحب جس حالت مین جسطرحکا حکم لاوین اور فرماوے خواہ اسکو نفس بمقتضائے بشریت کے قبول کرے یا نکرے فرمان پیغمبرؐ صاحب کو عین فرمانِ خدا واجب الاطاعت سمجہے اے عزیز دیکہہ تفسیر آیتہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول مین کہ اطاعت رسول کو کسی وقت کا مقید خدا تعالیٰ نہین فرماتا اگر معاذ اللہ معاذ اللہ پیغمبر تا قبل از ورود آیہ معصوم نہ تصور کئے جاوین تو غیر معصوم کے اطاعت مثل اطاعت اپنے کے خدا تعالیٰ کیونکر ارشاد فرماتا معاذ اللہ معاذ اللہ پہر ہم مین اور تم مین اور پیغمبرؐ صاحب مین کیا فرق رہتا۔ یہ بات تمام کتب تفاسیر و تواریخ واحادیث سب فرقون مسلمانون سے ہویدا ہے کہ پیغمبرؐ صاحب چالیس برسکے عمر مین ناموراظہار بعثت دعوت و نبوت اور محکوم انذار ہوئے اور تیرہوین سال مین بعد اسکے مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی اور مدینہ منورہ مین یہ آیہ نازل ہوئی تو بفرض و تقدیر معتقد وساوس اور مبتلائے شر شیطانی کے اگر قبل از ورود آیہ معاذ اللہ

پیغمبر صاحب کو مصدر عصیان صغیرہ وکبیرہ عمداً یا سہواً گو بہ بشر شیطان سے تصور کرے تو پر ظاہر ہے کہ اتنے دنون تک باوصف مبعوث نبوت اور واجب الاطاعت ہونے پیغمبر صاحب کے قول اور فعل پیغمبر صاحب کا قابل اعتماد و اتباع نہ ہے اعوذ باللہ من ہذا لوساوس کسواسطے کہ جب قول انکا جایز الخطا ہوا تو کیا معلوم ہے کونسا قول نفسانیت سے ہے اور کونسا بموجب حکم خدا انکے کونسا خطا ہے کونسا صواب پر ظاہر ہے کہ کسی پیغمبر کی امت مین سے کوئی شخص ایسا نہوگا جو اپنی مانے ہوئے پیغمبر کو معاذاللہ کبہی دروغ گو بہی تصور کر سکے یا کسی طرحکا عیب لگاوے الا مبتلائے وسوسہ شیطان ہو ایسے نابکار لوگونکو ہرگز قطار مین اہل ایمان کی شمار کرنا نہین چاہیئے اے عزیز طالب ایمان کو لازم ہے کہ قول اقوال اس قسم کے مبتلائے وساوس شیطانی کے جب سنے یا دیکھے تو قایل اسکا کیسا ہی ظاہر العلم عالم فاضل ذی رتبہ دیکہلائی دیوے اور کیسا ہی شیخ یا شاہ مشہور ہو تب بہی اصلا و مطلقا اعتماد اُس کا نہ کرے اُسی شیخ بجدی جانے اور لازم ہے کہ لاحول پڑہے کتب تفاسیر اور احادیث مرویہ اہلبیتؑ و اصحاب شیعہ سنی سبکے ہانسے بالاتفاق ہویدا ہے کہ پیغمبر صاحب اور اونکی اہلبیتؑ نوری جسم مہد سے لحد تک معصوم تھے صرف ایک فرقہ کا کوئی ملا مولوی اگر ایک بات کہے اور وہ مخالف ہو عقل و نقل یعنی قرآن و احادیث کے تو اسپر ہرگز اعتماد و اعتقاد نہین چاہیئے حدیث کا مقدمہ بہت نازک ہے ہزارہا احادیث بنی امیہ کی حکومت مین وضع ہو گئی ہین اور ہزارہا احادیث مین خلط ملط نسخ مسخ ہو گیا ہے قربان جائیے اپنے پیارے پیغمبر کے اسی لیئے وہ تدارک

ان حرکات کا پہلے ہی سے فرما گئی یہ بہی معجزہ ہے پیغمبر صاحب کا فریقین کے ہان سنے و اصح ہے
کہ فرمایا آپ نے کہ جسوقت کوئی حدیث تم سُنو تو اسکو رد کرو طرف قرآن کی یعنی رجوع
کرو اور تطبیق دو قرآن سے موافق ہے تو جانو کہ میرا فرمودہ ہے اور نہین تو جانو کہ
جہوٹ ہے اور قرآن مین موجود ہے خدا تعالے فرماتا ہے فان تنازعتم فی شئی فردوہ
الی اللہ و الرسول انکنتم تومنون باللہ و الیوم الاخر ذلک خیر و احسن تاویلا یعنی اگر
منازعت واقع ہو تم مین بیچ کسی چیز کے امور دین و دنیا کی پس پہیر دو تم اُسکو طرف خدا
و رسول کے اگر تم ہو ایمان لانیوالے ساتھہ خدا اور روز قیامت کے یہ بات بہتر ہے
اور نیک زیادہ از راہ تاویل یعنی عاقبت اور انجام کی اے عزیز جو حدیث خلاف قرآن
اور احادیث متفق علیہا ہو اوسی قرآن اور احادیث متفق علیہا سے تطبیق ضرور ہے
اے عزیز اس جگہہ سے بہی ظاہر ہے کہ فرمودہ رسول مقبول عین فرمودہ حضرت باری تعالے
ہے۔ اے عزیز یاد رہے کہ فقیر وہ حدیث اور وہ روایت لکہتا ہے جو فریقین کے
ہان باتفاق موجود ہے مین نے کتب احادیث شیعہ مین کہ اُن کے ہان یعنی احادیث
موثقہ مین سند توثیق اُن کے اہلبیت طاہرین رسول مقبول سے ہے جو حدیث دیکہی
اور اُسکو متروک العمل اور برخلاف پایا رسم و رواج سنت جماعت سے تو مینے بہت
کوشش کی اُسکی تلاش مین بیچ کتب سنت جماعت کے بعد سعی اور کوشش کے
یہ بات مین نے اختیار کی کہ جو حدیث کہ شیعہ کی کتاب مین پائی خواہ بعینہ خواہ قریب
اور موافق اُسکے جو مضمون سنت جماعت کی کتب احادیث و تفسیر مین
پایا تو ساتہہ حوالہ لفظ متفق علیہا اور پہر بہی بحوالہ نام کتاب کے لکہا اور جو نہیں
تہی جو ایک ہی فرقہ کی ہان ہے اُسے نہ لکہتا لیکن اے عزیز مین نے فضائل رسول

و اہلبیتِ رسول مین بہی عجب معجزہ دیکہا باوصفیکہ دونو فرقون کی کتابون سے ہویدا ہی
کہ بنی امیہ خصوص یزید کے باپ کے وقت مین اہلبیت کے فضائل کے مٹنے مین
اور برخلاف انکی وضع احادیث مین بہبت کوشش ہوئی لیکن یہ ایک ذرہ اسا
نمونہ ہے دلائل فضائل سے اِن افضلان اشرف المخلوقات خالقِ ارض و
سمٰوات کے کہ انکی فضائل مین کوئی مضمون حدیث نہین دیکہا جو فریقین کے
ہان نہو اگرچہ رسم و رواج اکثر سنت جماعت مین خلاف اُسکے دیکہا جاتا ہے
بلکہ کتب عقائد مین انکی صاف خلاف احادیثِ موجودہ اُن کی کتب کی پایا جاتا ہے
اے عزیز فقیر کو اصلاً و مطلقاً غرض مناظرہ اور تعصب مذہبی سے نہین یہ مقولہ فقیر کا
صرف بیان واقع بغیر لاگ لپیٹ کے بے قصد تعریض و کنایہ کے جان بلکہ
فقیر بفحوائے مضمون مقال شاعر شیراز علیہ الرحمہ خواہی سپید جامہ و خواہی
سیاہ پوش + تعرض لقب سے کچہہ غرض نہین رکہتا یہ جو حوالہ کتب مین بہ تعبیر قید و
تصریح القاب شیعہ اور سنّی عرض کیا کرتا ہے یہ محض نظر بر شہرت اِن دونو
فرقون کے اور صفر اشکنی علمائے ظاہری کے ہے کہ وہ خاص حوالہ سے اپنی علماء
کے کتابون کے سرنگون ہو سکتی ہین اور چون و چرا نہین کر سکتی اے عزیز فقیر کو
خالصۃً للہ صرف ہدایت عام مقصود ہے اے عزیز یاد رہے کہ مرید کو لازم ہے کہ
بجان و دل پیرو ہو اپنی پیر کا طالب ایمان غور کرے کہ پیغمبر صاحب اور اہلبیت
انکی سب اہل اسلام کے پیر اور پیر زادہ ہین کتب سیر اور حدیث سے ظاہر ہے
کہ ہدایت کرنے مین کسقدر صرف ہمت تہی انکو باوجودیکہ لوگ انکو اذیت پہنچاتی
تہے اور کس کس طرح کی تکلیفین دیتے تہے لیکن وہ خیر خواہی مین اُن نادان اور

ناواقفون کے باوصف اپنی تکلیف اٹھانیکے کوتاہی نہین کرتے تھے اے عزیز
عقلاً بھی دیکھہ لی کہ خالصۃً للہ وہی امر ہے جسمین اپناکوئی فائدہ دنیاوی نہو
اے عزیز جو جامہ کہ اُن کو خدا تعالےٰ نے عطا کیا تہا وہ کیا جان ہے کسی کی کہ
مثل ایک سرتار اسکی کام مین لاسکے لیکن مرید اور پیرکو واجب اور لازم ہے کہ
حتی الوسع اپنے پیر کی پیروی مین کوشش رکھے اور مضمون اس آیت مشحون
لایخافون لومۃ لائم کو ہمیشہ پیش نظر رکھے خوشنودی خدا اور رسول کو ہر وقت اور ہر لمحہ
سب باتونپر مقدم رکھنا چاہیے فقیر نے اختیار عقیدہ باپ دادا بہائی بند
کنبہ قبیلہ کی عقاید دیکھہ کر نہین کیا اور قرآن اور احادیث سے بھی یہی ظاہر
ہے کہ اختیار عقائد بفحوای انا وجدنا ابارنا کہ یہ مقولہ کفار کا تہا نہین کرنا چاہیے بلکہ
جو کچھہ پیغمبر صاحب پروردگار عالم کے ہانسے لائے ہین اور انہون نے اور اُن کی
اہلبیت نے کیا اور فرمایا اُسپر عمل کرنا چاہیے اور اُن عقائد کو دل مین مستقیم کرنا چاہیے
اس مین مان باپ خویش اقربا برا مانین یا چہوٹ جاوین تو پرواہ کرنی نہین
چاہیے اے عزیز یہ مقام بہت نازک ہے کتب سیر اور تواریخ دیکھنے سے بشرطیکہ
انسان عقل اور ادراک صحیح رکھتا ہو تو کیفیت اٹھا سکتا ہے فقیر نے اکثر فرقون
کی کتابین دیکھین کتب تاریخ سے عجب عجب طرح کی حال ظاہر ہین فقیر کو ابتدار
حال سے تحقیق کی طرف بہت نظر رہی اکثر علمار فریقین اور بیشتر نقرا سی بمد نظر
اسی غایت اور غرض کی ملاقات کی استفادہ علوم رسمی وظاہری بھی شیعہ سنی
دونو فرقہ کے عالمونسے کیا علمار کو بیشتر مبتلائے نفسانیت پایا ہان فریقین مین
حسن عالم کو فقیر کے صحبت کا کچھہ چسکا لگا ہوا پایا اسمین کچھہ کیفیت پائی ورنہ ناگفتہ

ہی خوب جو غور کیا تو واضح ہے کہ علمانے مختلف حیثیات نفسانی سے کہ تفصیل
مین اسکے وقت صرف کرنا فقیر محض تضیع اوقات اور خلاف مقصود مانحن فیہ جانتا ہے
عجب طرحکی افراط تفریط کرڈالی ہے اگر تفصیل اور تصریح اس قسم کے امورات کی
اس جگہہ لکہی جاتی ہے تو مقدمہ طول کو پہنچتا ہے اور اصل مقصود بیان فضائل فوت
ہوتا ہی اس مقدمہ مین رسالہ ہدایت العوام مین فقیر نے کچہہ تفصیل سے لکہا ہے
جس کسیکو دیکہنا منظور ہو تو اسمین دیکہے اور اختیار لقب مین ہدایت فضیلت
اتباع و دوستداران اہلبیت مین انشاء اللہ لکہا جاویگا۔ کتب عقاید اور تفاسیر
واحادیث فرقہ شیعہ مین بالاتفاق پایا گیا اور عند المذاکرہ بعض شیعہ صاحبون سے
جو سنا ہی گیا تو واضح ہوا کہ یہ البتہ پیغمبرؐ کو اور اونکی اہلبیتؑ کو بے شک و شبہہ
وقت تولد سے وقت وفات و شہادت تک معصوم جانتے ہین اور کسی طرحکا
سہو اور خطا عمداً یا سہواً کبہی کسیطرح کسی حالت مین ان سے نسبت نہین دیتے
کتب عقاید سنت جماعت مین جو دیکہا گیا اور عند التحقیق علمار سے بہی کہ بعضو نسے
خاص فقیر نسبت تلمذ رکہتا ہے سنا گیا تو واضح ہوا کہ انکی ہان صرف پیغمبرؐ کو
بعد مبعوث ہونے کی پیغمبری پر معصوم جانتے ہین سو بہی قصداً گناہ سے اور اہلبیت
رسولؐ کو اصلا معصوم نہین جانتے مگر بعضے محفوظ لکہتے ہین چنانچہ کتب احادیث
مثل صحاح الستہ سے سنت جماعت کی بعضی حدیثو نسے ہویدا ہے کہ بعد پیغمبری بہی
پیغمبرؐ صاحب سے سہواً معاذ اللہ خطائین صادر ہوئین اور نماز مین سہو واقع ہوا
نماز قضا ہوئے بسبب سوجانے کی جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے لیکن
انکی ہان بہی بعضے وہ ہی علمار جو حقیقت آگاہ اور فقر کا چیکار رکہتے ہین جنکی طرف فقیر نے

اوپر اشارہ کیا البتہ اُن کے اقوال سے ہویدا ہے کہ عقیدہ اونکا درباب عصمت مثل عقیدہ شیعون کے واضح ہے یعنی وہ پیغمبر صاحب اور اُنکی اہلبیت کو ہمیشہ صغایر و کبایر سے عمداً سہواً مہد سے لحد تک معصوم جانتے ہین ۔ بعضے فی زماننا بھی جن سے خاص فقیر سے اتحاد و بے تکلفی کی ملاقات رہی ہویدا ہوا کہ اگرچہ ظاہر مین لقب اور عقیدہ اونکا بموجب مندرجہ کتب عقاید اُن کے کی ہے لیکن اظہار ایسے عقاید کا کچھ تو بوجوہات مختلفہ مفاد و مضار دنیوی ہے اور کچھ بپاس شرم ترک رسومات قدیمہ آباؤ اجداد و اسلاف اور کنبہ قبیلہ موجودہ کے ۔ اکثر احادیثین کتب سنت جماعت مین بھی موجود ہین کہ جیسے عصمت پیغمبر صاحب اور انکی اہلبیت کے جنکا ذکر بسط و تفصیل سے اوپر ہوا ہویدا ہے اور مطابق اُسکے کتب شیعہ مین اہلبیت سے احادیث مرویہ دیکھی گئین کہ اُن مین صاف صاف تصریح ہے کسیطرح کی گنجلک اور محل تاویل نہین قریب وہ بھی لکھی جاتی ہین اور یہی سبب ہے کہ بعض علمار حقیقت آگاہ اِن کے بھی قایل عصمت بموجب تصریح صدر پائے جاتے ہین اور جو عالم ہوکر اس نصیب سے بے بہرہ پایا جاوے تو جانو کہ مقہور و مغضوب الہی ہے ۔
وہ حدیثین جو علی العموم و اطلاق عصمت رسول و اہلبیت رسول پر کتب سنت جماعت مین بھی ہین اون کی تطبیق تو البتہ کتب شیعہ مین پائی جاتی ہے اور جو حدیثین سہو و خطا کی ہین وہ صرف کتب سنت جماعت مین پائی گئین اس سے عقیل و فہیم قطع نظر تحقیقات عقلی اور نقلی وغیرہ مراتب کے خیال کر سکتا ہے کہ ازبسکہ وہ حدیثین ہم خلاف عقل و نص قرآنی اور ہم خلاف نقل یعنی احادیث متفق علیہما فریقین کے ہین تو بر ظاہر ہے کہ قابل اعتماد نہین لیکن فقیر نے فریقین کی کتابوں سے

بہت سعی و کوشش کر کے انکی بہی تحقیقات کی اور اُن کے راوی کتب رجال مین سے بہت تفتیش سے نکالی واضح ہوا کہ یہ اُسی قسم کی احادیث مین سے ہین جو زمانِ حکومت بنی امیہ مین موضوع ہوئے ہین اور نہین وہ وہ راوی ہین جن کو یزید کے باپ نے ہزار ہا روپے اسی کام کے لئے دئیے ہین تفصیل اسکی فقیر لکہہ چکا ہے کہ یہان غیر مقصود موُرث تطویل ہے ہدایت العوام مین کتب معتبر سیر و تواریخ اور اسمائے رجال سنت جماعت سے بہی فقیر نے بہ تشریح لکہا ہے جسے طالب تحقیق کو دیکہنا منظور ہو اسمین دیکہے یہان مختصراً اتنا بس ہے کہ قاضی عیاض مالکی اور محقق دہلوی اور نووی شارح صحیح مسلم وغیرہم اکثر علمائے معتبرہ سنت جماعت سے بہی تکذیب وجرح اِن احادیث کے مضمون اور اون کے راویونکی صاف واضح ہے اور کتب شیعہ سے قاطبتہً بلکہ بعضے راوی اس حدیث کے وہ ہین کہ چہہ ساتہہ برس بعد اس واقعہ کے جسکا وقوع معاذ اللہ روایت کرتے ہین خود مشرف بحضوری پیغمبر صاحب ہوئے اور اسلام ظاہر کیا اور فی الحقیقت بہلا سہو کرنا پیغمبر صاحب کا نماز مین اور سو جانا اور قضا ہو جانا نماز کا کسطرح عقل و اعتقاد معتقدِ پیغمبر صاحب کا گوارا کرے جبکہ خدائتعالیٰ اپنے اس افضل اور خاتم النبیین کے حق مین فرماوے۔ الم نشرح لک صدرک اور فرماوے سنقرئک فلا تنسیٰ اور امثال اسکے اور ام المومنین حضرت عائیشہ سے یہ حدیث مروی ہو جو متفق علیہا فریقین کی ہے خصائص پیغمبر صاحب مین کہ عالمِ خواب ظاہری مین کہ بمقتضائے عروض بشریت ظہور لحوق اسکا ضرور ہے آپ کی آنکہین سوتی تہین اور قلب جاگتا تہا اور صد ہا حدیثین فریقین کی متفق علیہا اسی قسم

کی ہون کہ ہر ایک اپنی جگہہ مذکور ہے پھر کیونکہ دل صاحب ایمان کا اور زبان اہل
ایقان کی یاری دے کہ ایسے پیغمبرؐ کو نسبت سہو و خطا کی دے سکے اے عزیز
بات یہ ہے کہ سلاطین بنی امیہ وغیرہ جابرین کا حال کتب تواریخ فریقین سے
ظاہر ہوتا ہے کہ شراب پی پی کر مسند نبوی پر بیٹھتے تھے نماز و نمین سہو
اور خطا کرتے تھے اِن عیبون کے چھپانیکو رسولؐ اور اہلبیتؑ رسول کے
فضائل مٹنے کو اور اپنی اکثر احبا اور احباب اصحاب نبی کے یکسان کرنیکو ساتھ
اہلبیتؑ کے کہ بیشتر ا و نمین کوئی چالیس برس کی عمر مین کوئی اس سے بھی زیادہ
کوئی کم اس سے مشرف باسلام ہوا اور اتنی مدت عمر تک علی الاعلان
بت پرستی اور شراب نوشی وغیرہ ساری اس قسم کی باتون مین گذرانی
اور اُن مین سے سواے اہلبیتؑ نبوی کے کسی کے لئے کوئی عصمت یا حفظ
کا قایل نہین ہوا بلکہ خطائین پے درپے اکثر اُنسے صادر ہوتی تھین اور اہلبیتؑ
اور خود جناب نبوی پر ظاہر ہے کہ حقیقتہً اِن سب باتونسے ابتداہی سے پاک اور مبرا
تھے اور سب کے دلونپر یہ بات ہویدا تھی اگرچہ ظاہر مین بسبب خوف حکومت
کے دم نہ مارتے تھے سو واسطے آنیوالی نادیدہ اور ناواقف جماعتون کی غرض
بسبب چند در چند اسباب و اغراض مختلفہ کے وضع احادیث اس قسم کی کروائین
اور ہوئین خصوص یزید کے باپ نے اِس قسم کی باتین جو جو کچھہ کروائین کتب
تواریخ دیکھنے سے ہویدا ہوتا ہے اُن دنونمین جو شخص اتباع و ہوا خواہ اہلبیتؑ
معلوم ہوتا تھا وہ جانسے مارا جاتا تھا بلکہ کوئی شخص غیر اتباع و مقلد اہلبیتؑ بھی
نہی اگر فضائل مین کوئی حدیث ظاہر کرتا تھا تو جانپر آبنتی تھی۔ چنانچہ حال صاحب

صحیح نسائی کا کتب فریقین سے ہویدا ہے کہ اُسنے کتاب لکھی جس مین کچہ فضائل اہلبیت تہے اخر غریب یہان تک تنگ ہوا کہ پہر صحیح نسائی لکھی اور پہر بھی

ستہم مارا گیا ابن عرفہ معروف قضویہ کہ محدثین معتبرہ سنت جماعت سے ہی اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ اکثر احادیث زمان بنی امیہ موضوع ہوئین تقرب کے لیے اُسنے برخلاف مین بنی ہاشم کے فضایل مین انکی اعتبار کے صاحب خلاصۃ الخلاصہ اور صاحب جامع الاصول بہت تفصیل سے لکھتے ہین کہ جماعت کثیر نے بسبب مختلف اغراض و مقاصد کے بہت احادیث وضع کین صاحب جامع الاصول بعد کلام طویل کے لکھتا ہے کہ واسطے ملوک کے بہت حدیثین وضع ہوئین مسب عقیل سلیم الاذہان اور ماہرین تجربہ کار زمان غور کر سکتے ہین کہ بفحوائے مقولہ حضرت سعدی شیراز رحمہ اللہ الناس علی دین ملوکہم خاص و عام کا اس زمانہ کی کیا حال ہوگا ہم دیکھتے ہین اس زمانہ مین بہی کہ بہتیری لوگ مسلمان ہین امت محمدی مین کہ قرآن و حدیث کی اعتقاد کا ادعا کرتے ہین لیکن جبکہ کام غیر دین اسلام تنخواہ بیش قرار دیتی ہین اور سند افتا یعنی تجویز انفصال مقدمات سپرد کرتے ہین اور حکم انہین دیتی ہین کہ ہمارے آئین و قانون کے بموجب فتوی جاری کرو یعنی تجویز انفصال اس آئین پر جو مخالف ہے قرآن اور احادیث کے تو یہ لوگ

باوصف علم و فضل کامل صاف آیہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون کو پس پشت طاق نسیان پر رکہہ کر بطمع حکومت زخارف دنیوی کہ فی الحال و بالفعل حاصل ہوتی ہے بموجب خوشنودی حکام کے صاف اور بے کہٹکے عمل کرتے ہین ہر روز دیکھنے مین آتا ہے کہ اکثر ظاہر الاسلام مفتی ڈگریان سود کی

یعنی حکم دلوانے سود کا اور صدہا احکام برخلاف اپنے مانے ہوئے دین کے دہڑا دہڑ جاری کرتے ہین اور دعوا ایمان وعمل کا قرآن اور حدیث پر گٹا سجدہ کا ماتہے پر صدق رسول اللہ جامع الاصول کتاب معتبرہ احادیث صحاح سنت جماعت مین اور بہی کتب شیعہ مین جو مضمون ہے فی الحقیقت منجملہ معجزات پیغمبر صاحب کے ہے آپ پہلے ہی سے فرما گئے تھے کہ میرے بعد ایسے لوگ پیدا ہون گے کہ نمازین اور قرآن پڑہین گے مسجدون مین آوین گے بالجملہ سب باتین ایمان کی اون سے بہت ظاہر مین ہون گے لیکن درحقیقت ایمان سے ایسے معزور اور دور ہون گے جیسے تیر بعد الیصال کے کمان سے اے عزیز یہی حال کتب تواریخ دیکھنے سے جب کا ہی ظاہر ہے نفسانیت اور طمع دینوی بد بلا ہے خدا محفوظ رکھے حال شہادت جناب سید الشہدا جگر گوشہ رسول مقبول ہر کہ ومہ پر واضح ہے کہ پیغمبر صاحب کی سب امتی معتقد رسالت اہل ایمان کہلاتے تھے جنہون نے یہ کچہہ کو تک کئے اور عترت طاہرہ سے کس تعظیم اور رحم دلی سے پیش آئے اور حرمت خانہ نبوی کیا ملحوظ رکھی امام حسن کہ اشبہ ترین صورت مطہر رسول مقبول تھے حال انکی شہادت کا زہر سے اور زہر دلوانا اور خوشی ہونا ساتہہ استماع خبر شہادت کی یزید کو باپ کا کنز العباد اور استیعاب ابن عبد البر اور فصل الخطاب احمد پارسا اور اعتراف صاحب خزینۃ الجلالیہ اور ملا نور الدین جامی اور مولفان وفاء الوفا فی اخبار دار مصطفٰے اور تصریح نزل الابرار مرزا محمد معتمد خان بدخشی وغیرہم کتب سنت جماعت اور اکثر کتب شیعہ سے ازبس واضح ہے یہان تک کہ فاختہ بن قرظہ نے اسکے مسرت کرنے پر کیسی عزت دار فضیحت کی معاذ اللہ معاذ اللہ منبر پر سب کرنا مولائے مومنین علی ابن ابیطالب

اور دونو شاہزادون اور اونکی ہمراہی مثل حضرت محمد بن ابی بکر وغیرہ کو مستقصی اور استیعاب ملّا کور الصدر وغیرہما سے ازبس واضح حال حدیث متفق علیہا فریقین کے نہایت صحیح موثق سب جانتے تھے کہ فرمایا رسولخدا نے من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ یعنی جس شخص نے سب کیا علی کو اسنے مجھے سب کیا اور جو مجھے سب کیا اسنے اللہ کو سب کیا یعنی بُرا کہا تحفۃ المحبین مرزا محمد معتمد خان بدخشی اور دارقطنی وغیرہ کتب معتبرہ سنت جماعت مین صاف لکھا ہے کہ مروان وغیرہ بموجب حکم یزید کے باپ کے جو مرتکب اس حرکت شنیعہ کے ہوتے تھے انسے پوچھا گیا کہ تم کیونکر باوصف جاننے اس حدیث کے ایسی حرکت شنیعہ کرتے ہو مروان نے جواب دیا کہ سچ حدیث ہم جانتے ہین لیکن کام ہمارا بغیر اسکے مستقیم نہین ہوتا اور یہ سب اصحاب نبی کے تھے اے عزیز جب یہ نوبتین تھین تو وضع احادیث ان باتون کے محل تعجب نہین۔ اکثر مابعد کے علما کچھہ تو بسبب اتباع کذا ہی کے کچھہ بسبب ذہن نشین ہوجانے مضامین مندرجہ کتب سابقین اپنے کے کہ یہی غرض اور غایت تھی وضاع وبانی وضع کی اور کچھہ بسبب پاے جانے باپ دادا اپنے کے ایسی حالت پر اور کچھہ بسبب کثرت اور اجماع بہت سے لوگون کے کہ مدت سے ایک حال پر چلے آتے ہین اور سالہا سال چلے آنے حکومت اور اقتدار حکام مخالف اہلبیت کے کہ اسی اور کئی برس تو خاص حکومت بنی امیہ کی رہی اور بعد اُن کے عباسیہ وغیرہ کی بھی صدہا سال اسی پیچ پر غرض بوجوہات گوناگون وبوقلمون اسی قسم کے عقاید یعنی ایسی احادیث پر قایم رہے ہان جن کو تائید ازلی شامل حال رہی وہ اگرچہ ظاہر مین ایسے ہی کچھہ دکھلائی دیتے رہے لیکن باطن مین احادیث موثقہ اہلبیت وعترت نبوی

پردلسے قایم رہی بلکہ بعضون نے وقت مرگ باعلان ظاہر بہی کردیا چنانچہ بعضے
شافعیہ کے حالسے اہنین کی کتابو ںسے ظاہر ہے اور بعضون نے تا بہ مرگ بجز اپنے
راز دارون کے بہید نہین کہولا سے غرض نفسانیت بد بلا ہے انسان از بس
ضعیف البنیان ہے ہروقت اور ہر لمحہ استعاذہ پروردگارِ عالم سے چاہیے کچہہ
طمع جاہ و منصب اور مال و منال دنیوی ہی پر نہین منحصر ہے بعضے وقت طمع نام
آوری اور مناظرہ اور مکابرہ مین بہی نفسانیت آجاتی ہے چنانچہ اکثر علمار ایسی
بلا مین بہی گرفتار ہوگئے ہین اور ہر عاقل صاحب ادراک سلیم تجربہ سے بخوبی جان سکتا ہے
کہ بسا اوقات وقت مناظرہ و مقابلہ بعضے لوگ بلکہ خاص علمار تک دیکہے جاتے ہین
کہ اپنے مخالف کے قایل کرنیکو اظہار خلاف واقع بلکہ خلاف معتقد اپنا بہی بسبب زیادہ
پسند اور مستحسن معلوم ہونے غلبہ اور سرسبزی سخن کے نفس کو پسند و مختار کرتے
ہین لیکن جہلا اور ناواقف بیچارے بیحد و شمار بسبب اسکے مفت گمراہ اور خوار
ہوتے ہین کیونکہ جو کہ موجود ہین سو تو خود باستماع تقاریر کے اور جو اس قسم کی باتین
تحریر مین آئین تو جب تک وہ تحریر روئے زمین پر موجود رہی گمراہی لوگونکی جاری ہے
کسواسطے کہ یہ دیکہنے والے بیچارے یہ خیال کرتے ہین کہ ایک بڑے مشہور عالم نے
جو ایسا لکہا ہے البتہ یہ سچ ہوگا۔ فقیر نے کتاب تحفہ اثنا عشریہ جناب حضرت مولانا
مولوی شاہ عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ مین جو بہت مشہور عالم تہے سنت جماعت
کے دیکہا وہ لکہتے ہین کہ حدیث سہو اور قضاے نماز کافی کلینی اور تہذیب ابی جعفر
طوسی شیعون کی کتابو نمین بہی ہے سو بموجب حوالہ اُن کے فقیر نے تلاش کیے
اگرچہ جناب معظم اللہ میرے استاد کے استاد تہے لیکن ایمان کی بات یہ ہے

کہ انجام کار صداقت مقال اُن کے واضح نہوئی یا تو یہ تحریر ارشاد انکا بسبب
تعصب مذہب کے معلوم ہوتا ہے یا یہ بات ہے کہ مدار اِس کتاب کا انکی ایک کتاب
ہے نصر اللہ کابلی کی جسکا نام ہے صواقع کیونکہ انہون نے کچھہ قدر ہی قلیل تو اپنی طرف
سے تقریر کو تفصیل دی ہے ورنہ باقی سراسر ترجمہ ہے اُسی کتاب کا اور وہ بہی بڑا
عالم تہا سنت جماعت کا اُسنے بہی مقابلہ مین علماے شیعہ کے یہ تصنیف مناظرانہ
بطریق رد و کد کی ہے اور انکی بہی ماموو غیرہ بعضے اقربا عالم مشہور شیعون کے تہے
تو ظاہر اسباب یہی ہویدا ہی کہ یا تو انہون نے نصر اللہ کابلی کی تحریر پر اعتماد کیا
کہ علمائے مشاہیر سلف سے انکے تہا یا اپنی ہمسر ہم عہد علمار ہمچشمونکے اعلان الزام و قابلیت
کیواسطے اظہار قابلیت کو کام فرمایا بہر کیف یاد ہو کہ کہا تا اگلونکی تحریر پر نفسانیت کچھہ کچھہ
اِس سے ظاہر ہوتی ہے کیونکہ عند التحقیق و تفتیش واضح ہوا کہ کتب شیعہ محولۂ جناب
ممدوح مین یہ حدیثین بطریق نقل کی ہین سنت جماعت سے نہ بطریق صحت اعتقاد
بلکہ کتاب تہذیب الاحکام محولۂ مذکور الصدر مین صاف یون لکہا ہے کہ زرارہ نے
پوچہا امام محمدؑ باقر سے کہ وہ شیعون کے ہان بارہ اامامون عترت معصومین مین ہین
کہ یا امامؑ آیا پیغمبرؐ صاحب نے دو سجدہ سہو کے کئے ہین آپنے فرمایا کہ نہین اور نہین
کرتا سجدہ سہو کا کوئی امام یعنی سہو معصوم سے ہرگز صادر نہین ہوتا کہ محتاج
سجدہ سہو کے تدارک کا ہووی اور پہر ابو جعفر محمد بن حسن طوسی مصنف تہذیب
مذکور اسی جگہہ لکہتا ہے کہ ہم یعنی سب علمار شیعہ کے جو فتوا دیتے ہین تو اسی بات
پر کہ متضمن ہے اِس خبر کو اور وہ خبر جو متضمن سہو پیغمبرؐ صاحب کی نماز مین اور
واسطے سجدہ تین مین ہے وہ خبر بموجب اخبار سنیون کے ہے اور اسیطرح خبر لیلۃ التعریس

یعنی قضائے نماز کی حدیث کو علمار شیعہ نے صاف وضعی لکھا ہے اے عزیز جب فقیر نے
اپنی آنکھہ سے یہ بات دیکھی تو کمال متعجب ہوا اور اکثر باتین اور اسی قسم کی کہ شیعون کی
کتابونمین بحوالہ کتب سنت جماعت کی فقیر نے دیکھین تہین تحفہ مین انکا جواب ورد
جو دیکھا تو مجھے ایسا خیال ہوا کہ شاید جیسے انہون نے حوالہ دیدیا ہے ایسا ہی حوالہ علمائے
شیعہ نے بہی دیدیا ہوگا چنانچہ تحفہ مین مین نے بیچ شروع باب مطاعن کی
تیسرے طعن مین دیکھا کہ انہون نے صاف لکھا کہ علمائے شیعہ جو تذکار جیش اسامہ

مین لکھتے ہین کہ پیغمبر صاحب نے فرمایا جہزوا جیش اسامۃ لعن اللہ من تخلف عنہا
کتب سنت جماعت مین ہے یعنی سامان کرو لشکر اسامہ کا لعنت کرے خدا
اُس پر کہ واپس آئے اُس لشکر سے سو یہ جملہ لعن اللہ من تخلف عنہا ہرگز کتب
سنت جماعت مین موجود نہین یعنی اس سے صاف ظاہر ہوا کہ شیعہ غلط حوالہ
کتب سنت جماعت کا دیتے ہین اے عزیز چونکہ میرے استاد کے استاد
اور نہایت ثقہ اور معتبر عالم مشہور تھے فقیر بہی ایک زمانہ مین کہ عالم جوانی تہا
اس اعتماد پر بعضے شیعو نسے اکثر بحث اٹہا لیکن چونکہ عطاے ایزدی سے
ہمیشہ سے فقیر کو مقصود اور نظر تحقیق پر رہی اکثر جگہہ سے کتابین تلاش کین اور
دیکھا تو واضح ہوا کہ ملل نحل وغیرہ اکثر کتب معتبرہ سنت جماعت مین بے شک
وشبہہ جملہ مذکرہ حضرت ممدوح موجود ہے فقیر کو بکمال عبرت ہوئی اور خدا سے
پناہ مانگی کہ خداوندا تو اپنی عین عنایت اور تصدق سے اپنے حبیب اور اسکی
محبوبین طاہرین کی شر نفسانیت سے محفوظ رکہہ اے عزیز یاد رکہہ قطع نظر اپنے استاد
کے استاد ہونے کے بلاتصنع مین کہتا ہون کہ یہ عالم متبحر اپنے وقت کے اقران د

امثال مین یکہ زمان اور نہایت بے طمع اور متوکل شخص منتخب روزگار مشہور
تھے لیکن پھر یہ حرکتین بحسب ظاہر بجز ہواے غلبہ اور گوئی سبقت میدان مناظرہ
اور ہواہئی پرورش سخن کہ یہ بھی ایک شعبہ ہے نفسانیت کا کوئی اور امر نہین معلوم
ہوتا کیونکہ اسی قبیل کے اور بھی اکثر باتین دیکھین علی الخصوص آیہ تطہیر مین بھی ایسا
ہی کچھ دیکھنے مین آیا کہ ظاہر مین کمال نمائش تبحر اور سخن پردازی اور سبقت گوئی
غلبہ خصم پر لیکن انجام اسکا عند التحقیق و تفتیش ہر محقق طالب حق کی منتج ظہور
خلف ما اتفق اور مخالفت احادیث متفق علیہاے فریقین اور مآل اسکا موجب
شرمساری روبرو رسول خدا اور انکی اہلبیت کے اور باعث رہ زنی و واماندگی
بھلا چنانچہ صدہا چھوٹے موٹے طالب علم بلکہ اکثر علماے ظاہری معتقدین انکی
طرف انکی اعتماد پر انہین کو مضمون مصرعہ پر مصر معلوم ہوتی ہین اصل حقیقت
یہ ہے کہ توفیق ایزدی شامل حال ہوتی اور اس تحقیق و تدقیق سے فقیر کو خیال
تطبیق نہ دل مین اٹھتا تو صرف بنظر انکی اعتماد ارشاد کے فقیر بھی ویسا ہی غافل
حقوق اہلبیت ہو رہتا جیسا کہ انکی ارشادات کے اعتماد و اعتقاد سے ہر بے تحقیق
بشر خوار و بیخبر رہ سکتا ہے اے عزیز توفیق ہدایت ایزدی تو مقدم ہے لیکن ظاہر
اسباب بھی طالب حق کو ضرور ہے کہ تحقیق حق مین دل و جان سے سعی اور کوشش
ہمیشہ رکھی اور نفس الامر مین دیکھے کہ حقیقۃً اپنے لئے بھی یہ عیش دوام ہے تحقیقات
دونو فرقونکی ملاحظہ کرے تو انجام کار بفحواے مضمون جوئندہ یابندہ راہ راست
و مستقیم پر آجاویگا اتنا یاد رہے کہ اطاعت خدا و رسول اور تمسک اہلبیت رسول
ہمیشہ منتقش خاطر اور اہم مقاصد و مہام دینی سمجھے اسکے ادا و انجام مین رسوم اسلاف

اور کنبہ قبیلہ کا ہرگز خیال نکرے یہ یاد رہے کہ احادیث متفق علیہا اور موثقہ اہلبیت سے عصمت پیغمبر صاحب اور اُن کی اہلبیت کی مہد سے لحد تک واضح ہے اور بھی تطبیق و توفیق اسکی احادیث موجودہ کتب سنت جماعت سے ہے تو پھر انکو غیر معصوم خیال کرنا اور احادیث موضوعہ زمان بنی امیہ جو مخالف آیات و احادیث اور فرمودہ اہلبیت ہو اُسپر متمسک اور اعتقاد کرنا صاف مخالفت ہے ثقلین کی۔ اکثر فقہاے صوفیہ کی ملفوظات و مقولات خاصۃً فرقہ چشتیہ کے کہ وہ بھی باسباب ظاہر فرقہ سنت جماعت مین منسوب ہین اور انھین مین شمار کئے جاتے ہین جو دیکھے گئے اور اکثر اس خاندان کی فقرا سے فقیر کو صحبت خلوت اور جلوت کی بھی رہی واضح ہوا کہ خواص کُمّل جو ہین وہ بھی پیغمبر صاحب اور اہلبیت کو بموجب مفسرہ صدر بے شک و شبہہ معصوم اعتقاد کرتے رہے ہین اور اسی آیت کو خاص عصمت طہارت مین ان معصومین طاہرین کے دلائل نصوص سے جانتے ہین اے عزیز فقرا اولیاے کُمّل جو ہین انکا عجب طرح کا حال ہے فقیر نے بیشتر کتب سیر و تواریخ اور اُنکی مقولات و ملفوظات سے بھی پایا اور بعضے کاملین زمان سے بھی جنسے فقیر کو ملازمت نصیب ہوئی اُنسے بھی یہی تحقیق و منکشف ہوا کہ اِن لوگونکو اگرچہ ظاہرین سنت جماعت سنت جماعت جانتے تھے اور ظاہر برتاؤ بیشتر انھین کا جو ظاہرین صوم و صلوٰۃ کرتے تھے اسی قسم کا ہے کہ شیعہ سنی سب انھین سنی جانین اور بعضے انمین کے ایسے کہ اعمال صوم و صلواۃ نہین کرتے تھے وہ اگرچہ باعتبار اعمال و افعال شرعی مجہول الحال اور مذبذب رہے ہین لیکن بیشتر سنی انکو سنی سمجھتے رہے

اور شیعہ نہ سنی نہ شیعہ بلکہ بعضے شیعہ کہ زبان انکی بہت روان ہے انہین ملامت کرتے ہین لیکن لنفس الامر مین حال انکا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیشتر استغراق اور محویت اور حالت جذب مین رہتے تھے جب ہوش و حواس مین ہوتے تھے تو صوم و صلواۃ کے قایل اور مقید تھے چنانچہ اب بہی فقیر نے بعض بعض کو ایسا پایا بہرکیف اس قسم کے لوگ کہ سنت جماعت زیادہ تر شیعو نسے جنہین اولیا کامل مین گنتے ہین اون کے عقاید انکی ملفوظات و مقولات سے بہی پائی جاتی ہین کہ رسولؐ و اہلبیتؑ کو بے شک معصوم جانتے ہین نفس الامر مین جو خوب غور سے دیکہا جاتا ہے تو بسبب ضد اور نفسانیت کے شیعہ سنی بیشتر اپنی حد اعتدال اور استقامت جادہ اصول عقاید دین مختار اور مانی ہوئے سے بسبب افراط و تفریط نفسانی کے باہر ہوگئے ہین کتب عقاید اور احادیث سنت جماعت سے صاف واضح ہے کہ خروج کرنے والا امام پر خارجی ہے اور حضرت علیؑ کو سب سنت جماعت چوتہا خلیفہ یعنی امام ہونیکا اقرار رکہتے ہین اور پہر اونپر خروج کرنیوالیکو کوئی پوچہے تو کبہی خارجی نہین کہنے کے حدیث ثقلین حدیث تمسک حدیث سفینہ کو کہ شرح ہر ایک کی اپنی اپنی جگہہ لکہی گئی ہے کہ انکی کتابون مین بہی یہ حدیثین مسلّمات سے ہین اور عند التحریر اور عند المذاکرہ تمام خاص و عام انکی پاؤگے کہ دعوے اتباع اہلبیت کا کرینگے لیکن انجام کار نفس الامر مین جو دیکہو تو در حقیقت اس دعوے و اعتقاد پر قایم نہین صدہا باتین عقاید اور اعمال صوم و صلواۃ مین دیکہی جاتی ہین کہ صاف اور صریح انکی کتابون مین لکہا ہے کہ اہلبیت کا اس بات پر اجماع

تہا اور باقی یزید کے باپ وغیرہ اور گروہ اصحاب کا یون اجماع ہے اور پہر دیکہے جاتے ہین صاف اسیطرح پر جو کہ بموجب انکے اقرار کے خلاف مختار اہلبیت ہے اے عزیز تفصیل ایسے امور کی بہت طویل ہے اور یہان غیر مقصود طالب حق کو اگر دیکہنا منظور ہو تو مستقصی اور استیعاب ابن عبد البر اور تاریخ ابن اعثم کوفی جامع الاصول وغیرہا کتب سیر و حدیث اور تفسیر فخر رازی وغیرہ اور تفاسیر انہین کے ہان کی دیکہے فقیر نے بہی ہدایت العوام مین کچہہ تفصیل لکہی ہے اسکے دیکہنے سے مفصل واضح ہوگا یہان مختصراً اتنا بس ہے کہ فخر رازی وغیرہ جو بہت معتبر اُن کے ہان ہین خود لکہتے ہین کہ حضرت علیؑ کہ بعد نبی اعظم اہلبیتؑ ہین بسم اللہ کو نماز مین جہر سے یعنی پکار کر پڑہتے تہے مگر یزید کے باپ نے برخلاف اسکے حکم جاری کیا اے عزیز ظاہر ہے کہ کسی سنت جماعت کو بسم اللہ بطریق اہلبیتؑ پڑہتے نہ سُنا ہوگا یعنی جہر سے بلکہ بہتیرے علمار کا فتوے جو کہ آئمہ اربعہ سے انکے ہین امتناع کا دیکہا جاتا ہے اور اسی فخر رازی وغیرہ اورون نے بہی لکہا ہے کہ حضرت علیؑ داہنے ہاتہہ مین انگوٹہی پہنتے تہے یزید کے باپ نے بائین ہاتہہ مین جاری کی صاحب مستقصی وغیرہ خود سب لکہتے ہین کہ اہلبیتؑ کا اجماع ہے کہ حضرت ابو طالب باپ حضرت علیؑ کے مسلمان مرے لیکن جماع حضرات سنت جماعت اور مقتداؤن انکے کا برخلاف اسکے کتب فقہ اور حدیث مین فریقین کے پاؤگے کہ خرگوش کے لئے ائمہ اہلبیتؑ فتوی حرمت و امتناع کا دیتے تہے اور علمار بنی امیہ و عباسیہ اسکی حلت کا اور تمام سنی پاؤگے اوپر فتوائے مخالفِ اہلبیتؑ کے الاوہ ہی بعضے اہل باطن کہ ظاہر مین نظر بصر جا

مسبوق الذکر سنی کہلاتے تہے لیکن باطن مین اتباع اہلبیت سے تہے چنانچہ حال شیخ علاء الدولہ سمنانی وغیرہ کا خاص سنت جماعت ہی کی کتابون سے ہویدا ہی اے عزیز اور صدہا ایسی ہی باتین اور اسی قسم کی ہین کہ بیان مختصر ہی انکا کلام کو مطول کرتا ہے اس لیئے یہان اتنا ہی بطریق مشتے نمونہ از خروار کافی وبس ہے۔ اور حال شیعہ صاحبونکا پر ظاہر ہے کہ مسلم اور معتقد علیہا اصول انکی پانچ ہین توحید عدل نبوت امامت معاد۔ کہ بسط و تفصیل انکی اپنی جگہہ پر مذکور ہے لیکن فی زماننا اکثرون نے انکی یہ حال کر دیا ہے کہ اصول دین اور اور فروع و لوازم اُن کے تو بالاے طاق مگر لعن اور برا کہنا مجلسون مین ممبر و منبر بے تحقیق و تدقیق مستحق اور غیر مستحق اسکی اپنا شعار پکڑا ہے اور اسکا نام شعار مذہب حقہ ظاہر کرتے ہین اور نفس الامر مین جو کتب تاریخ و سیر سے ہویدا ہی اور اوپر بہی ذکر ہو چکا تو واضح ہے کہ یہ شعار یزید کے باپ وغیرہ بنی امیہ کا ہے کہ وہ ممبر و منبر معاذ اللہ حضرت علی اور حسنین اور انکے ہمراہیونکو اسیطرح علی الاعلان البتہ برا کہتے تہے اے عزیز اگرچہ انہین کتب سیر و تواریخ مصرحہ صدر سے یہ بات بہی ہویدا ہے کہ اُس زمانہ مین جس زمانہ مین کہ یزید کے باپ نے یہ حرکت شروع کی تہی جناب امیرؑ نے بہی ممبر پر بد دعا اُسکے اور اُسکے اعوان و انصار کے لئے فرمائی چنانچہ استیعاب ابن عبد البر اور مستقصی مین صاف ہی کہ جناب امیر نے بیچ قنوت کے یزید کی باپ اور عمرو عاص اور ابو الاعور سلمی وغیرہم اسکے اعوان و انصار پر بیشک بد دعا اور لعنت کی اور خطیبون کو بہی حکم فرمایا اور مشکوۃ شریف سے بہی

بموجب احادیث متفق علیہا صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی جو نہایت معتبرہ کتب احادیث سنت جماعت سے ہین ظاہر ہی کہ پیغمبر صاحب نے بہی جبکہ دعای نجات کی ہے واسطے سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ وغیرہما کے کہ اصحاب قرار آنحضرت سے تہے تب بد دعا بہی کی ہے واسطے اُن موذیون اور انکی قبیلوںکی جنہون نے اذیت دی تہی ان قرار کو اور لعنت بہی کی نام بنام ای عزیز لعنت کرنا یزید کے باپ وغیرہ اسکے ہمراہیون کو حضرت علیؑ کا حقیقۃً بموجب سنت پیغمبرؐ صاحب کے تہا اور نہایت مطابقت رکہتا تہا فعل پیغمبرؐ صاحب سے کیونکہ انہون نے جیسا اس بات کو کام فرمایا تہا ویسی ہی بات یہان بہی ہوئی تہی کہ یزید کے باپ اور اُس کے اعوان و انصار نے جناب عمار یاسر کو کہ مقرب ترین اصحاب رسول تہے شہید کیا جنکے حق مین بموجب تصریح صحیح بخاری وغیرہ کتب صحاح سے واضح ہے کہ فرمایا تہا کہ اے عمار تمہین فرقہ ناری اپنی طرف بلائے گا تم ادہر بچانا اور ساتہہ علیؑ کا دینا اور فرقہ ناری تمہین قتل کریگا اور ہزارہا اتباع علیؑ کو کہ بیشتر اصحابِ رسول مقبول سے تابع امام و خلیفہ مقبولہ فریقین تہے اُنکو شہید کیا اور محمد بن ابی بکر صحابی اور صحابی زادہ معظم کو بعد شہادت کیا کیا اذیتین دین تو بد دعا حضرت علیؑ کی کہ نفس رسول مقبول تہے اور لڑائی انکی بموجب تاویل قرآن کے بمنزلہ لڑائی پیغمبر صاحب کے تہی مثل بد دعا پیغمبر صاحب کے کہا چاہئے اے عزیز لعنت کرنا اور بد دعا فرمانے پیغمبرؐ صاحب اور جناب امیرؑ کے بموجب مصرحہ صدر اور مفسرہ کتب فریقین البتہ بے شک ثابت اور مسلم بلکہ قرآن مین بہی جابجا لعنۃ اللہ علی الظالمین اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین بے شک موجود۔ لیکن یہ حکم خدا و رسولِ مقبول یا جناب امیر المومنین

حضرت علیؑ اور اہلبیت کا کسی کتاب شیعہ اثنا عشریہ سے بہی ظاہر نہین اور کبہی
ایسا حکم نہین دیا کہ خدا کیواسطے تم ہمیشہ نام کو تو مجلس امام حسین کی عزا کی کرو اور
ایک سرے سے مخالف یا غیر مخالف معاند یا غیر معاند اہلبیت کو بلا تحقیق اور بغیر انکشاف
حال کے لعنت کیا کرو اور جو ایسی ہی بات کرے تو اسے ایک لال روٹی دو نہین
تو ندو اور اسپر بہی لعنت کرو اور ایک غل اور شور زمین سے آسمان تک پہنچاؤ
فقیر نے فرقہ شیعہ اثنا عشریہ کے سوا رکتب عقائد وغیرہ انکی اکثر جلسہ خلوت اور
جلوت کی بہی دیکہی اور انکی خواص و عوام سے بہی صحبت رہی خواص کو نہایت معقول
پایا اور واضح ہوا کہ انکے ہان بیشک اصول دین مین یہی پانچ اصول ہین
جو اوپر کہے گئے یعنی یکہ اور لاشریک معبود جاننا ذات پاک پروردگار کا اور عادل
جاننا اسکا اور انبیاء ماسلف کی نبی ہونیکے بعد خاتم الانبیاء جاننا پیغمبر خدا محمد مصطفےٰ
کا اور امام و خلیفہ جاننا جناب مولائے مومنین علیؑ کا بلا فصل بعد پیغمبرؐ صاحب کی اور خلافت
کو انکی اولاد مین تا قایم آل محمدؐ امام محمد مہدی آخر الزمانؑ کے بموجب حدیث اثنا عشر
خلیفہ کے منحصر جاننا اور اعتقاد اس بات کا کہ خدا تعالےٰ بعد موت کے سب مخلوقات
عالم کو پہر زندہ کریگا اور بموجب حکم پروردگار قیامت کو جزا سزا ہوگی بالجملہ اعظم اور
اتہم نزاع انہین اور سنیون مین امامت پر ہی یعنی سوا امامت کی چارون اصول
مذکور کے اعتقاد مین تو دونو گروہ مین ملتی جلتی ہوئی ہین کچہہ عنوان و تعبیر مین جو فرق
ہے سو اتنا محل نزاع نہین مگر امامت مین کمال تفرقہ زمین آسمان اور بعد مغرب
اور مشرق کا ہے کیونکہ سنی بعد پیغمبرؐ صاحب کے حضرت ابوبکر اور پہر حضرت عمر
اور پہر حضرت عثمان کو امام و خلیفہ جانتے ہین اور بعد ان تینون صاحبون سے کے

حضرت علی کو سو بہی قصہ حکمین تک اور انکی اولاد طاہرین مین کسیکو خلیفہ نہین جانتے
بلکہ حدیث اثنا عشر خلیفہ کے بموجب یزیدؔ کے باپ اور خود یزید اور عبد الملک بن
مروان اور اُسکے چارون بیٹے اور ایک پوتے کو کہ حال اسکا مفصل قاضی عیاض مالکی
اور ابن حجر شارح صحیح بخاری اور جلال الدین سیوطی صاحب تاریخ الخلفا وغیرہم نے
بتشریح لکہا ہو فقیر بہی ذیل شرح حدیث اثنا عشر خلیفتی مین انشاء اللہ بتفصیل لکہیگا
بالجملہ بموجب اصل اصول دین مسلمہ اور کتب احادیث اور مختار خواص شیعون کے
جوبات ظاہر اور مستنبط ہے تو یہ ہے کہ بعد پیغمبر صاحب کے چونکہ امام و خلیفہ منصوص
حضرت علی ہین تو جس کسی نے انسے اس امر مین مزاحمت اور مضائقہ کو راہ دی
اور انہین امام اور خلیفہ نجانا وہ انکا مخالف ہوا اور مخالف علی مخالف رسول ہے
اور مخالف رسول مخالف خدا ہو اس سو بیزاری عین ایمان ہے پر ظاہر ہے کہ بیزاری
مخالفین حضرت علی کی بے شک اہل ایمان کے نزدیک عین ایمان ہے کیونکہ احادیث
متواترہ فریقین سے کہ ہرایک حدیث اپنی جگہہ بتشریح ہدایت فضائل علی مین
مرقوم ہے ثابت ہے لیکن یہ بہی پر ظاہر ہے کہ بیزاری امر دیگر ہے اور براکہنا مجلسون مین
بہ حیثیت مصرحہ کذائی صدر امر دیگر ہے بلکہ مخالف طریقہ مستحسنہ اخلاق اور مخالف
عادت اور طریقہ اپنی ماننے ہوئے پیغمبر صاحب اور امام اور خلفا کے چنانچہ تفسیر آیتہ
انک لعلیٰ خلق عظیم مین فقیر نے بتفصیل و تشریح پہلی ہدایت مین لکہا ہے اور
پہر ترقی اکثر عوام شیعہ کے یہان تک کہ بہتیرے لوگ کہ جنکو خاص علما ہے معتبر اور
مسلم انکی اور مجتہد اپنے عصر کے ذیل گروہ شیعہ مین لکہہ گئے ہین اور شمار شیعہ مین
کیا ہی اونکی حق مین بہی لام و کاف بی تامل اور بے تحاشا جو جیمین آتا ہے سو بکا کرتے ہین

اور اصلا تفتیش حقیقت حال مین توجہ اور سعی نہین بلکہ اگر کوئی ماہر اور واقف حقیقت حال کا انہین کی گروہ مین سے مانع ہو تو وہ بہی جماعت سنیون مین اور گروہ مردود دین مین شامل کیا جاتا ہے بعضے محفلو نمین دیکہا گیا کہ خاص مخالفین بدیہی اور نامی اہلبیت کے نام ہی بالائے طاق صرف نفسانیت سے اُن لوگون کی لئے نام بنام لعن و تبرا باعلان عمل مین آتا ہے جو سنت جماعت کی عالم مشہور ہین یا بیشتر وہ لوگ جنکی مزار و نپر سنی مجتمع ہوتے ہین اگرچہ وہ نفس الامر مین اتباع اہلبیتؑ ہی مین سے کیون نہون حالانکہ خدا تعالے صاف قرآنمین فرماتا ہی ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ بغیر علم یعنی گالی ندو یعنی برا نکہو انکو جو بلاتے ہین سوائے خدا کے پس بُرا کہین گے وہ خدا کو از روئے دشمنی اور ظلم کے اور حد سے باہر جائینگے ساتہہ نادانیکی اے عزیز مقام سوچنے کا ہے خدا فرماتا ہی انکو نکہو جو سوا خدا کے بلاتے ہین یعنی کفار کو پہر جو اہل اسلام کے لیئے اس طرح مجالس و محافل مین اس قسم کا طریقہ اختیار کرے تو صاف مخالفت ہی قرآن کی اور محض نفسانیت اور نفسانیت مین لانا اور ونکا اور باعث ہتک تا حقیقت مین ہتک اہلبیتؑ کا چنانچہ نتیجہ اسکا یہ ہی کہ اُسکے مقابلہ مین نہایت بدتر اس سے خاص علمائے سنیو نکا یہ حال دیکہا جاتا ہی کہ انہین خاص اہلبیتؑ رسول مقبول کی کسر شان مین کسر نہین یہان تک کہ انواع انواع کی کسر شان اور ہتک مین صاف اور بالتصریح کوتاہی نہین بلکہ زمان بنی امیہ کی علما سے بہی گوئی سبقت لیجاتے ہین حتی کہ اہلبیت کی تطہیر کا تو ذکر درکنار خاص جناب سیدہؑ کی غضب کو معاذ اللہ نفسانیت اور ناحق تعبیر کرنا اور جناب سید الشہداؑ جگر گوشہ رسولؐ مقبول کو نسبت خروج خلیفہ زمان پردینی ادنی شمہ ہے اے عزیز

تحفہ اثنا عشریہ مسبوق الذکر اور ازالۃ الخفا وغیرہما تصنیفات وتالیفات خاص علمائے دین
جو کوئی دیکھے تو رونگٹے کھڑے ہوتے ہین یہ مصنف اس قسم کے متین اور سلیم الطبع
مشاہیر علمائے محدثین سے تھے کہ باید اور شاید لیکن بوقت مناظرہ وتکرار اس قسم
کے کلمات غیظ وغضب مین زبان قلم سے نکل گئے ہین کہ نہ دہرے جائین نہ اٹھائی
جاوین تحفہ مین معاذ اللہ مصرع حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ ہر عیب کہ سلطان
بپسندد ہنر است۔ نسبت خاص جناب عرش مآب حضرت خاتم الرسالت کے
ایک مقام پر باب کید مین دیکھا کہ اہل ایقان بلکہ ہر مسلمان ناپسند کرے اور
توبہ استغفار پڑھے ایمان کا بچتا ہے سید مرتضےٰ وغیرہ اکثر سادات صحیح النسب
مولفہ کتب فریقین کی نسبت جو کلمات شنیعہ اور ایسیکہ کہ کلمہ گو امت محمدیؐ کو زبان
پر لانا انکا اولاد رسول کے حق مین ازبس ناگوار معلوم ہوتا ہے دیکھی گئی کہ ہوش جاتی ہین
حتیٰ کہ باب مطاعن مین جناب سیدۃ النساء العالمین بی بی فاطمہ خاتون قیامت
شفیعہ مذنبین کے حق مین غضب ناحق کی نسبت کردی ہے ازالۃ الخفا مین علی ذالقیاس
جناب شاہ ولایت کی جناب مین کیا کیا کچھہ نہ کہا ہے اور یہانتک کہ ایک کتاب
تخطیۃ الانبیا صرف پیغمبرون کی خطاؤن ہی مین تصنیف ہے حتیٰ کہ صاحب صواعق
نے شرح قصیدہ ہمزیہ مین احمد غزالی وغیرہ علمائے مشاہیر مولفہ سنت جماعت سے
جو جو کچھہ لکھا ہے موجب حیرت اہل ایقان ہے یہانتک کہ ابن مالکی نے جناب
سید الشہدا امام ہمام شہید کربلا حضرت حسینؑ ابن علیؑ کی جناب مین معاذ اللہ
کہدیا کہ قتل الحسین بسیف جدہ اور بہت کلام طویل کہا ہے کہ تفصیل اسکی زبان
قلم پر لانی اہل ایقان کو ناگوار قلب معلوم ہوتی ہے خلاصہ مطلب یہ کہ معاذ اللہ

معاذ اللہ اسکی تحریر سے صاف ہویدا ہے کہ امام مظلوم جگر گوشہ رسول مقبول اپنے نانا کی تلوار سے مارے گئے جنکی حق مین پیغمبر صاحب خطاب سید جوانان بہشت فرمائے ہین اور گوشت پوست انکا اپنا گوشت و پوست فرمایا ہے یعنی توبہ توبہ کہتا ہے کیون خروج کیا خلیفہ عصر پر یعنی یزید پر کہ اسپر اجماع کثیر امت کا ہوگیا تہا اور صدہا اس قسم کے بلکہ ہزارہا باتین ہین کہان تک انکا شمار ہو اُن کے بیان مین مقصود اصلی فقیر کا کہ بیان فضایل ہے فوت ہوتا ہے وقس علیٰ ہذا شیعہ صاحب کی علمار کہ وقت مخاصمہ و مناظرہ زبان کو لگام نہین دیتے بے محابا بعضے صحابہ اور تابعین اور ازواج بہی تر و خشک کو جو ہان و زبان پر گذرا بے دھڑک کہہ اٹھتے ہین غرض ایک کو بعضے اصحاب و ازواج سے درگذر نہین ایک کو خود بہی و آلِ نبی تک درگذر نہین اے عزیز اتنا یاد رکھہ کہ یہ سارے نتیجے ہین نفسانیت کی جھگڑون کے جھگڑون مین پڑنا نہین چاہیئے استعاذہ بخدا ہر وقت لازم ہے وساوس شیطانی و نفسانی سے پاک پروردگار صدقہ اپنے معصوم پیغمبر اور اُسکے اہلبیت معصومین کا اپنی حفظ و امان مین رکھے اے عزیز اکثر فرقہ صوفیہ نے ایسے ہی جھگڑون کے مارے اپنا طریقہ اور وتیرہ سکوت کا اور علیحدہ ظاہر کر رکھا تہا اور ایسا نکرتے تو نام بہی اہلبیت کا کوئی نہ لیتا وہ نام کو تو کچہہ دکہلا ہی دیتے تھے اور باطن مین مودۃ اہلبیت مین چور تھے اور جام عصمت آل عبا سے ہی سرشار کہ اکثر انکی ملفوظات و گفتار اور انکی خاص مریدان راز دار سے منکشف ہوسکے عزیز مشک وہ ہی کہ خود خوشبو دیوے نہ کہ عطار کہوے اگر انسان غور سے دیکہے تو عصمت اِن پانچون نورہی جسمون کی قرآن اور فریقین کی کتب احادیث و

تفسیر سے مہد سے لحد تک مثل آفتاب روشن ہے مگر چشم بصیرت چاہیے ذالک فضل اللہ
یعطیہ من یشاء۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور۔ اگرچہ حدیث نور سے واضح ہے
کہ خدا تعالے نے اپنے نور سے خاص ہمارے پیارے پیغمبرؐ اور حضرت علیؑ کو پیدا
کیا اور پھر ایک نور سے لخت بی بی فاطمہؑ اور پھر دو نوروں کے دو لخت دو نوشاہزادے
یعنی حسنینؑ پیدا کیے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ نور کبریا کو کسی حالت مین معاذ اللہ کوئی
بندہ خدا کا مرتکب معاصی کا سہواً یا عمداً نہین تصور کر سکتا یہ حدیث کہ مسند
احمد حنبل اور مناقب ابن مغازلی وغیرہ سے بتوثیق فریقین اپنی جگہہ بتفصیل بشرح
ہے اکیلی کافی ہے ان نور کبریا کی عصمت پر ہر وقت۔ لیکن واسطے صفر اشکنی
اہل ظواہر کے اور بہم نظر براحبیت تکرار تذکار و شوق فضایل محبوبین اہل ایمان
عالم بل خالق عالمیان اکرم زیادہ تفصیل مرغوب اور بھلی معلوم ہوتی ہے اسلیے
فقیر یہ یاد دہی تفاسیر الم نشرح وغیرہ اور احادیث متفق علیہا کے اور لکھتا ہے
جس سے طالب حق کو عصمت پیغمبر صاحب کی وقت تولد سے تا بعثت اور
عصمت باقی آل عبا کی بھی وقت تولد سے تا نزول آیت مذکور مثل آفتاب روشن
ہو۔ تفسیر سورہ الم نشرح کو یاد کرنا چاہیے جو پہلی ہدایت مین اپنی جگہہ بتشریح
و تفصیل طویل تفسیر فتح العزیز سے بھی لکھا گیا ہے کہ آنحضرتؐ کا شرح صدر اگرچہ
باطن مین تو ازلی سے تھا لیکن ظاہر مین بھی بہ اسباب ظاہر لحوق و عروض جسمانی
کے سبب سے پانچ دفعہ شرح صدر ہوا۔ پہلے تو ماں کے پیٹ مین دوسری بی بی
حلیمہ آپ کی دائی کے ہاں کہ دودھ پلانے کو دیے گئے تھے تیسرے دس برس کی
عمر مین چوتھی جب زمانہ بعثت قریب ہوا۔ پانچوین معراج کی رات اے عزیز

تفصیل ان سب دفعہ کی دیکھہ اُس سے ظاہر ہے کہ ہر دفعہ واسطے حفظ ان
حرکات کے جو بتقاضائے عوارض بشریت نسبت آنے والے زمانہ کے
ممکن الصدور ہوتی ہین پہلی ہی سے شرح صدر بحکم حضرت حکیم علی الاطلاق حافظ
حقیقی کے قبل از بلوغ اوس زمانہ کی نظر پر حفظ ما تقدم ہوتا رہا کہ کسی منکر کو
مجال چون وچرا نرہے چنانچہ خصائص سے آنحضرت کے ظاہر ہے کہ بچپن مین
لڑکپن مین عالم شباب جوانی مین غرض ہر زمانہ مین کوئی بات آپ مین نہ تھی
جو اور بچون اور لڑکون اور جوانونکو لاحق ہوتی ہین اور جوش مارتی ہین کیونکہ
پہلی ہی خدا تعالے نے سب ایسی ویسی باتونسے پاک صاف کردیا تھا اسی لقب
کی توجیہ مین تفاسیر فریقین سے واضح ہے کہ یہ لقب خاص بھی مخبر ہے اوپر
عصمت مخبر صادق کے یعنی آپ مہد سے لحد تک ایسے ہی معصوم تھے جیسے بچہ
معصوم ماں کی گود مین پیٹ سے فوراً نکلا ہوا ہوتا ہے اور فی الواقع کیونکہ نہون جو نور خدا
اور اسپر عالم البشریت مین بھی پانچ دفعہ شرح صدر ہووے اے عزیز یاد رکھہ کہ
پھر ایسے طیب طاہر پیغمبر کو قبل از بعثت بھی کسی حالت مین غیر معصوم یعنی
معاذ اللہ مرتکب معاصی سہواً یا عمداً کسی زمانہ مین صغیر سن یا قبل از بعثت
یا بعد از بعثت تصور کرنا اور نوک زبان پر لانا صرف خانہ دین وایمان کو برباد
کردینا ہے اور خدا تعالے کو صاف جھٹلانا ہے کہ وہ تو شرح صدر کرے ملکے
پیٹ مین اور یہ اُسے معاذ اللہ لغو سمجھے اللھم احفظنا من شرور انفسنا وسیات
اعمالنا اللھم اہد جمیع القوم الجاہلین بحرمۃ سید المرسلین وآلہ الطاہرین صلواۃ اللہ
وسلامہ علیہم اجمعین جناب شاہ ولایت کا حال کتب تفاسیر وحدیث سے ہدایت

فضایل علیؑ مین دیکھا چاہیے کہ بتشریح و تفصیل باسانید متفق علیہا فقیر بھی کچھہ لکھتا ہی یہان مختصراً بطریق یاد دہی اتنا کافی ہے کہ جب آپ ماکے پیٹ مین تھے تب سے کیا کیا معجزات اور کرامات ظاہر ہوتی تھے یہان تک کہ پیغمبر صاحب تشریف لاتے تو ماکے پیٹ مین کھڑے ہوکے بے تحاشا تعظیم کو اٹھا دیتے اور پیشانی پر خاک بتون کی پیدا ہوتے ہی نہ لگانے دی منہ کسیکا پہلی نہ دیکھا الا پیغمبر صاحب کے نہلانے کو فرشتہ آئے پانی بہشت کا لائے نام خدا تعالے کے ہاں سے عطا ہوا ہمنام خود خدا کے ہوئے علی ہذا القیاس صدہا معجزے ہین کہ دلایل النبوت شرف النبوۃ مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہ کتب سنت جماعت مین موجود ہین تولد کعبہ شریف مین نام جنکا بموجب احادیث متفق علیہا عرش پر اور دروازہ پر جنت کے پیغمبر صاحب کے پاس لکھا ہوا بالجملہ ماکے پیٹ سے پیدا ہوئے تو کلمہ پڑہتے ہوئے اور خاص کعبہ مین جہان غیر طاہر کا حکم نہین اور زمان پیشین مین بھی کسی کے لئے یہ حکم نہ تھا اور نجاست نفاس از بس مشہور ہے چنانچہ تفسیر وکیع اور تاریخ خطیب بغدادی مین کہ نہایت معتمد مفسر و محدث سنت جماعت کے ہین اور اور کتب تفاسیر و حدیث شیعہ مین متفق علیہا حدیث ہے کہ موکلان علیؑ فخر کرتے ہین تمام ملائک پر اسواسطے کہ کبھی کسیطرحکا کوئی گناہ اُن کے لئے نہین لکھا یعنی نسبت اور تمام لوگونکی سوائے اِن نوری اجسام کے فخر کرتے ہین کیونکہ یہ نوری جسم جو اہلبیتؑ ہین یہ بمنزلہ نفس واحد کے ہین اور امام غزالی صاحب کتاب سر العالمین مین کہ نہایت معتبر عالم ہین سنت جماعت کے لکھتے ہین کہ کسی صاحب علم نے خطا نسبت حضرت علیؑ نہین کی جناب

سیدۂ دوجہان کا حال فریقین کے ہان بوقت تولد سے واضح ہے کہ وقتِ تولد
مریم و حوا وغیرہ نے بہشت کے پانی سے غسل دیا نجاستہاے معمولی تک سے
پاک تہین جو مفصل اوپر لکہا گیا کوئی مخالف اور موافق کسیطرح کی خطا اور گناہ
کا واسطے اس پارۂ جگر ذات مصطفوی کے قایل نہین پیغمبر صاحب اپنا جگر کا
ٹکرا فرماتے ہین پُر ظاہر ہے کہ جزو اور ٹکرا ایسے طاہر کا طاہر ہے اور مکرر اوپر بہی
لکہا گیا کہ حدیث متفق علیہا ہے یغضب اللہ بغضب الفاطمہ یعنی غضب ہوتا ہے
خدا اسا تہہ غضب فاطمہ کے ازبس ہویدا ہے کہ اگر سہواً یا خطاً یعنی ناحق بہی
غضب کہ ایک اقسام عصیان سے ہے انسے صادر ہووے یعنی یہ معصوم نہوتین
تو کیونکر خدا تعالے معاذ اللہ ایسے غضب سے غضب ہوتا نام انکا بموجب احادیث
متفق علیہا بشمول نام نبیؐ و علیؑ عرش پر لکہا ہے المختصر کہ پیدا ہوئین تو بہشت کے
پانی سے نہلائی گئین لقب بتول کافی ہے بموجب فرمودۂ رسول مقبول کے
بچپن سے طہارت کو کیونکہ جرم سہواً یا عمداً سب امورات دنیا سے ہین اور
لقب مذکور سے واضح ہے کہ یہ دنیوی سب امورات سے محفوظ تہین چنانچہ
بتصریح لکہا گیا ہے۔ دو نوشاہزادون یعنی حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ کا
حال ازبس ظاہر ہے کتب فریقین سے کہ جب آیت نازل ہوئی تو نہایت صغیر
سن تہے کیونکہ تولد امام حسن کا سنہ ۳ ہجری اور تولد امام حسینؑ کا سنہ ۴ حدیا پنج
کہ بموجب تصریح امام شافعی اور قرطبی وغیرہ سب مورخین کے بالاتفاق واضح ہے
اور اگرچہ تعیین تاریخ نزول آیت تطہیر نظر سے فقیر کے کسی کتاب مین شیعہ صاحب
یا سنی صاحب کی نہین گذری لیکن بموجب شہادت جناب امام المومنین حضرت

صدیقہ وغیرہا کے مطابق مصرحات صدر بتواتر ظاہر ہے کہ روز مباہلہ کو پیغمبر صاحب نے انہین چارون نوری جسمون کو چادر اوڑہائی جنمین پانچوین خود آنحضرت تہے اور یہ آیت پڑہی ہے اور یہ بات تواریخ فریقین سے واضح ہے کہ مباہلہ سنہ ۱۰ ہجری مین واقع ہوا تو صغارت سن یعنی معصومیت دونو صاحبزادون کی ازبس ظاہر ہے بلکہ مباہلہ مین مخصوص انہین چارون نوری جسمونکو اپنی ساتہہ لیجانا محبوب خدا کا بہی دلیل قاطع کافی اور وافی ہے طہارت اور نوری ہونے اور معصوم ہونے پر اُن کے اُس شخص کے لیئے جو ذرا بہی نور ایمان اور روشنی ایقان دین محمدی رکہتا ہو چنانچہ تفسیر آیہ مباہلہ مین بہ بسط و تشریح مفصل یہان مرقوم ہے اور یہی احادیث معتبرہ سے واضح ہے کہ سنہ ۳ ہجری مین بہی یہ آیت آنحضرت نے تلاوت فرمائی یعنی جبکہ دونو صاحبزادے تولد بہی نہین ہوئے تہے چنانچہ تفصیل اسکی قریب ذکر ہوتی ہے تو نظر بر مصرحہ بالا پر ظاہر ہے کہ تصور تجویز نسبت صدور گناہ قبل از نزول آیت تطہیر کے یعنی ایسے اطفال صغیر سن کے لیئے معاذ اللہ عقلاً اور عادتاً اور عرفاً سب ہی نوع انسان ممنوع جانتے ہین بلکہ عرف مین اطفال فساق و فجار تک کو بہی معصوم کہتے ہین کیونکہ جب تکلیف شرعی ابہی انپر جاری نہین ہوئی تو عصیان کیونکر ثابت ہو جنکے نام ساتہہ نام پیغمبر صاحب کے بموجب احادیث متفق علیہا عرش پر لکہے ہوے ہین تو ایسے صدور گناہ معاذ اللہ قبل از نزول آیت بہی تصور کرنا عرف غضب الہی ہے اللہ بچاوے ہر غضب سے اخطب خوارزم کہ نہایت معتبر ہے محدثین مین سنت جماعت کے بڑے محقق محدث عالم ابن حجر صاحب صواعق نے کمال توثیق و تعظیم سے صواعق محرقہ مین

جس نے سندین پکڑی ہین لکھتا ہے ابی سعید خدری سے کہ بعد زفاف جناب سیدۂ دوجہان کے پیغمبر صاحب چالیس صبح تک دروازہ پر حضرت علی کی کہا کئے

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ الصلوٰۃ یرحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس

اہل البیت ویطہرکم تطہیرا- اس جگہہ سے واضح ہوتا ہے کہ اول یہ آیت اسی زمانہ مین نازل ہوئی اور کتب سیر فریقین سے باتفاق ہویدا ہے کہ عقد جناب سیدہ معصومہ کا سنہ دو ہجری مین ہوا اس جگہہ سے یہی واضح ہے کہ یہ آیتہ وافی ہدایتہ کئی بار نازل ہوئی ہے اور ظاہرا پہلی بار یہی ہے کیونکہ حال یوم عقد اور شب زفاف جناب سیدۂ دوجہان فریقین کے کتب تفسیر وحدیث وسیر دیکہنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ظہور نزول اس آیت کا اسی صبح کو اثر دعائے آنحضرت سے واسطے اظہار عصمت وطہارت ان طیب طاہر نوری جسمون کے ہوا کتب حدیث و فریقین سے جو حال روز مذکور کا مندرج ہے بہت طویل ہے صرف تحریر جمال الدین محدث کہ سنہ ہجری دفتر اول روضتہ الاحباب مین جو لکہتا ہے بعینہا عبارت اسکی لکہی جاتی ہے کہ فارسی بہت صاف ہے جسے جناب مولوی شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ مین بہی معتبر و معتمد بہ باب کیود کے لکہتے ہین اور مدارج شیخ عبد الحق دہلوی وغیرہ کتب کثیر مین بہی یہ مضمون مفصل ہے عبارت روضتہ الاحباب یہ ہے - ہم درسال دوم از ہجرت درماہ رجب آن سال یا درماہ صفر نکاح علی مرتضے کرم اللہ وجہہ با فاطمہ زہرا واقع شد وزفاف ہم درین ماہ وبقولے بعد ازان بودہ وگویند فاطمہ دران روز ہژدہ سالہ بود مرویست کہ ابوبکر صدیق از پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ را خواستگاری بنمود حضرت فرمود درباب تزویج فاطمہ انتظار وحی میکشم -

صدیق صورت حال را با عمر خطاب تقریر فرمود وے گفت ای ابو بکر خطبه ترا رد کرد
و فاطمه را بتو نمیدہد بعد از چند وقتی ابو بکر با عمر گفت تو خواستگاری نمائے فاطمه را
عمر بمجلس حضرت آمد و خواستگاری نمود ہمان جواب که ابو بکر شنیده بود وی
نیز شنید بعد ہٗ نزد ابو بکر آمد و حکایت گذشته باز گفت صدیق گفت یا عمر خطبه
ترا نیز رد کرده و دختر را بتو نمیدہد بعد از چند وقتی یاران علی مرتضی و اہل و خوص
وی با او گفتند تو خواستگاری نمائی فاطمه را علی گفت بعد از انکه ابو بکر و عمر درین
معرض در آمدند و با ایشان ندادہ من کے خواہد داد و با او گفتند ترا با آن سرور خصوصیتی
ہست که دیگر برا نیست قرابت قریبه با وے داری شاید که خطبه ترا قبول کند و روایتی
آنکه علی مرتضی فرمود خواستم که فاطمه را خواستگاری کنم با خود اندیشه کردم که ہیچ
ندارم چگونه در معرض این امر توانم در آمد باز قرابت و صله رحم را ملاحظه نمودم و بہ
نزد رسول خدا صلے الله علیه و آله وسلم رفتم و سلام کردم و ہیچ نگفتم حضرت جواب
سلامم باز داد فرمود اے علی حاجت تو چیست گفتم فاطمه را خواستگاری مینمایم
پیغامبر صلی الله علیه و آله وسلم فرمود مرحبا و اہلاً و دیگر ہیچ نگفت از مجلس آن سرور
بیرون آمدم گروہے از انصار با من ملاقی شدند و گفتند خواستگاری نمودی
دختر بتو داد یا نه گفتم نمیدانم اینقدر گفت مرحبا و اہلا گفتند اینقدر بس است
که حضرت فرمود ہم اہل بتو داد و ہم خوشی و راحت حواله نموده و گویند آن سرور
با فاطمه گفت که علی ترا خواستگاری مینماید فاطمه ہیچ نگفت و ساکت بود حضرت
وے را به علی نکاح کرد و از ینجاست که فقہائے دین پناه رحمہم الله گفته اند که مستحب است
ولی را که چون دختر کبیره خود را بکسے دہد استیذان از وے نماید و سکوت بکر

بمنزلہ اذن ویست. نقلست کہ چون علی خواستگاری فاطمہ نمود حضرت فرمود
مہر او چہ میکنی علی گفت یا رسول اللہ در دست من چیزے نیست کہ لایق مہر وے
باشد فرمودند ہیچ خطیمہ داشتی آنرا بفروش و بہائے آنرا مہر او ساز. و در روایتے
آنکہ حضرت از علی پرسید کہ ہیچ در دست داری علی گفت اسپے و زرہ ہے دارم
فرمودند یا علی اسپ ترا ضرور است ولیکن زرہ را بفروش و بہای آنرا مہر ساز
پس علی از مجلس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیرون آمد و زرہ را در بازار کرد تا
بفروشد عثمان بن عفان آنرا بخرید بچہار صد و ہشتاد درم علی مرتضی آنرا در گوشہ
ردا خود بستہ بہ نزد پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آوردہ و نظر حضرت بر زمین
اخلاص بماند فرمود چند است علی ہیچ نگفت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبضہ
ازان برگرفت و بہ بلال داد تا برائے فاطمہ در بوئی خوش صرف نماید آنگاہ با ام سلیم
گفت این بقیہ را بگرفت و بشمرد دویست درہم بود. در روایتے آنکہ دو دانگ
را در بوئے خوش صرف کردند و چہار دانگ را ثیاب و متاع و اثاث البیت خریدند
دو جامہ بردو دو بازوبند نقرہ و قطیفہ کہ تمام بدن ایشان ازان می پوشید و قدحی
و یک آسیا دستی و دار و چیز و سبو و مشک آبی و مطہرہ و دو نہالی از کتان کہ
حشو یکے از خرما و حشو دیگرے از تراشہ سجیان و چہار عدد بالش کہ دو عدد را
ازان بہ پشم و دوی دیگر را بلیف خرما پر کردہ بودند بجہت فاطمہ ترتیب کردند شیخ
زرندی در کتاب نظم درر السمطین روایت میکند از انس بن مالک کہ گفت
نزد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نشستہ بودم کہ آثار وحی در بشرہ مبارک وی
ظاہر شد چون وحی منجلی گشت فرمود اے انس ہیچ میدانی کہ جبرئیل از برائے من

از نزد خداوند عرش چه پیغام آورد گفتم یا رسول اللہ پدر و مادرم فدائے تو باد چه
خبر آورد فرمود این آورد که ان اللہ تعالےٰ یامرک ان تزوج فاطمہ من علی پدرت تعلیم
حق تعالےٰ امر میفرماید ترا که فاطمہ را بعلی بزنی دہی اے انس برو ابوبکر و عمر و
عثمان و طلحہ و زبیر و جماعتے از انصار را بگوے که رسول خدا شمارا میخواند انس گوید
بموجب فرمودہ رفتم و آن گروه را بخواندم چون جمع شدند و علی نیز حاضر گشت
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خطبہ بلیغ خواند مشتمل بر تجمیل حمد و ثنا و حق تعالےٰ
و بہ ترغیب نکاح انگاه فرمود خداوند تعالےٰ مرا امر فرمودہ که فاطمہ را ابنی علی من
هم اورا بنی لعلی دادم بر مهر چهار صد مثقال نقره راضی شدی اے علی گفت راضی شدم
و در روایتی انکه علی را فرمود تا خطبہ بخواند پس حضرت دعاے خیر در شان علی و فاطمہ

بتقدیم رسانید و گفت جمع اللہ شملکما و اسعد جدکما و بارک علیکما و اخرج منکما کثیراً
طیباً - یعنی جمع کرے خدا تعالےٰ نے پریشانی تمہاری اور نیک کرے کوشش تمہاری
اور برکت دیوے اوپر تمہارے اور پیدا کرے تم میں سے بہت سے پاک -
بعد از آن طبقے از خرما آوردند و امر فرمود تا ہر کسے بجہتہ خویش ربودند و ازینجاست
که فقہاے دین پناه گفتہ اند لا باس بنثر الشکر و النور فی الضیافتہ و عقد النکاح
و بعضے از علما باستحباب آن قائل شدہ اند مرویست که حضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم با ام سلمہ گفت دختر مرا بخانہ علی ببرید و بسپار و با او بگو که تعجیل نکنند تا من
بیایم و ایشان را بکدیگر نہ بینم و چون نماز خفتن گذارد کوزه آب بر داشت و بہ نزد
ایشان آمد و آب دہن مبارک را در آنجا انداخت و معوذتین و دیگر ادعیہ بر آن
خواند انگاه فرمود اے علی ازین آب بیاشام و وضو ساز و با فاطمہ فرمود تو ہم بیاشام

وضو ساز و در روایتی آنکہ مقداری است از آب بر سر فاطمہؑ و در میان ہر دو پستان وی پاشید گفت اللھم انی اعیذہا بک و ذریتہا من الشیطان الرجیم یا خدا تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں اسکو ساتھہ تیرے اور اسکی اولاد کو شیطان رجیم سے ۔ آنگاہ مقداری دیگر از آن بر سر علیؑ و میان ہر دو شانہ وی پاشید و گفت اللھم انی اعیذہ بک و ذریتہ من الشیطان الرجیم یا خدا میں پناہ مانگتا ہوں ساتھہ تیرے اور اسکی ذریت کے لئے شیطان رجیم سے ۔ و در روایتے آنکہ اللھم انہما منی و انا منہما اللھم کما اذہبت عنی الرجس وطہرتنی فطہرہما ۔ یا خدا وہ دونو مجھسے ہیں اور میں ان دونو سے یا خدا جیسا لیگیا تو پلیدی کو مجھسے اور پاک رکھا مجکو پس پاک رکھہ ان دونوں کو ۔ آنگاہ فرمود برخیزید و بجائے خواب خود روید کہ خداوند تعالےٰ میان شما الفت و یاد و برکت کناد در نسل شما و خود برخاست تا از خانہ بیرون رود فاطمہؑ در گریہ افتاد پیغامبرؐ فرمود اے دختر کہ چہ چیز ترا در گریہ مے آرد بتحقیق ترا بکسے بزنی دادم کہ اسلام وے از ہمہ بیش و علم وی از ہمہ بیش و خلق وے از ہمہ بہتر و عرفان وے بخداوند تعالےٰ از ہمہ زیادہ است ۔ و در روایتے آنکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را گمان شد کہ فاطمہ بجہت آن میگرید کہ علیؑ را مالی نیست فرمود اے جان پدر در حق تو تقصیر نکردہ ام بکسے را شوہر تو گردانیدہ ام کہ بہترین اہل بیت من است ۔ وایم الذی نفسی بیدہ لقد زوجتک سیدا فی الدنیا وانہ فی الاخرۃ لمن الصالحین وفی روایتہ زوجتک سیدا فی الدنیا والاخرۃ ۔ یعنی قسم ہے اسکی کہ جان میری ہاتھہ اس کے ہے البتہ بیاہ کیا میں نے تیرا سردار دنیا کے ساتھہ اور تحقیق وہ عقبیٰ میں البتہ نیکوں سے ہے اور ایک روایت میں ہے بیاہا میں نے تجکو سردار دنیا و آخرت کے ساتھہ

وگویند خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الصلوٰۃ والتسلیمات بمقداری خرما و
مویز بجہت ولیمہ الیشان انعام فرمود و سحد کبشی آورد و جمعی از انصار چند صاع ذرہ
آوردند ولیمہ عروسی فاطمہ زہرا آن بود اے عزیز غور کرکہ پیغمبر صاحب نے کہ فاضل ترین
تمام پیغمبروں کے ہیں جناب باری مین دعا کی کہ خداوندا مین پناہ مین رکہنا مانگتا
ہون تجہسے علی کو اور فاطمہ کو اور انکی ذریت کو شیطان رجیم سے اور فرمایا مجہسے
ہین اور مین انسے ہون یعنی جو مین ہون سو یہ ہین جیسے مجہسے تو رجس کو لیگیا ہے
اور پاک کیا ہے مجہکو اسیطرح انکو بہی پاک رکہہ اور جناب سیدہ دوجہان سے
تبسم فرمایا کہ مین نے تمہاری شادی کی ہے ایسے شخص سے جو سید یعنی
سردار دین و دنیا اور صالح ہے سو ظاہر ہے کہ نزول آیت بموجب روایت ابی
سعید خدری اثر ہے پیغمبر صاحب کی اسی دعا کا کہ اسی رات کی صبح کو یہ آیت
واسطے اظہار بشارت قبول دعا کی نازل ہوئی جسطرح کہ حضرت مریم کی والدہ
ماجدہ نے دعا کی تہی کہ خداوندا مین نگاہ مین رکہنا مانگتی ہون تجہسے اسکو شیطان
رجیم سے اور خدا تعالےٰ نے یہ دعا اُن کی قبول کی اور حضرت زکریا نے دعا کی کہ
خدا تو عنایت کر مجہکو ذریتہ طیبہ تو اُن کے لئے بشارت ہوئی ساتہہ تولد یحییٰ کے
اور حکم ہوا کہ تین دن بات نکرو اور بہت ذکر کرو خدا تعالےٰ کا اور صبح اور شام
تسبیح پڑہو چنانچہ تیسرے پارہ مین آیہ۔ وانی سمیتہا مریم وانی اعیذہا

بک وذریتہا من الشیطٰن الرجیم فتقبلہا ربہا بقبول حسن وانبتہا نباتا حسنا یعنی
تحقیق مینے نام رکہا اسکا مریم اور مین پناہ مانگتی ہون اسکو ساتہہ تیرے اور اسکی
اولاد کو شیطان سے پس قبول کیا اسے خدا نے اسکے ساتہہ اچہے قبول نے کے اور اگاہ کیا اسکو

اگلا احیاء اور آیہ۔ ہنالک دعا زکریا ربہ قال رب ہب لی من لدنک ذریۃ
طیبۃ۔ یعنی اس جگہہ پکارا زکریا رب اپنے کو۔ کہا اے پروردگار میرے بخشدے واسطے
تیرے اپنے پاس سے اولاد پاکیزہ۔ ان قصون کی صاف بالتصریح خبر دیتے ہین
اور اسی پارہ مین اسیطرح اثر دعا ظاہر ہے آیہ واذ قالت الملئکۃ یامریم ان
اللہ اصطفک وطہرک واصطفک علی نساء العالمین۔ یعنی جب کہا فرشتون
نے اے مریم تحقیق خدا نے برگزیدہ کیا تجکو اور پاک کیا تجھے اور برگزیدہ کیا اوپر عورتون
عالمون کے۔ اور آیہ فنادتہ الملئکۃ وہو قایم یصلی فی المحراب ان اللہ یبشرک
بیحیی مصدقا بکلمۃ من اللہ وسیدا وحصورا ونبیا من الصلحین۔ یعنی پس
پکارا اسکو فرشتون نے اور کھڑا ہوا نماز پڑہتا تہا بیچ محراب کے تحقیق خدا خوش
خبری دیتا ہے ساتہہ یحیی کے سچا کرنیوالا ایک بات کو اللہ سے اور سردار ہے
اور بند ہے اور نبی ہے صالحون سے۔ اے عزیز غور کر مادر مریم نے نذر مانی اور
دعا کی جب انکو ایسی بیٹی خدا تعالے نے عطا کی اور بعد تولد کے فرشتون نے انکو
بشارت طہارت دی حضرت زکریا پیغمبر نے دعا کی جب ایسا بیٹا عطا کیا اور
بعد مدت کے دعا قبول ہوئی چنانچہ آیہ۔ الا تکلم الناس ثلثہ ایام الا رمزا واذکر
ربک کثیرا وسبح بالعشی والابکار ــــ یعنی یہ کہ نہ بولے تو لوگون سے تین ن مگر اشارہ
سے اور یاد کر پروردگار اپنے کو بہت اور تسبیح کر شام اور صبح کو سے ہویدا ہے تو غور کر
کہ چونکہ ہمارے پیغمبر صاحب خاتم الانبیا فاضل ترین سب کے ہین سو یہ کمال
فضیلت ہے ہمارے پیغمبر صاحب افضل پیغمبران سبحان کی معہ انکی صاحبزادی اور داماد
اور ذریت کے کہ خود انکو بمجرد دعا ساتہہ القاب اہلبیت اور بشارت تطہیر کے

خدا تعالےٰ نے خطاب فرمایا اور دونوں کو بلکہ انکی اولاد کو بھی سید اور سیدۂ دنیا و
آخرت کا کہا چنانچہ باحادیث متواترہ ظاہر ہوا اور انشا اللہ بیان ہوگا اور پھر جب
دونوں صاحبزادے تولد ہوئے تب پھر آیت نازل فرمائے چنانچہ حدیث ام المومنین
جناب صدیقہ بروز مباہلہ اور حدیث حضرت ام سلمہ حجرہ مین اور ابن عباس وغیرہ سے ہویدا
ہوا کہ وہ بعد تولد حسینؑ کی تھی جو اسوقت چارون نوری جسمون کو عبا مین آپ نے لیا
اور فرمایا یہ آیت میری اور علیؑ و فاطمہؑ و حسنین کے لیئے نازل ہوئی ہے اور بھی نظر بر
مذکورات بالا جو بعضے راویون سے واضح ہے کہ چالیس دن اور بعضو نسے نو مہینے تک
پیغمبرؐ صاحب دروازہ پر جناب بی بی فاطمہ سیدۂ دوجہان کے صبح کے وقت روز
یہ آیت تطہیر فرمایا کیئے اور سمعانی مشایخ معتبر سنت جماعت نے رسالہ قوامیہ
مین جو روایت چھہ مہینے کی بھی لکھی ہے تو شیطان وسوسۂ منافات روایات مین
انسان کو ڈال سکتا ہے لیکن واصل تائید و ہدایت ازلی غور کر سکتا ہے کہ اخبار
کم و بیشی ایام منافات نہین ہو سکتی کیونکہ راویان متعدد ہین ہر ایک خبر اُس مدت
کی دیتا ہے جس مدت تک دیکھا تو ممکن ہے کہ ایک تو اُس جگہہ مثلاً نو مہینے تک
حاضر خدمت رہا ایک چھہ مہینے مین کہین چلا گیا ایک چالیس ہی روز رہا غرض جسنے
جتنا دیکھا سو روایت کی اور بھی احتمال ہو اہے کہ جب کئی دفعہ یہ واقعہ ہوا تو کبھی کئی دن
فرمایا کیے کبھی کئی دن اور جتنا کچھہ جس راوی نے دیکھا روایت کی بالجملہ توفق سے
اِن تمام احادیث کی بموجب تفاسیر فریقین واضح ہے کہ یہ آیت کئی بار نازل ہوئی

جیسی کہ آیہ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا و غیرہا بعضے آیات مکرر نازل
ہوئی ہین گو کہ وقت ترتیب قرآن شریف کے مکرر نہین لکھی گئین چنانچہ تفسیر آیہ

ویطعمون الطعام میں زاہدی صاحب امام مفسرین سنت جماعت وغیرہ مفسرین
شیعہ اور سوا اسکے اکثر مقاموں میں لکھتے ہیں چنانچہ آیہ اذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم
فسجدوا الا ابلیس بھی مواضع مکررہ میں نازل ہے اور مکرر قرآن میں بھی موجود ہے
لیکن مصلحتیں اور مضرتیں اسکے کہ بعضے آیتیں جو مکرر نازل ہیں عند الترتیب مکرر
درج کی گئیں اور بعضی نہیں کی گئیں اور وجوہات اور اسباب انکی ظاہرا منجر بمناظرہ
اور مطارحات ومنازعات مذہبی معلوم ہوتے ہیں فقیر کو وہ رستہ مقصود نہیں
مطلب مقصود سے ہے فقیر کے نزدیک چھوٹا منہ اور بڑی بات کیا ضرور ہے مختصراً
اتنا بس ہے کہ ترتیب دینے والے قرآن کے بعد پیغمبر صاحب کے جو اصحاب ذیشان
تھے انہوں نے کچھ مصلحت سمجھی ہوگی جسے متاخرین نہیں پہنچ سکتے مصرع
صلاح مملکت خویش خسروان دانند۔ یا یہ کہ مجتہد تھے مجتہد خطا پر بھی مستحق ہے
ثواب کا کہ ازبس مشہور ہے یہ کہنا کون ضرور ہے کہ عداوت سے اہلبیت ہی
کے مکرر نہ درج کیا فقیر کو اپنے کام سے کام ہے اور مقصود سے مطلب ہے انسان
کو نظر بر حفظ وصیانت نفس وعقیدہ کے شر اور وساوس شیطانی ونفسانی سے
کہ ہر شبہ ضعیف البنیان کے ساتھ لگی ہیں درود اور لاحول اور استعاذہ بخدا
ضرور ہے اے عزیز کبھی وساوس شیطانی ونفسانی سے بعضے آدمی نظر بر ظاہر
وقوع آیہ مذکور درمیان میں ادن آیات کی جو بتصریح ضمایر خطاب مونث ازواج
کی شان میں ہیں دہوکے سے غلطی میں پڑتے ہیں اور بسبب اسکے غوطہ کہاتے
ہیں اور بحر ہلاکت وضلالت میں غرق ہوتے ہیں لیکن انسان کو تائید ہدایت
ازلی شامل حال ہو تو وہ تلاوت قرآن اور ملاحظہ تفاسیر وسیر فریقین سے دیکھ

سکتا ہی اور بالیقین کالشمس فی وسط السمار جان سکتا ہی کہ صدہا آیتین اس قسم کی ہین
کہ وہ نازل کسی اور وقت ہوئین اور کسی اور کے حق مین لیکن بعد الترتیب کسی اور
آیت کے بعد کسی اور کی شان مین درج ہین اور جو آیات اور سورہ پہلے نازل ہوئی
ہین وہ ترتیب مین بعد انکی درج ہین جو بالاتفاق پیچھے نازل ہوئی ہین اطفال مکتب خوان
تک جان سکتے ہین پیشانی سے ہر سورہ کی کہ بہتیرے سورہ جو مدینہ منورہ مین بعد
ہجرت نازل ہوئی وہ اول درج ہین انسے جو مکہ معظمہ مین قبل ہجرۃ نازل ہوئی بسم اللہ سورہ
اقرار جیسے مفسرین اور اہل سیر دیقین کے سب لکھتے ہین اول نازل ہوئی مکہ معظمہ
مین دریبان کوہ حرے کے کہ ابتدائے نزول قرآن پہلے دن اسی جگہہ ہی اور نزول
اسکا ابتدائی حقیقی لکھا ہی جلال الدین محدث وغیرہ اکثرون نے اور بعضے شاذ روایت
مین سورہ حمد اور شروع سورہ مدثر کو پہلے لکھا ہے غرض بہر کیف یہ تینون اور
سب سے پہلے نازل ہین سو سورہ اقرار تو تیسوین یعنی اخیر پارہ مین درج ہی جسکا
نزول ابتدا حقیقی اور سورہ مدثر اونیسوین پارہ مین اور سورہ حمد شروع قرآن مین
اور جو آیتین اور سورہ کہ اقرا اور مدثر کے بعد سالہا سال کے پیچھے مدینہ منورہ مین
نازل ہوئین وہ پہلے پارون مین درج ہین چنانچہ سورہ تبت یدا ابی لہب فریقین
کے ماننے ہویدا ہے اور خود ظاہر ہے کہ ابولہب کے حق مین ہے جو مکہ مین بعد تین
برس کے نزول وحی سے نازل ہوئی سو تیسوین پارہ اخیر قرآن مین درج ہی
اور آیت وانذر عشیرتک الاقربین جو بالاتفاق اس سورہ سے پہلے نازل ہوئی
ہے وہ بھی اونیسوین پارہ مین ہے اور آیت فاصدع بما تؤمر واعرض عن
المشرکین جو اس سے بھی پہلے نازل ہے وہ بھی چودہوین پارہ مین اور

آیت فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم - جیسے آیت
مباہلہ کہتے ہین جو سنہ دس ہجری مین نازل ہوئی یعنی نزول وحی سکے تیئسوین
برس سو تیسرے پارہ مین داخل ہے اور سورہ بقر جو مدینہ مین بعد ہجرت نازل
ہے وہ بعد فاتحہ سب سے پہلے داخل ہے اور سورہ انعام جو بہ تصریح مفسرین اور
مورخین اور محدثین فریقین سکے بعد سورہ حجر کے نازل ہے سو وہ ساتوین پارہ
مین شروع آٹھوین مین ختم اور خود سورہ حجر جو اس سے پہلے نازل ہے سو شروع
اُسکا اخیر تیرہوین پارہ کے یعنی چودہوین پارہ مین مندرج ہے اور علیٰ
ہذا القیاس اسی طرح بہتیری سورتین ہین غرض تفصیل ایسی باتون کی موجب
تطویل ہے پیشانی ہر ایک سورہ کی دیکھہ لینی ہی اطفال ہجا خوان تک کو واسطے
صدق اور واسطے تصدیق مقال فقیر کے کافی ہے علیٰ ہذا القیاس اکثر ادر آیات کا
یہی حال ہے کہ اکثر سورہ مکی ہین اور وہ آیتین انمین داخل ہین جو مدینہ مین نازل
ہوئی ہین اور اسیطرح بر عکس اسکے بتحریر تفصیل اُن تمام آیتون کے جو اوّل نازل
ہوئی ہین اور اخیر کے پارون مین درج ہین منجر بتطویل ہے اس لیے بطریق نمونہ
تہوڑی سی لکھی جاتی ہین ہر ایک تہوڑا سا پڑہا لکہا آدمی بہی انسے صاف حقیقت
حال کو پہنچ سکتا ہے اور کیفیت اٹھا سکتا ہے دفتر اول روضۃ الاحباب جمال الدین
محدث وغیرہ اور کتب سیر و تفسیر علمائے سنت جماعت اور بہی کتب و سیر و
تفسیر علمائے شیعہ غرض فریقین کے ہا انسے صاف ظاہر ہے کہ آیہ اذن للذین
یقاتلون بانہم ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر - سنہ دو ہجری مین نازل ہوئی اور
اسی پر ابتدائے جہاد واقع ہوا بلکہ بعضے اخیر سال اول ہی لکہتے ہین - پر واضح ہے

کہ یہ آیت تو سورۃ الحج سترہوین پارہ مین بعد نصف قریب ثلث درج ہے اور
غزا یعنی لڑائی کفار سے شروع ہوئی چنانچہ غزوہ بواطہ اور غزوہ ذوالعشیرہ وغیرہ
ہو چکین تب عبداللہ بن جحش اسدی معہ کتنے اصحاب کے بطن نخلہ کو تعین ہوئے
وہان لڑائی ہوئی جو کفار کو قید کرکے خوب غنیمت لائے اور چونکہ یہ لڑائی پہلی تاریخ
ماہ رجب کو واقع ہوئی اور یہ مہینا ماہ ہائے حرام سے معدود ہے سو کفار طعنہ دینے لگے
کہ ماہ حرام مین پیغمبر خدا نے لڑائی حلال کی اسوقت آیت یسئلونک عن الشہر الحرام
قتال فیہ قل قتال فیہ کبیر وصد عن سبیل اللہ وکفر بہ والمسجد الحرام واخراج اہلہ منہ اکبر
عند اللہ والفتنۃ اکبر من القتل نازل ہوئی اور پر ظاہر ہے کہ یہ آیت دوسرے پارہ
مین بعد نصف درج ہے اور آیہ ہذان خصمان اختصموا فی ربہم جنگ بدر مین حضرت
حمزہ اور حضرت علیؑ کی شان مین نازل ہوئی سورہ حج مذکور الصدر مین قبل آیہ اذن للذین
کے دو رکوع پہلے درج ہین سورہ یس کہ مکہ مین وقت ہجرت آنحضرت شروع سے
تا فاغشیناہم فہم لایبصرون پڑھتے ہوئے دولت سرا سے برآمد ہوئے سو بائیسوین
پارہ مین درج ہے اور بعد اسکے آیتہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات
اللہ بھی شب ہجرت نازل ہوئی شان مین حضرت علیؑ کے جبکہ وہ آنحضرت کے بچھونے
پر سو رہے سو وہ دوسرے پارہ مین بعد نصف درج ہے کما فی روضۃ الاحباب
منقول است کہ جبرئیل امین از نزد رب العالمین آمد و از حقیقۃ آن حال او را خبر گردانید
و فرمان آورد کہ ان اللہ یامرک بالہجرت و گفت امشب در جامہ خواب خود کہ ہر شب
می بودی مکیہ مکن و فردا کار سازی ہجرت کن و بجانب مدینہ متوجہ شو چون شب
در آمد کفار بدستوری کہ مقرر کردہ بودند در سرای حضرت جمع آمدند و مترصد می بودند

تا که چون حضرت بخواب شود که بر سر وی ریزند و هلاکش سازند پیغامبر صلی الله علیه و آله
وسلم بر آن حال مطلع شد علی کرم الله وجهه را گفت که کفار قصد ما دارند و من از اینجا
بیرون میروم تو امشب در جامه خواب من تکیه کن و برد سبز حضرمی را بر خود بپوش
و آن بردے بود که هر شب حضرت صلی الله علیه و آله وسلم بر خود مے پوشید و باز
گفت دل را قوی دار ای علی که ایشان مکروهی بتو نتوانند رسانید و در روایتی آنست
که فرمود که مرا اذن هجرت بمدینه دادند من فردا تجهیز سفر می نمایم و بطرف مدینه
روان میشوم و امانات و ودایع که نزد حضرت بود همه را بعلی سپرد تا بصاحبانش
رساند و خود در عقب آن سرور بمدینه آید پس علی مرتضی بر فراش خاص پیغمبر صلی الله
علیه و آله وسلم تکیه فرمود و ردا را بر دوش کشید و حضرت از خانه بیرون آمد اول سوره
یس تا آنجا که وجعلنا من بین ایدیهم سدا ومن خلفهم سدا فاغشیناهم فهم لا یبصرون
میخواند و مشتی خاک بر سر ایشان پاشید و بر ایشان بگذشت و آن سرگشتگان
بادیه ضلالت ویرا ندیدند مرویست که در آن شب علی مرتضی در جامه خواب آن
حضرت تکیه نمود و نفس خود را فدائے وی ساخت حق تعالی وحی کرد بجبرئیل و
میکائیل که من میان شما هر دو عقد مواخات بستم و عمر یکے را بیش از عمر آن دیگر
گردانیدم کدام از شما ایثار حیات آن دیگرے بر حیات خود میکند هر یکے از ایشان
گفتند ما ایثار حیات کسی بر حیات خود نمی کنیم زندگانی خویش را دوست میداریم
الله تعالی وحی کرد بایشان که چرا مثل علی ابن ابیطالب نیستید که مواخات
بستم من میان او و محمد و وے نفس خود را فدائے محمد ساخت و حیوة او را بر حیات
خویش ایثار نمود برویدبزمین و ویرا از شر اعدا محافظت نمائید ایشان بموجب امر

خداوند تعالے بر زمین آمدند جبرئیل بر سر بالین علیؑ بنشست و میکائیل بر پای بالین
وی جبرئیل میگفت بخ بخ کیست مثل تو ای علی ابن ابیطالب حق جل و علی مباهات
کرد بتو بر ملائکه ولنعم ما قیل هر آنکه بهر خدا راه نفس بر بندد ملک ز عرش بقربان او

کمر بندد و گویند آیه کریمه و من الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله والله
رؤف بالعباد دران باب نازل شد واقدی از مشایخ خود روایت میکنند که
ابوجهل و حکم بن ابی العاص و عقبه بن ابی معیط و نضر بن الحارث و امیه بن خلف
ابن حنظله و طعمه بن عدی و ابولهب و ابی بن خلف و پسران حجاج بنیه و منبه اینها
از انجمله بودند که آن شب بر در سرای حضرت صلی الله علیه واله وسلم قصد قتل
وی داشتند اور آیہ ومن الناس من یعجبک قوله فی الحیوة الدنیا بعد غزوہ احد
اور شہید کرنے بنولحیان کے حبیب اور عاصم وغیرہ اصحاب کو نازل ہوئی اور
غزوہ احد بموجب تصریح جمال الدین محدث وغیرہ سنہ تین مین بلکہ بموجب مصرح
تاریخ یافعی سنہ پانچ مین ہے سو آیت مذکور دوسرے پارہ مین قبل آیہ و
من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ کے درج ہے۔ درباب شراب بالاتفاق
یہ بات ہے کہ تین دفعہ آیتین نازل ہوئین مگر بہتیرے اصحاب شراب پیتے رہے
اور جو کمال عقل رکھتے تھے انہون نے پہلی ہی آیت پر ترک کیا آخر جو تہی بار اخیر
مین جو آیت نازل ہوئی وہ یہ ہی یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب
والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون آخر اسپر بالکل منادی
حرام ہونے شراب کی گئی چنانچہ سال سنہ چار ہجری مین جو عبارت جمال الدین
محدث کی ہی وہ بعینہ یہ ہے اور تاریخ یافعی مین تحریم خمر سنہ پانچ مین ہی بلکہ

بقول مشہور سنہ چھہ اور ایک قول میں سنہ آٹھہ ۔ ارباب سیر رحمہم اللہ آوردہ اند
کہ حق تعالےٰ اول آیتے کہ در باب خمر فرستاد این بود و من ثمرات النخیل و الاعناب
تتخذون منہ سکرا ور زقا حسنا مسلمانان باین اشتغال مینمودند و دران
زمان مثل سائر مباحات بود ولیکن جمعی از صحابہ کہ کمال عقل و وفور رائے بود
ایشانرا بنا بر مفسدیکہ بران مترتب میگردد پیوستہ از حکم خمر استفسار مینمودند
از حضرت تا ایہ آمد کہ یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس
و اثمہما اکبر من نفعہما پیغامبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آنرا بیاران خواند و فرمود این
مقدمہ تحریم خمر است و چون این آیہ را بر عمر خطاب خواند گفت اللہم بین لنا
بیانا شافیا فی الخمر جماعتے از عقلا ر صحابہ گفتند چیزے کہ در وے اثمی کبیر است
ترک آن اولی است و دیگر بشرب آن قیام ننمودند و جماعتے دیگر بملاحظہ
منافع للناس بآن اشتغال مینمودند تا روزے کہ عبد الرحمن بن عوف بعضی از
یاران را ضیافت کردہ بود شراب خوردند چنانکہ بحد سکر رسیدہ بودند نماز
شام در آمد یکے از یاران امامت کرد و در نماز سورہ قل یا ایہا الکافرون خواند
بطرح لا آمد حق تعالےٰ آیہ فرستاد یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ و انتم سکاریٰ
حتے تعلموا ما تقولون طایفہ دیگر از اصحاب گفتند چیزیکہ منجر میگردد بترک نماز نسبت
آنست کہ در گرد آن نگردند از آن کار باز ایستادند و جماعتے دیگر چنان می آشامیدند
کہ در اوقات نماز سکر نداشتند تا زمانی کہ عتبان بن مالک انصاری جمعی از صحابہ
را مہمانی نمود و کلہ شتر بجہتہ ایشان بریان کردہ بود چون طعام خوردند و خمر
آشامیدند و سکران گشتند بر یکدیگر تفاخر مینمودند و اشعارے کہ مبنی از تفاخر و

مدح وذم باشد میخواندند وسعد بن ابی وقاص قصیدہ انشا کرد کہ دران قصیدہ ہجو
انصار وفخر قوم او بود مردے از انصار استخوان لحمی از کلہ شتر برداشتہ
بر سر سعد ابی وقاص زدہ سر اورا شکست سعد بہ نزد رسول آمد واز آن
انصاری شکایت کرد عمر خطاب چون ازان حال وقوف یافت دست
بدعا برداشت وگفت اللہم بین لنا بیانا شافیا فی الخمر حق تعالٰی آیہ فرستاد
یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان
فاجتنبوہ لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضا
فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فہل انتم منتہون عمر خطاب
این آیت بشنید وگفت انتہینا یارب وبروایتے آنکہ گفت انتہینا انتہینا
یارب انہا تذہب المال وتذہب العقل رسول فرمود تا در بازارہاے
مدینہ ندا کردند کہ الا ان الخمر قد حرمت بدانید وآگاہ باشید کہ البتہ بہ تحقیق
خمر حرام گردانیدہ شد ہر کس کہ شنید وبخوردن خمر مشغول بود در زمان دست
ودہن را بشست وترک کرد ودر ہر خانہ کہ شراب بود ہمہ را بریختند چنانچہ
شراب مانند آب در بازارہاے مدینہ روان شد سو پر واضح ہے کہ جو آیت
پہلے نازل ہوئی وہ چودہوین پارہ مین قبل از ثلث درج ہے جو اسکے بعد
آئی وہ دوسرے پارہ مین درمیان نصف وثلث اور جو اسکے بعد آئی
وہ پانچوین پارہ مین قبل از ربع اور جو اسکے بعد آئی وہ شروع پارہ
ہفتم مین درج ہے غرض جو پیچھے اور اخیر مین آئین وہ تو دوسرے اور پانچوین
اور ساتوین پارون مین یعنی اوّل درج ہین اور جو سب سے پہلے نازل

ہوئی وہ اون سب سے اخیر یعنی چودھوین پارہ مین درج ہے آیت قد نری تقلب
وجہک فی السماء فلنولینک قبلتہ جو بیچ مدینہ منورہ کے سنہ ۲ ہجری مین نازل ہوئی
سنہ ۲ تو دوسرے پارہ مین بعد آیہ سیقول السفہاء من الناس کے درج ہے
ظاہر ہے کہ جو شروع پارہ مین مذکور ہے بالاتفاق سب فرقون کے تفسیر و سیر
سے ہویدا ہے کہ جب بموجب آیہ قد نری تقلب وجہک کی قبلہ تبدیل دیا گیا
یعنی پہلے قبلہ طرف بیت المقدس کی تہا اور پہر اس آیت سے کعبہ کی طرف
مقرر ہوا تو منافق بیہودہ باتین آنحضرت کی جناب مین کہنے لگے تب آیت
سیقول السفہاء نازل ہوئی سو پہلی آیات تو بعد اور پچہلی آیات پہلی صریح ہین
کہ درج ہین آیہ الم تر الی الذین اوتو نصیبا من الکتاب بیچ حق یہود کے سنہ ۴ مین
درباب غزوہ خندق نازل ہوئی سو وہ تو پانچوین پارہ مین قریب ربع اور خود
شروع اسی پارہ کا آیۃ والمحصنات من النساء ہے جو سنہ آٹھہ ہجری
مین بعد غزوہ حنین کے نازل ہے اور آیہ قد سمع اللہ جو درباب مسماۃ خولہ بنت
ثعلبہ بن قیس کے نازل ہوئی سنہ چہہ مین وہ ظاہر ہے کہ شروع پارہ اٹہائیسوین
کا ہے اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی جو بالاتفاق سال سنہ دس
ہجری مین بعد حجۃ الوداع نازل ہے جسکے دو مہینے کئی دن بعد آنحضرت نے
وفات پائی سو تو چہٹے پارہ مین داخل ہے اور سورہ تبت اور اخلاص جو مکہ مین
اوایل زمان ظہور نبوت مین نازل ہوئے و قبل توحید اور معوذتین سب سے اخیر مین
بلکہ بہتیری آیتین جو ناسخ ہین وہ پہلے اور جو منسوخ ہین وہ پیچہے درج ہین چنانچہ
قل یا ایہا الکافرون مکی سو تو وہ اخیر کے پارہ مین اور آیہ و اذن للذین جو واسطے

حکم جہاد کے ہیں سو سترہوین پارہ مین سورہ حج مین کہ مدنی ہے داخل ہی جیسا
کہ اوپر گذرا اور علیٰ ہذالقیاس بلکہ بہتیری سورے ہین کہ وہ مکی قرآن شریف مین
لکھی ہوئی ہین اور انمین بعضی آیتین مدینہ کی نازل ہوئی ہوئین درج ہین اور بہتیری
برعکس اسکے چنانچہ سورہ انعام مکی اور آیہ قل تعالوا سے تین آیتین اسکی درمیان مکہ
اور مدینہ کی نازل ہین سورہ اعراف مکی مگر پانچ آیتین اسمین غیر مکی سورہ توبہ کی
اسمین آیہ لقد جاءکم غیر مدنی سورہ شوریٰ مکی اسمین چار آیتین مدنی چنانچہ آیہ قل
لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ جسے آیہ مودۃ کہتے ہین معہ چار مدنی آیتون کے
اس سورہ مین کہ مکی ہے درج ہین تفصیل اسکی شرح و تفسیر آیہ مذکور مین فقیر نے
باسانید معتبر فریقین لکھی ہی من شاء فلیرجع الیہا فریقین کے ہانسے یہ بات ہویدا
ہے اے عزیز کہان تک تفصیل اس قسم کی باتون کی اس مختصر مین لکھی جاوے
اس لیئے ان چند آیتون پر بطریق نمونہ یکی از ہزار اکتفا ہے المختصر کہ طالب حق
بے تعصب و تعسف دیکھہ لی فرقون کی ہانسے صاف ہویدا ہے کہ ترتیب قرآن
شریف کی بموجب نزول آیات کے نہین جو ہر آیت بموجب نزول کے مندرج
قرآن ہین اسیطرح آیہ تطہیر بہی نظر بر مصرحات مسبوق الذکر صبح عقد جناب
سیدہ دوجہان نازل ہوئی سنہ دو ہجری مین اور درج ہوئی اُن آیات مین جو سنہ ۹
مین نازل ہین چنانچہ کتب تفاسیر و سیر سے بالاتفاق ظاہر ہے کہ اکثر بعض
ازواج معظمہ سے نے نافرمانی مین آنحضرت کے اصرار کیا تہا سو آپ نے قسم کہائی
تہی کہ مہینے بہر تک اُن کے پاس تشریف نہ لیجاوین سو آیات یا ایہا النبی قل
لازواجک تا آخر نازل ہوئین اور اس آیہ کو آیہ تخییر کہتے ہین چنانچہ حال مفصل

اس قصہ کا اور سبب نزول آیات مذکورہ وقایع سال ۹ھ ہجری مین نفر اول روضۃ الاحباب جمال الدین محدث اور مدارج النبوۃ شیخ عبد الحق دہلوی اور تاریخ طبری وغیرہ کتب تاریخ اور تفسیر زاہدی اور مدارک وغیرہ تمام تفاسیر سنت جماعت اور سب فرقونکی کتب تفاسیر و سیر مین بالاتفاق بتفصیل مندرج ہے مختصراً طالب حق کو اتنا بس ہے کہ یہ قصہ ۹ھ ہجری مین ہے اس مین شروع سورہ تحریم آیہ یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک اور آیہ عتاب ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما بیچ حق ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے نازل ہوئی سو اٹھائیسوین پارہ کے اخیر مین ہے کہ اسی سورہ پر یہ پارہ ختم ہے اور آیہ تخیر مرقوم الصدور جو معہ اور آیات اپنے ساتھہ والیون کے صاف ازواج معظمہ کے حق مین ہے بعد آیہ تحریم کے نازل ہے اخیر مین اکیسوین پارہ کے اور شروع مین بائیسوین پارہ کے درج قرآن ہے اور انہین کے بیچ مین آیہ تطہیر درج ہو گیا سو بموجب تصریحات و تشریحات مفسرہ بالا ظاہر ہے کہ جیسی اور تمام آیتین اور سورہ بغیر نظام نزول مقدم موخر بموجب یاد کی بمقتضائے بشریت درج ہین وہی بات یہان بھی ہے چنانچہ قرآن شریف مین بائیسوان پارہ نکال کے ہر ایک تھوڑا سا پڑھا لکھا آدمی بھی اس سے ایک سطر پہلی سے دیکھہ سکتا ہے کہ آیات مذکورہ یہ ہین - یانساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین وکان ذلک علی اللہ یسیرا ہ ومن یقنت منکن للہ ورسولہ وتعمل صالحا نوتہا اجرہا مرتین واعتدنا لہا رزقا کریما یانساء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول

فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولا معروفا وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج

الجاہلیۃ الاولیٰ واقمن الصلوۃ واتین الزکوۃ واطعن اللہ ورسولہ۔ انما یرید اللہ

لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا۔ واذکرن مایتلی فی بیوتکن من

ایات اللہ والحکمۃ۔ یعنی اے بیبو نبی کی جو کوئی آوے تم مین سے ساتھہ برائی

ظاہر کے دگنا دیا جاویگا واسطے اُن کے عذاب دوبالا اور ہے یہ اوپر اللہ کے

آسان اور جو کوئی ہمیشہ فرمان برداری کرے تم مین سے اللہ اور پیغمبر اُسکے کی

اور عمل کرے نیک دین گے ہم اُسکو ثواب اُسکا دو مرتبہ اور تیار کیا ہے ہمنے

واسطے اُسکے رزق نیک اے بیبو پیغمبر کی نہین ہو تم مانند کسی ایک کے عورتون مین

سے اگر ڈرو و پرہیزگاری کرو تم پس نہ نرمی کرو تم ساتھہ بات کہنے کے پس طمع کرینگے

وہ لوگ کہ بیچ دل اُن کے مرض ہے اور کہو تم بات اچھی اور ٹہیری رہو بیچ گہرون

اپنے کے اور نہ چلن اور بناؤ کرو چلن اور بناؤ کرنا جاہلیت پہلی کا اور قایم رکہو تم نماز

اور دو تم زکوۃ اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اُسکے کی۔ سوا اسکے نہین کہ

چاہتا ہے اللہ کہ لیجاوے تمسے نجاست گناہ کی اے اہلبیت اور پاک رکھے تم کو

پاک رکھنا۔ اور یاد کرو تم اُس چیز کو کہ تلاوت کیجاتی ہے بیچ گہرون اپنے کے

آیات خدا کی سے اور حکمت سے۔ چنانچہ عقیل باخبر جسوقت اُن ایات کو تھوڑا

ساخیال کر کر دیکھے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایہ تطہیر ان ایات مین صاف ایک

جملہ علیحدہ ہی جیسے ایک مستم کی اخباس مین غیر جنس اُسکی رکھہ دیجاوے کیونکہ

نفس الامر مین کچھہ نسبت ماقبل اور مابعد کے آیتونسے نہین متصور ہوسکتی

کیونکہ اسکے قبل و بعد کی آیتین سب بصیغہ ہائے خطاب اور ضمایر خطاب مونث

طرف ازواج مطہرہ کے صاف بالتصریح ہین اور آیہ تطہیر برخلاف انکی جسمین سب ضمایر مذکر ہین اور اسکے پہلی اور پچھلی آیتون مین صاف امکان وقوع اور صدور کارہاے گناہ کا انسے اور اسپر دو چند ہونا عذاب کا اُن پر اور مضمون عتاب اور تنبیہ و ترہیب اور امر کتنے نیک باتونکا اور نہی اور نصیحت بد باتون سے اور خاص اسکی پہلی کی آیت مین جسطرح النشاالعینی بصیغہ امر جملہ ہے ویسی ہی بعد اسکے ہی اور اسکا شروع بکلمہ حصر بطریق اخبار یعنی خبر دینا بیجانی ہر قسم کی گناہونکا کہ یہ ایک خوش خبری اور خبر رحمت ہے پس ظاہر ہے کہ آیت تطہیر کو انکی بیچ مین تصور نکرو تو کیا بے کہسر ربط اور جوڑ کہاتا ہے جملہ ماقبل اور مابعد کا کہ جیسے صیغہ امر جمع مونث کے اوپر سے چلے آتے ہین ویسے ہی بعد چسپان ہین یعنی واقمن الصلوٰۃ و اٰتین الزکوٰۃ و اطعن اللّٰہ و رسولہ واذکرن مایتلی فی بیوتکن

اے عزیز جسکو دیدہ بصیرت اور چشم انصاف اور نور ایمان اور ایقان قلبی عنایت ایزد منان سے ہو وہ حلاوت اور اطمینان اس سے حاصل کرسکتا ہے اور ہر قسم کے وساوس شیطانی سے محفوظ اور مصئون رہ سکتا ہے اور اہلبیت حقیقی کے حقوق سے غافل نہین ہوسکتا اور انکی فضیلت عصمت مین حق تلفی اور مگراہی سے بچارہتا ہے فمن ابصر فلنفسہ ومن عمی فعلیہ ومن لم یجعل اللّٰہ لہ نوراً فما لہ من نور۔ طالب حق اور رتبہ شناس اہلبیت رسول برحق پر واضح ہو کہ قطع نظر ان تمام مراتب مفسرہ کی احادیث متکاثرہ و متواترہ صاف بے کہسر بغیر کسی احتمال کے فریقین سنی شیعہ سب کے ہان موجود ہین کہ کسی کو مجال دم زدن اور انکار اور شک و شبہہ کے نہین ہوسکتی جنسے اہلبیت اور معصوم ہونا انہین

نوری جسمونکابی مشتبہ ہویدا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب یہ معصوم ہین تو یہ جسم معصوم کہین
وہ معصوم اور یہ جسکو گنہگار کہین وہ گنہگار ہے غرض یہ احادیث معتبر و متفقہ لفظ
اللسان دیکھے اور عنایت الٰہی شامل حال ہو تو سب طرح کی وساوس شیطانی اور
نفسانی سے محفوظ رہے پھر کسی جاہل یا عالم مبتلائے وساوس کے دہوکے مین
نہ پڑے مصابیح بغوی مین اور تفسیر ابو العباس اسفرائنی مین کہ مفسر جلیل القدر
اور شیخ معتمد القول سنت جماعت کی ہین حدیث معتبر و صحیح ہے کہ جسوقت داخل
کیا پیغمبر خدا نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ کو عبائے مبارک مین تو فرمایا اللھم ھولاء اطہار
عترتی واطایب ذریتی من لحمی ودمی الیک لا الی النار اذہب عنہم الرجس و
طہرہم تطہیرا یعنی یا خدا یہ ہین اہلبیت میری اور طاہر عترت میری اور طیب
فرزند میرے گوشت میرے سے اور لہو میرے سے طرف تیری نہ طرف
آگ کے لیجا تو انسے ہر قسم کے گناہ اور طاہر رکھہ تو انکو طاہر رکھنا سو ام المومنین
ام سلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ انا معہم یعنی مین ہون ساتھہ اُن کے
فرمایا انک الی خیر وانت من خیر ازواجی یعنی تو اوپر نیکی کے ہے اور تو بہترین
بیبیون میری سے ہے صاحب روضۃ الاحباب معتمد اور موثقین سنت جماعت
سے تحفۃ الاحباب مین پانچ حدیثین اسی مضمون کے لکھہ کر لکھتے ہین کہ بتحقیق تمام
ثابت ہے کہ آیت تطہیر ان پانچ تنون کے شان مین نازل ہے اور اسیواسطے
انہین آل عبا کہتے ہین جیسا کہ شیخ شہاب الدین وغیرہ نے بتصریح لکھا ہے
اور ابن مردویہ صاحب مناقب نہایت معتبر مشاہیر کبرائے موثقہ سنت جماعت
سے لکھتے ہین کہ جب آیہ نازل ہوئی تو فرمایا رسول خدا نے خمستہ منا معصومون

انا وعلیؑ وفاطمہؑ والحسنؑ والحسینؑ یعنی پانچ ہم معصوم ہین مین اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ۔ مودات سید علی ہمدانی شافعی مین ہے عن اصبغ عن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ یقول انا وعلیؑ والحسنؑ والحسینؑ تسعۃ من ولد الحسین مطہرون ومعصومون یعنی ابن عباسؓ کہتے ہین کہ مین نے اپنے کانون سُنا کہ فرمایا رسول خدا نے کہ مین یعنی خود آنحضرت اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور نو شخص اولاد حسینؑ سے مطہر اور معصوم ہین۔ واضح ہو کہ حدیث مرویہ ابن مردویہ باعتبار معصومین بالفعل یعنی موجودین زمان ارشاد آنحضرت کے ہے اور حدیث مرویہ سید علی ہمدانی واسطے بالقوۃ یعنی اُن معصومون کے جو اولاد اور ذریت حسینؑ مین پیدا ہونیوالے تھے۔ طالب حق دیکھے کہ اس حدیث مین کسی طرح کی مجال چون وچرا اور لیت ولعل اور احتمال دلایل قضیہ دلالیون کے کسیکو باقی نہین رہ سکتے اور مناسب اس مقام کے ہے جوباب نہم مین بیچ ذکر منشور سادات کی شیخ شہاب الدین دولت ابادی نے نقلاً تفسیر نجاری سے تفسیر آیہ مباہلہ مین لکھا ہے اُس جگہہ کی عبارت شیخ کی فارسی صاف ہے اس لئے بعینہ لکھی جاتی ہے فی تفسیر النجاری ہرگاہ این آیت نازل شد مصطفیٰ گلیم مخطط برسر گرفت وزیرآن بہ نشست وعلیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ را بہ نشاند چون از مباہلہ فارغ شد جبرئیل بیامد وگفت یا محمد آنانکہ باتو در مباہلہ بودند فرمانست تا بر سر ایشان منشور کنم تامردمان ایشانرا عزیز ومکرم دارند پس چون مہتر جبرئیل بیامد وبرسر مصطفیٰ دوجعد بافت وتشریح داد ومقدار سر انگشت موے ہا پراگندہ بگذاشتہ وہمرکردہ پس مصطفیٰ بہ ہمر علیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ دو دو جعد کرد

و فرمود این بر شما سنت گردانیدم و برا ولاد شما که از فاطمہ اند پس جبرئیل بیامد و گفت یا محمد من
نیز با تو در مباہلہ بودم موافقت کرده ام و خادم خانہ تو ام و علی را در جنگ یاری داده ام گہواره
حسن و حسین جنبانیده ام مرا از اہل خاندان خود قبول فرمائی و بر سر من جعد ہا کن تا فرشتگان
ملاء اعلی مرا اہل خاندان تو دانند و ہمین دعا مرو سیت الہی بحرمۃ خمسۃ ان الذین سادسہم
جبرئیل یعنی یا خدا ساتھ حرمت پانچ کے تحقیق کہ چھٹا اونکا جبرئیل ہے پس مصطفی بر سر جبرئیل
جعد ہا کرده مرا شفیع تم پنج تن لسبنده بود کہ روز حشر بدان پنج تن رہا نم تن کا نبی و دختر و داماد
و دو گزیده پسر محمد است و علی فاطمہ حسین حسن اور نشور کے معنی ہین نامہ کشاده اور دو جعد
یعنی گیسو گوندہی ہوئے کذا فی المشکواۃ مصابیح مین ہے ام ہانی بنت ابی طالب سے
کہ مدینہ منوره سے جو مکہ معظمہ مین آنحضرت تشریف لائے تو چار گیسو گندہی ہوئے تھے جیسا
کہ سادات اب گیسو گوندہتے ہین اور دو گیسو کی جگہہ چھوڑ دیتے ہین اور خواجہ کرک نے اپنے
رسالہ مین لکھا ہے کہ گیسو آنحضرت کی آخور گاہ گردن سے دو انگشت نیچے تھے اور گیسو مین تین
پیچ اور نیچے اوسکے مہر تھی اور مہر نبوت سے چار انگشت نیچے بال پریشان رہتے تھے رسالہ
احتساب مین ہے کہ سادات کے سوا جو کوئی اور گیسو رکھے تو مکر و فریب عائد ہوتا ہے چنانچہ
احمد غزالی بہی لکھکر سوائے سادات کے مکروه لکھتا ہے تاریخ منتشر ابو القاسم مین ہے کہ آنحضرت
نے جناب شاه ولایت سے فرمایا کہ یا علی بغیر تمہارے فرزندون کے کہ فاطمہ سے ہون کسی کو مشور
روا نہین اور جواہر حسینی مین ہے کہ گیسو مین ایک اور بہی نکتہ ہے وه یہ ہے کہ ہماری
پیغمبر صاحب کے جده ماجده حور بہشتی حضرت ادریس پیغمبر کی بی بی تھین قصہ اس بابت
کا حضرت جبرئیل نے آنحضرت سے یون بیان کیا ہے کہ ایک روز حضرت ادریس بیمار
ہوئے سو جبرئیل کو حکم جناب باری یہ صادر ہوا کہ ایک حور بہشت سے اور دو کھجورین حضرت

ادریس کیواسطے لیجاؤ اور کہو کہ وہ کھجورین کھالیوین تو صحت ہو جاوے گی اور حور سے
نکاح کرلیں چنانچہ حضرت ادریس نے کھجورین کھالین اور شفا ہوئی اور حور سے نکاح کیا
اور اُس حور کے دو گیسو تھے سو ہمارے پیغمبر صاحب اُن حور صاحبہ کی نسل سے تھے حضرت
جبرئیل نے دو گیسو حضرت کے اُسدن رکھوائے تھے اس جگہہ سے سبب چار گیسو کا بھی پیغمبر
صاحب کا واضح ہے یعنی ظاہر ہوتا ہے کہ دو گیسو تو بسبب جدہ ماجدہ پیغمبر صاحب کی کہ حور بہشتی
تھین کئے گئے تھے اور دو یوم نزول آیہ مباہلہ کو اور جناب شاہ ولایت اور سیدہ دو جہان اور
اُن کے فرزندونکے دو گیسو کا حکم یوم نزول آیتہ مذکور کو ہوا چنانچہ انکی اولاد امجاد کے لئے ہمیشہ
کو یہ علامت رکھی گئی۔ تفسیر امام ضیاؤالدین سناحی مین تفسیر آیہ لا تجعلوا دعاء الرسول
بینکم کدعاء بعضکم بعضا مین عجب لطیفہ لکھا ہے معنی آیت یہ ہین کہ نہ گردانو پکارنا پیغمبر صاحب
کا درمیاں اپنی مثل پکارنے بعضے تمہاری کے بعض کو چنانچہ تفسیر اور شان نزول اسکی پہلی
ہدایت مین مفصل مذکور ہے اور شیخ شہاب الدین نے بھی اسی نقل کیا ہے جسکا حاصل
یہ ہے کہ کسی کو روا نہین تھا کہ پیغمبر خدا کو پکارے جیسے کہ اور لوگ آپسمین ایک دوسرے کو
پکارتے ہیں اور اولاد رسول کو جائز ہے حضرت کو یا اب یا جد یعنی اے باپ اے نانا کہنا
اور پکارنا اور یہ دلیل تنبیہ ہے کہ یہ اور لوگونسے فضیلت اور خصوصیت زیادہ اور علیحدہ
رکھتے ہیں لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو کدبانوی جنت یعنی جناب سیدہ دوجہان
حضرت فاطمہ زہرا پیغمبر صاحب کی خدمت مین حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ یا حضرت آپکو
کیونکر پکارون آپنے فرمایا کہ نور دیدہ تم بدستور یا ابت اور یا ابی کہو کہ یہ لفظ نہایت محبت
زیادہ کرنیوالا اور دل کو آرام دینے والا ہے۔ یہ آیت غیر اور بیگانون کے لئے ہے۔ کتاب سنن
مین ہے کہ جناب خاتون اور دونون صاحب زادے ہمیشہ یا ابی اور یا ابت کہکے پکارتے تھے

اور تمام صحابہ انہیں ابن الرسول کہتے تھے اور کتب تاریخ و حدیث فریقین سے ظاہر ہے کہ جناب شاہ ولایت علی ابن ابیطالب یا اخ اور یا ابن عم کہکے پکارا کرتے تھے اور حدیث مواخات میں کتب احادیث صحاح سے انشاء اللہ ہویدا ہوگا کہ قطع نظر چچیرے بھائی ہونیکے اپنا بھائی دینی و دنیوی بھی پیغمبرؐ صاحب نے حضرت علیؑ کو بنایا تھا جس وقت کہ حضرات ابوبکر عمر کے اور طلحہ زبیر کی اور عبدالرحمن ابن عوف عثمان کے بھائی بنے اور احدیث سے ظاہر ہوا قریب بتفصیل ظاہر ہوگا کہ پیغمبرؐ صاحب نے فرمایا کہ میں اور علیؑ ایک نور سے ہیں اور اولاد اُن کی آل عبا آج تک مشہور و معروف خاص و عام ہے کذا فی کتاب دہ باب فتح شہاب الدین دولت آبادی ۔ ایضاً شیخ مذکور نے لکھا ہے کہ انہیں پاک اور پاکزادہ اس لئے کہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے ان کی پاکی پر نص اور بیان فرمایا ۔ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اور بھی شیخ مذکور باستاد کثیرہ لکھتا ہے اور تاریخ ابو القاسم محمد بن الصدیق میں بھی تیسری حدیث جو ستر ہویں باب میں ہے اُس میں بھی بہت تفصیل سے ہے کہ پیغمبرؐ صاحب نے فرمایا ۔ میں سید ہوں اولاد آدم کا اور فاطمہؑ سیدہ ہیں تمام عورتوں کی اور حسنؑ اور حسینؑ سید ہیں جوانان بہشت کے اولاد اُن کی سادات ہیں اور ماں باپ اُن کے افضل اور بہتر اُن سے مناقب ابن مغازلی شافعی مسند احمد حنبل مستدرک مودات سید علی ہمدانی شافعی وغیرہم میں بہت تفصیل سے لکھتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے فرمایا میں سردار ہوں اولاد آدم کا اور علیؑ بمنزلہ میرے ہے اور فرمایا علیؑ سردار عرب اور عجم کا اور الاعلی تیری ذریت سے ہے اور صدہا اس قسم کی احادیث صحیحہ میں جن سے پانچوں تنوں کا اتحاد اور عظمت و جلالت و فضیلت سوائے نبوت کے متحد اور مساوی ہے تفصیل آنکی تشریح میں ہر ایک حدیث کے جداگانہ انشاء اللہ بیان ہوگی الحاصل کہ حقیقت میں قیاس اُنکا کسی پر اور قیاس کسی کا انپر ہرگز اصلا نہیں ہو سکتا چنانچہ ارشاد

بار بار سے آنحضرت کے کہ بصیغہ جمع ہے۔ کمال ظہور بخشتا ہے کہ سوائے رتبہ نبوت
یہ ذات بابرکات جناب آنحضرت سے بدرجہ اتم اتحاد رکھتے ہین چنانچہ اوپر بھی گذرا کہ
فرمایا پیغمبر صاحب نے کہ انا اہل البیت لایقاس بنا احد۔ اے عزیز غور کر تفاسیر فریقین سے
ہویدا ہے کہ آیت عتاب کبھی انکے حق مین نازل نہیں ہوئی تو اطلاق اہلبیت سوا انکے
کب بھی پر ہوسکتا ہے۔ گو کہ کسی طرح کا رشتہ ناتا نسبت قربت رکھے آنحضرت سے اور
نفس الامر مین ہیچ اس آیت کے کیونکہ شمول کسی اور کا سوا ان کے ہوسکے جبکہ ظاہر و باطن
طہارت رجس اور سب قسم کے گناہون سے سوا ان نوری جسمون کے بنائی جاوی
جو شیعہ کے ہان معصوم اور سنی کے ہان محفوظ ہین جو کہ دخول مسجد سے اس حالت مین
بھی ممنوع نہین جس مین کہ سب ممنوع ہیں جیساکہ حدیث سد الوباب سے ظاہر ہے۔
اے عزیز غور کر کہ اگر اہلبیت میں سوا ان کے کوئی اور داخل ہوتا تو منشور مین کیون شامل ہوتا
یا مباہلہ[۱] مین ساتھ لیا جاتا یا عبا مین داخل کیا جاتا یا روز قیامت مین اہل پکارا جاتا یا اس کے
دروازے پر بھی پیغمبر اہلبیت کہکر پکارتے اور یہ آیت پڑھتے یا اسکی اولاد بھی آل عبا
اور سادات کہلاتی یا اس پر صدقہ حرام[۲] ہوتا یا وقت نزول آیت مودت آنحضرت اس کا
نام بھی لیتے چنانچہ تفسیر آیہ مودت مین احادیث متفق علیہا سے بتشریح ظاہر ہوگا کہ جس وقت

[۱] حاشیہ تفسیر آیہ مباہلہ مین احادیث متفق علیہا سے واضح ہے کہ اس دن ان کو ساتھ لیا اور آیہ
تطہیر پڑھی اور فرمایا کہ اگر کوئی بندہ بزرگ زیادہ ان سے پروردگار عالم کے نزدیک ہوتا تو
البتہ مجھے حکم ہوتا مباہلہ مین اس کے ساتھ لینے کا۔ لیکن مجھے حکم ہوا انہین کے ساتھ لینے کا
یہ ہیں افضل خلق اور اہلبیت نبوت اور اہلبیت میری۔

[۲] یہ حدیث فریقین کے ہان ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ صدقہ مجھپر اور میری اہلبیت پر حرام ہے

آیہ مودت نازل ہوئی تو اصحاب نے پوچھا کہ یا حضرت وہ کون قرابتی ہیں آپ کے جنکی محبت ہم پر فرض ہوئی فرمایا علیؑ فاطمہؑ حسنینؑ اور تفسیر آیہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ میں فریقین کے ہاں سے پہلے ہدایت میں ظاہر ہوا کہ یہ آل جو درود میں ارشاد کیا یہی نوری جسم ہیں۔ اے عزیز اگرچہ شفقت اور خاصہ رحمت عالمیان سے آنحضرت نے امت کو بھی آل و اہل فرمایا ہے۔ لیکن اس میں سنت اور تابعداری کی قید بھی لگادی ہے اصلی آل اور اہل یہ نوری جسم اہلبیت ہیں جنکے لیے صاف و بے قید فرمایا کہ علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ روز قیامت کو بھی اہل میری ہیں یہ حدیث متفق علیہا ہے۔ اے عزیز اس جگہہ سے بھی ظاہر ہے کہ یہ قطعی اور یقینی معصوم اور طاہر تھے۔ اُن سے عدم صدور گناہ ہر قسم کا عمداً یا سہواً متیقن اور متحتم تھا کہ آن کے لیے تا بدور قیامت اہلی فرمایا اور اُن کے غضب کو غضب خدا و رسول اور اُنکی لڑائی لڑائی خدا و رسول کی فرمائی۔ شیخ شہاب الدین باب ہفتم وہ باب میں بیچ ذکر القاب ان سادات دین و دنیا کے لکھتے ہیں۔ سوال الثانی را پاک و پاک زادہ از کجا گویند۔ جواب از انکہ حضرت تقدس و تعالےٰ پاکی ایشان را در نص بیان فرمودہ و ہو قولہ تعہ۔ انما یرید اللّٰہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا۔ و اہل بیت الرسول ہمہ الشان اند شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

غیر از علی کہ لایق پیغمبری بودے ✤ گر خواجۂ رسل نہ بودے ختم انبیا

فردا کہ ہر کسے بشفیع زنند دست ✤ دست من است و دامن معصوم مرتضےٰ

اے عزیز یاد رکھ کہ ان کا معصوم اور پاک ہونا قرآن اور احادیث اور تفاسیر فریقین سے بیچ متفق علیہا ہے اور اہل حقائق کے اقوال سے جیسا کہ چاہیے

کالشمس فی وسط السماء ظاہر و باہر ہے ایسی حالت مین جو شخص مدعی اسلام انکی عصمت اور طہارت پر حرف رکھے اور شک کرے۔ یا انکی اس فضیلت خاص عطائے حضرت رب العزت مین کچھ شک کرے تو نفس الامر مین کیا شیعہ کیا سنی کسی کے ہان دائرہ اسلام مین داخل نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ درحقیقت مخالف ہے قران اور حدیث سے۔ من الصبر فلنفسہ ومن عمی فعلیہ۔ ای عزیز اگرچہ آیہ تفسیر و تشریح آیہ تطہیر جہانتک لکھی جاوے تھوڑی ہے۔ لیکن حذراً للطوالۃ اور ہم بسبب قلت فرصت اور کثرت علالت طبع سے اسی جگہہ ختم کی گئی۔ اللّٰہم اہدنا الصراط المستقیم و قومنا الجاہلین

تمت

الحمد للہ والمنۃ بجمیع صفاتہ وکل قدرتہ کہ کتاب مستطاب الموسوم برسالہ آیہ تطہیر من تصنیفات جناب فاضل اجل و عالم بے بدل اعنی جناب مولوی محمد باقر صاحب مرحوم مغفور دہلوی اعلی اللہ مقامہ درین ایام میمنت فرجام باہتمام کارپردازان مطبع یوسفی دہلی بتصحیح تام حسب فرمایش مومنین باتمکین ۱۳۳۱ہجری مین چھپکر شائع و ذائع ہوئی جناب مصنف مرحوم مغفور کو اللہ تعالیٰ اجر جزیل عطا فرمائے اور مومنین کو اس کے ملاحظہ اور مضامین مندرجہ پر عمل کرنے کی توفیق ارزانی فرمائے